صبح صادق	05:20
طلوع آفتاب	06:33
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	06:52

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص ایسی حالت میں لوگوں سے سوال کرے (بھیک مانگے یا زکوٰۃ مانگ کر کھائے جب کہ) اس کے پاس اتنا موجود ہو جو اس کے لئے کافی ہو اور جس کے بعد وہ دوسروں کا محتاج اور دستِ نگر نہ رہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے پر ایک گھاؤ (زخم) کی صورت میں ہوگا۔

روزنامہ ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 94, Saturday- 04 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ۞ شمارہ نمبر ۹۴ ۞ ہفتہ، ۴/اپریل ،۲۰۲۶، ۱۵/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴/روپے، صفحات: ۸

دہلی فسادات ۲۰۲۰/معاملہ میں ۹/افراد باعزت بری

جمعیۃ علماء ہند کی کوششیں رنگ لائیں، صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے وکلاء کی قانونی جدوجہد کی ستائش کی۔ جمعیۃ کی کوششوں سے اب تک دہلی فسادات معاملہ میں ۱۲۵/افراد باعزت بری ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی: صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے وکلاء کی قانونی جدوجہد کی ستائش کی۔ جمعیۃ کی کوششوں سے اب تک دہلی فسادات معاملہ میں 125 افراد باعزت بری ہو چکے ہیں۔ شمال مشرقی دہلی فسادات 2020 سے متعلق ایک اہم مقدمہ میں دہلی کی ایک عدالت نے 9 افراد کو باعزت بری کر دیا ہے۔ 30 مارچ کو ایڈیشنل سیشن جج جسٹس پروین سنگھ نے اپنے فیصلہ میں واضح کیا کہ استغاثہ کا مقدمہ چند کلیدی گواہوں کے بیانات پر قائم تھا، لیکن ان بیانات میں وقت، مقام اور ملزموں کی شناخت کے حوالے سے نمایاں تضادات پائے گئے جس کی بنیاد پر تمام ملزمین کو شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے بری کیا جاتا ہے۔ عدالت نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ بعض گواہوں نے اینووا کرسٹا گاڑی پر حملے اور 'رائل موٹرز' کی دکان کو نذر آتش کیے جانے کے واقعہ کے مقام، وقت اور اپنی موجودگی کے بارے میں متضاد، بلکہ بعض مقامات پر گمراہ کن بیانات دیے۔ فاضل جج نے یہاں تک کہا کہ بعض گواہوں نے ان معاملات میں جھوٹی شہادت دی ہے۔ یہ مقدمہ سال 2020 میں دیال پور تھانہ میں درج ایک ایف آئی آر سے متعلق ہے جس میں 24 فروری 2020 کے فسادات کے دوران چاند باغ علاقہ میں پیش آنے والے متعدد واقعات شامل تھے۔ مقدمہ میں شاہ عالم، راشد سیفی، محمد شاداب، حبیب، عرفان، سہیل، سلیم عرف آشو، ارشاد اور اظہر عرف سونو نامزد تھے، جنہیں عدالت نے تمام الزامات سے بری کر دیا۔ اس مقدمہ میں ملزمین ارشاد اور حبیب کی قانونی پیروی جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر وکیل ایڈووکیٹ سلیم ملک نے کی۔ واضح رہے کہ جمعیۃ علماء ہند کے صدر

مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ کے وکلا کی ٹیم زیر نگرانی مولانا نیاز احمد فاروقی سکریٹری جمعیۃ علماء ہند دہلی فسادات سے متعلق 267 ٹرائل مقدمات میں قانونی پیروی کر رہی ہے، جن میں اب تک 125 افراد باعزت بری ہو چکے ہیں۔ ازیں قبل دہلی فسادات میں ریلیف اور بازآبادکاری کے کاموں کی نگرانی مولانا محمد حکیم الدین قاسمی انجام دے رہے تھے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے اس عدالتی فیصلہ پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وکلاء کی قانونی جدوجہد کی تعریف کی اور کہا کہ انصاف کی بالادستی کے لیے جمعیۃ علماء ہند اپنی قانونی خدمات جاری رکھے گی۔

ایران پر امریکی صدر کا اچانک نرم لہجہ

ڈونالڈ ٹرمپ نے مذاکرات کی خواہش ظاہر کی

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے عوام کی تعریف کرتے ہوئے مذاکرات کی خواہش ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ اسرائیل ان کے اشارے پر جنگ روک سکتا ہے، جس سے پالیسی میں بڑی تبدیلی کا اشارہ ملا ہے۔ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے حوالے سے اپنے مؤقف میں اچانک نرمی دکھاتے ہوئے نہ صرف ایرانی عوام کی تعریف کی ہے بلکہ مذاکرات کی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے، جسے جاری کشیدگی کے درمیان ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ ٹائم میگزین کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایرانی عوام انتہائی مضبوط ہیں اور تکالیف برداشت کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایرانیوں کا احترام کرتے ہیں، تاہم ان کا ماننا ہے کہ ایرانی لڑاکا قوم کے بجائے بہتر مذاکرات کار ہیں۔ اسی تناظر میں انہوں نے واضح کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ایران کے ساتھ بات چیت کی جائے اور وہ جلد کسی معاہدے تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ امریکی صدر نے اسرائیل کے کردار پر بھی بات کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اسرائیل ایک "اچھا ٹیم پلیئر" ہے اور وہ وہی کرے گا جو امریکہ کہے گا۔ ان کے مطابق جب وہ جنگ روکنے کا فیصلہ کریں گے تو اسرائیل بھی کارروائی بند کر دے گا۔ ان کے اس بیان سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اسرائیل کی پالیسی پر امریکہ کا اثر و رسوخ بدستور مضبوط ہے۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ اسرائیل اس وقت تک کارروائی جاری رکھے گا جب تک اسے کسی جانب سے اشتعال نہ دلایا جائے، لیکن اگر حالات قابو میں رہے تو جنگ کو روکا جا سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب وہ رکنے کا فیصلہ کریں گے تو اسرائیل بھی رک جائے گا۔ یہ بیان ان کے پہلے مؤقف سے مختلف سمجھا جا رہا ہے، جہاں وہ جنگ کے خاتمے کو اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن کے ساتھ مشترکہ فیصلہ قرار دے چکے تھے۔ واضح رہے کہ اس تنازعے کا آغاز 28 فروری کو ہوا تھا، جب امریکی ہدایات پر ایران کے خلاف ایک بڑے فوجی آپریشن کا آغاز کیا گیا۔ اس کارروائی کے نتیجے میں ایران کے سپریم لیڈر علی خامنہ ای کی ہلاکت کی خبر سامنے آئی، جس نے خطے میں کشیدگی کو مزید بڑھا دیا۔ ٹائم کی رپورٹ کے مطابق اس فوجی کارروائی کے آغاز سے قبل خود امریکی انتظامیہ کے اندر بھی اختلافات پائے جاتے تھے اور بعض اطلاعات کے مطابق ٹرمپ نے آخری لمحات میں اس آپریشن کو روکنے کا عندیہ بھی دیا تھا، تاہم بعد میں کارروائی آگے بڑھائی گئی۔ حالیہ بیانات سے یہ تاثر ابھر رہا ہے کہ امریکہ ممکنہ طور پر جنگ کے بجائے سفارتی راستہ اختیار کرنے پر غور کر رہا ہے، جس سے خطے کی صورتحال میں بڑی تبدیلی آ سکتی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کے حملوں میں اب تک 600 سے زائد اسکول اور تعلیمی ادارے متاثر ہوئے ہیں۔ ایرانی افسران کا کہنا ہے کہ ان حملوں سے اسکولوں کی عمارتیں تباہ یا نقصان کا شکار ہوئی ہیں۔ تعلیمی اداروں کو پہنچے نقصان کی وجہ سے بچوں کی تعلیم پر منفی اثرات پڑے ہیں۔ ساتھ ہی کئی مقامات پر طلبا و اساتذہ کی ہلاکتوں کی بھی خبریں سامنے آئی ہیں۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایران نے بین الاقوامی طبقہ سے اس معاملہ پر توجہ دینے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

تملناڈو اسمبلی انتخابات: کانگریس نے اپنی فہرست کی جاری، ۲۷/امیدواروں کا اعلان

کانگریس نے تملناڈو اسمبلی انتخابات کیلئے ۲۷/امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ فہرست میں اہم اور محفوظ نشستوں پر نامزدگیاں شامل ہیں

کانگریس نے تمل ناڈو اسمبلی انتخابات کے لیے 27 امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ فہرست میں اہم اور محفوظ نشستوں پر نامزدگیاں شامل ہیں، جس سے انتخابی سرگرمیوں میں تیزی آ گئی ہے۔ تمل ناڈو اسمبلی انتخابات کے پیش نظر کانگریس نے اپنی امیدواروں کی فہرست جاری کر دی ہے، جس کے ساتھ ہی ریاست میں انتخابی سرگرمیوں نے مزید رفتار پکڑ لی ہے۔ پارٹی کی مرکزی انتخابی کمیٹی کی جانب سے حتمی شکل دی گئی اس فہرست میں 27 امیدواروں کے نام شامل ہیں، جو مختلف اہم اور محفوظ حلقوں سے میدان میں اتارے گئے ہیں۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب دیگر سیاسی جماعتیں بھی اپنی تیاریوں کو آخری مرحلے میں پہنچا رہی ہیں اور ریاست میں سیاسی درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے۔ کانگریس کی اس فہرست میں پونیری (ایس سی) سے دورئی چندر شیکھر، ویلاچیری سے جے ایم ایچ احسان مولانا، سری پیرمبدور (ایس سی) سے کے سیلواپرونتھگئی اور شولنگر سے اے ایم منیر تھینم کو امیدوار بنایا گیا ہے۔ اسی طرح اٹانگاری (ایس سی) سے آر کپوسامی، کرشنا گیری سے ڈاکٹر اے چیلا کمار اور پیناگارہ سے جی کے ایم تمل کماران کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ ایروڈ (ایسٹ) سے گوپیناتھ پلانی یپن اور ادھاگامندلم سے بی رام چندرن بھی نمایاں ناموں میں شامل ہیں۔ دیگر حلقوں میں کاوندامپالیم سے کے پی سوریا پرکاش، سنگنلور سے مس وی شرینتھی نائیڈو، تھورائیور (ایس سی) سے ایم وچو لینن پرسات اور کڈلور سے اے ایس چندر شیکھرن کو میدان میں اتارا گیا ہے۔ مَیلا دوتھرئی سے جمال یونس محمد، ارنتھانگی سے ٹی راما چندرن، کارائیکوڈی سے ایس منگودی اور اسیلامپٹی سے ٹی سروانا کمار بھی کانگریس کے امیدوار ہوں گے۔ اسی طرح سیواکاسی سے گنیس اشوکن اور ترووادانا سے راما کرومانیکم کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔ پارٹی نے سریویکنٹم سے ایس اورواشی امرتھا راج، شنکرن کوول (ایس سی) سے سنگائی گنیشن، امباسمدرم سے وی پی دورئی، ننگونیری سے روبی منوہرن اور کولاچل سے ڈاکٹر تھارگئی کتھبرٹ کو بھی ٹکٹ دیا ہے۔ ولاوانکوڈ سے ٹی ٹی پروین اور کلیور سے ایڈوکیٹ ایس راجیش کمار بھی انتخابی میدان میں ہوں گے۔ اس فہرست کے اجرا سے واضح ہے کہ کانگریس ریاست میں اپنے اتحادی ڈھانچے کے اندر مضبوط پوزیشن حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

No & Name of Constituency		Selected Candidates
2	Ponneri - SC	Durai Chandrasekar
26	Velachery	JMH Aassan Maulaana
29	Sriperumbudur - SC	K. Selvaperunthagai
39	Sholingur	A.M. Munirathinam
51	Uthangarai - SC	R. Kuppu Saamy
53	Krishnagiri	Dr. A. Chella Kumar
58	Pennagaram	GKM Tamil Kumaran
82	Attur - SC	S K Arthanari
98	Erode (East)	Gopinath Palaniyappan
108	Udhagamandalam	B. Ramachandran
117	Kavundampalayam	K.P. Surya Prakash

سخت حفاظتی انتظامات میں وزیر اعظم مودی کی چینائی آمد

سینئر پولیس اہلکار متعدد مقامات پر ٹریفک، ہجوم کی نقل و حرکت اور سیکورٹی کو منظم کرنے کی نگرانی کر رہے ہیں۔

چینائی: وزیر اعظم نریندر مودی کی آمد سے قبل چنئی بھر میں سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں، جو کہ تمل ناڈو، پڈوچیری، اور کیرالہ کے دوروزہ مہم کے دورے کے ایک حصے کے طور پر جمعہ، 3 اپریل کو شہر پہنچنے والے ہیں۔ وزیر اعظم کے دورے کے موقع پر فول پروف سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے شہر بھر میں اہم مقامات پر تقریباً 3000 پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ نگرانی کو تیز کر دیا گیا ہے، اور حکام نے گائنڈی اور مینمبا کم سمیت حساس علاقوں میں ڈرون آپریشنز پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ سینئر پولیس اہلکار اس دورے سے منسلک متعدد مقامات پر ٹریفک، ہجوم کی نقل و حرکت اور سیکورٹی کو منظم کرنے کے انتظامات کی نگرانی کر رہے ہیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، وزیر اعظم ایک خصوصی طیارے کے ذریعے چنئی پہنچیں گے اور اس کے فوراً بعد ہیلی کاپٹر کے ذریعے پڈوچیری جائیں گے، جہاں وہ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کے امیدواروں کی حمایت میں ایک بڑے روڈ شو میں حصہ لیں گے۔ روڈ شو میں اجنتا سگنل جنکشن، انا سلائی، اور اناتھیڈل جیسے نمایاں مقامات کا احاطہ کرنے کی توقع ہے، جس میں راستے میں بڑے اجتماعات کی توقع ہے۔ اس تقریب کا مقصد پارٹی کیڈروں کو متحرک کرنا اور اسمبلی انتخابات سے قبل یونین ٹیریٹری میں ووٹروں کی حمایت کو مستحکم کرنا ہے۔ پڈوچیری میں اپنی مصروفیات کے بعد، پی ایم مودی شام کو بعد میں چنئی واپس آئیں گے۔ وہ گینڈی کے ایک سٹار ہوٹل میں رات گزارنے والے ہیں، جہاں وہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈروں کے ساتھ اہم حکمت عملی کی میٹنگیں کریں گے۔ ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بات چیت مہم کی پیشرفت کا جائزہ لینے اور زیر التوا فیصلوں کو حتمی شکل دینے پر مرکوز ہوگی، بشمول تمل ناڈو میں بی جے پی کے باقی امیدواروں کا اعلان۔ میٹنگوں کو انتخابی مہم کے آخری مرحلے کے دوران ریاست میں این ڈی اے کے انتخابی نقطہ نظر کو تشکیل دینے میں اہم سمجھا جاتا ہے۔ ہفتہ کو، وزیر اعظم اپنی مہم کو جاری رکھنے کے لیے کیرالہ کا سفر کریں گے، عوامی میٹنگوں سے خطاب کریں گے اور پارٹی کارکنوں کے ساتھ بات چیت کریں گے کیونکہ این ڈی اے خطے میں اپنے قدموں کے نشان کو بڑھانا چاہتا ہے۔ سیاسی حلقوں میں اس دورے کو قریب سے دیکھا جا رہا ہے، پارٹی لیڈروں کو امید ہے کہ پی ایم مودی کی موجودگی جنوبی ریاستوں میں این ڈی اے کے امکانات کو نمایاں فروغ دے گی۔

کانگریس نے اقلیتی مشاورتی کونسل قائم کی

اظہر الدین ۳۳/ارکان میں شامل

حیدرآباد: آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) نے جمعرات، 2 اپریل کو اپنے اقلیتی محکمہ کے لیے ایک مشاورتی کونسل تشکیل دی، جس میں 33 قائدین کو فوری اثر سے مقرر کیا گیا، جس میں تلنگانہ کے وزیر محمد اظہر الدین بھی شامل ہیں، اے آئی سی سی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال کی جانب سے یکم اپریل کو ایک مکتوب کے مطابق۔ یہ کونسل پارٹی کی سینئر شخصیات، سابق وزراء، اور اقلیتی امور اور کانگریس کی وسیع تر سیاست کے ساتھ دیرینہ وابستگی رکھنے والے موجودہ قانون سازوں کے ایک دوسرے حصے کو اکٹھا کرتی ہے۔ زیادہ نمایاں تقرریوں میں طارق انور ہیں، جو ایک تجربہ کار کانگریس لیڈر اور سابق مرکزی وزیر ہیں جنہوں نے پارٹی میں واپس آنے سے قبل نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے ساتھ مختصر طور پر اتحاد کیا تھا۔ سلمان خورشید، سابق مرکزی وزیر جنہوں نے امور خارجہ اور قانون دونوں قلمدان سنبھالے ہیں، اور ابھیشیک منو سنگھوی، سپریم کورٹ کے سینئر وکیل، تلنگانہ سے راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ اور پارٹی کے سب سے زیادہ تسلیم شدہ ترجمانوں میں سے ایک، بھی کونسل میں شامل ہیں۔ کے رحمن خان، جنہوں نے یونائیٹڈ پروگریسو الائنس (یو پی اے) حکومت میں اقلیتی امور کے مرکزی وزیر کے طور پر خدمات انجام دیں، اور غلام احمد میر، جموں و کشمیر پردیش کانگریس کمیٹی کے سابق صدر، سکھجند رسنگھ رندھاوا کے ساتھ جسم پر جگہیں ڈھونڈتے ہیں، جنہوں نے پنجاب کے نائب وزیر اعلیٰ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ تلنگانہ کے اقلیتی بہبود کے وزیر اظہر الدین، سابق ہندوستانی کرکٹ کپتان جنہوں نے 99 ٹیسٹ میں ملک کی نمائندگی کی اور بعد میں سیاست میں قدم رکھا، وہ بھی قومی سطح کی باڈی میں مقرر ہونے والوں میں شامل ہیں۔ خط میں کہا گیا ہے کہ کونسل کے آئین کو کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے منظوری دی ہے۔

راگھو چڈھا پر پارٹی قیادت کے سخت الزامات، 'مودی کے خلاف بولنے سے گھبراتے ہو'

بی جے پی اور کانگریس کو بنایا تنقید کا نشانہ

عام آدمی پارٹی میں اختلافات کھل کر سامنے آ گئے ہیں، جہاں راگھو چڈھا پر پارٹی قیادت نے خاموشی، غیر فعالیت اور اہم سیاسی معاملات پر مؤقف نہ اپنانے کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ عام آدمی پارٹی میں اندرونی اختلافات اب کھل کر سامنے آ گئے ہیں، جہاں پارٹی کے سینئر رہنماؤں نے رکن پارلیمان راگھو چڈھا پر سخت تنقید کرتے ہوئے ان کی وفاداری اور سیاسی سرگرمیوں پر سوال اٹھائے ہیں۔ پارٹی کے میڈیا انچارج انوراگ ڈھانڈا اور رہنما سوربھ بھاردواج نے چڈھا کے رویے کو نہ صرف غیر مؤثر بلکہ پارٹی کی لائن سے ہٹ کر قرار دیا ہے۔ انوراگ ڈھانڈا نے کھلے الفاظ میں کہا کہ راگھو چڈھا گزشتہ چند برسوں سے خوف کا شکار نظر آتے ہیں اور وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف بولنے سے گھبراتے ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جو شخص ڈر جائے وہ ملک کے لیے کیسے لڑ سکتا ہے۔ ڈھانڈا نے یہ بھی کہا کہ پارلیمان میں پارٹی کو جو محدود وقت ملتا ہے، اسے سنجیدہ قومی مسائل اٹھانے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے، نہ کہ معمولی معاملات جیسے 'ایئرپورٹ کینٹین میں سموسے سستے کرانے' کے لیے۔ سوربھ بھاردواج نے بھی چڈھا کو نشانہ بناتے ہوئے سوال کیا کہ کیا انہوں نے گجرات میں گرفتار کیے گئے پارٹی کارکنوں کے حق میں آواز اٹھائی؟ انہوں نے مغربی بنگال میں جمہوریت سے متعلق معاملات پر بھی چڈھا کی خاموشی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کا کہنا تھا کہ پارلیمان میں محدود وقت کا مؤثر استعمال ضروری ہوتا ہے، مگر چڈھا اس ذمہ داری کو نبھاتے نظر نہیں آ رہے۔ پارٹی کے اندر ناراضگی اس وقت مزید بڑھ گئی جب یہ بات سامنے آئی کہ اہم مواقع پر، جب پارٹی نے ایوان سے واک آؤٹ کیا، راگھو چڈھا اپنی نشست پر موجود رہے۔ اس کے علاوہ چیف الیکشن کمشنر کے خلاف پیش کیے گئے ایک معاملے پر دستخط نہ کرنے کا الزام بھی ان پر لگایا گیا، جسے پارٹی قیادت نے سنجیدگی سے لیا ہے۔ اسی کشیدگی کے درمیان عام آدمی پارٹی نے راجیہ سبھا سکریٹریٹ کو خط لکھ کر راگھو چڈھا کو ایوان میں پارٹی کے نائب لیڈر کے عہدے سے ہٹانے کی سفارش کی ہے اور ان کی جگہ اشوک متل کا نام پیش کیا ہے۔ خط میں یہ بھی کہا گیا کہ چڈھا کو پارٹی کے کوٹے کے تحت بولنے کے لیے وقت نہ دیا جائے۔ دوسری جانب راگھو چڈھا نے ایک ویڈیو پیغام جاری کرتے ہوئے کہا کہ ان کی خاموشی کو کمزوری یا شکست نہ سمجھا جائے۔

مختصر مگر اہم خبریں

راجیہ سبھا کی کارروائی ۱۶/اپریل تک ملتوی

نئی دہلی: پارلیمنٹ بجٹ اجلاس کے دوران راجیہ سبھا کو 16 اپریل تک ملتوی کر دیا گیا، جو اپنے آپ میں غیر معمولی واقعہ ہے۔ راجیہ سبھا میں دن بھر کی بحث پر حکومت کے ردعمل کا اشارہ دیتے ہوئے، بجٹ سیشن کے دوسرے طویل مرحلے کے بعد خواتین کے ریزرویشن بل کو نافذ کرنے کی قرارداد پیش کی جا سکتی ہے۔ ایوان میں کئے گئے اعلان کے مطابق 16 اپریل کو اجلاس کو بجٹ اجلاس کا حصہ تصور کیا جائے گا۔ یہ بجٹ سیشن میں دو طویل وقفوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ پہلے سے معلنہ شیڈول کے مطابق آج بجٹ اجلاس کا آخری دن ہونا تھا، لیکن اس سے قبل اس بات پر بحث شروع ہو گئی کہ حکومت سیشن کو غیر معینہ مدت تک ملتوی کرنے کی بجائے اس ماہ اجلاس بلا کر خواتین ریزرویشن بل کے نفاذ کی قرارداد منظور کر سکتی ہے۔ اس معاملے کو اپوزیشن نے دن کے اوائل میں اٹھایا اور حکومت نے جواب دیا، جس سے یہ اشارہ ملا کہ دو سے تین ہفتوں میں پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جا سکتا ہے۔ آج شام جیسے ہی ارکان نے خصوصی تذکرے کے معاملات کو مکمل کیا، ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے ایوان کی کارروائی 16 اپریل کی صبح 11 بجے تک ملتوی کرنے کا اعلان کیا۔

راجیہ سبھا رکن کی ذمہ داری میں نتیش کو زیڈ سکیورٹی ملے گی

پٹنہ: بہار حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ چیف منسٹر نتیش کمار کو راجیہ سبھا رکن کے طور پر نئی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد زیڈ زمرہ سکیورٹی فراہم کی جائے گی۔ محکمہ داخلہ کی اسپیشل برانچ سے جاری حکم کے مطابق چیف منسٹر عہدے سے استعفیٰ کے بعد بھی نتیش کو وی آئی پی سکیورٹی کی اعلیٰ ترین سطح حاصل رہے گی۔ یہ فیصلہ ان کے راجیہ سبھا جانے کی صورت میں ضروری سکیورٹی انتظامات کے جامع جائزے کے بعد لیا گیا ہے۔ کہا گیا کہ موجودہ چیف منسٹر ہونے کی وجہ سے کمار کو بہار اسپیشل سکیورٹی ایکٹ، 2000 کے تحت اعلیٰ سطح کی سکیورٹی کا حق حاصل ہے۔ اس میں واضح کیا گیا کہ 16 مارچ کو راجیہ سبھا کیلئے ان کے انتخاب اور ممکنہ استعفیٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی سکیورٹی میں تسلسل برقرار رکھا جائے گا۔ کہا گیا ہے کہ کمار کی سکیورٹی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا، جس کے بعد انہیں زیڈ زمرہ سکیورٹی دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سکیورٹی زمرے میں عام طور پر تقریباً 36 سکیورٹی اہلکار شامل ہوتے ہیں، جن میں خصوصی کمانڈوز اور ریاستی پولیس کے جوان ہوتے ہیں۔ اس میں 24 گھنٹے سکیورٹی، مسلح اسکواڈ، قریبی حفاظتی دستہ اور جدید نگرانی کا نظام شامل ہوتا ہے۔

اشوک متل راجیہ سبھا میں عآپ کے ڈپٹی لیڈر

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی نے راجیہ سبھا میں اپنی قیادت میں اہم اور غیر متوقع تبدیلی کرتے ہوئے پنجاب سے تعلق رکھنے والے رکن پارلیمنٹ اشوک متل کو پارٹی کا نیا نائب پارلیمانی قائد مقرر کر دیا ہے، جبکہ موجودہ نائب پارلیمانی قائد راگھو چڈھا کو عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ پارٹی کی جانب سے اس سلسلے میں راجیہ سبھا سکریٹریٹ کو باضابطہ خط ارسال کیا گیا ہے، جس میں نہ صرف اشوک متل کی تقرری کی درخواست کی گئی بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ راگھو چڈھا کو پارٹی کی نمائندگی کے طور پر ایوان میں اظہارِ خیال کے لیے وقت نہ دیا جائے۔ اس اقدام کو سیاسی حلقوں میں ایک بڑا جھٹکا قرار دیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ فیصلہ اروند کیجریوال کی قیادت میں کیا گیا، جبکہ اس وقت راجیہ سبھا میں سنجے سنگھ پارٹی کے قائد اور پارلیمانی پارٹی کے سربراہ ہیں۔ اطلاعات یہ بھی ہیں کہ پارٹی اس تبدیلی کو فوری طور پر نافذ کرنا چاہتی ہے، جس کے لیے سکریٹریٹ سے وقت کی الاٹمنٹ میں بھی ردوبدل کی درخواست کی گئی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اس فیصلے کے بعد راگھو چڈھا کے پارلیمنٹ میں اظہارِ خیال کے وقت میں کمی واقع ہو سکتی ہے، جو ان کیلئے بڑا دھچکا ہے۔ خاص طور پر وہ گزشتہ کچھ عرصے سے عوامی مسائل کو شدت سے ایوان میں اٹھاتے رہے ہیں۔

مشرق وسطیٰ کی جنگ: ایران میں اب تک 600 سے زائد اسکول تباہ، بچوں کی تعلیم بری طرح متاثر

امریکہ و اسرائیل کے حملوں میں اب تک ۶۰۰/سے زائد اسکول اور تعلیمی ادارے متاثر ہوئے ہیں۔ ایرانی افسران نے بتایا کہ ان حملوں سے اسکولوں کی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا ہے

ایرانی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ امریکہ و اسرائیل کے حملوں میں اب تک 600 سے زائد اسکول اور تعلیمی ادارے متاثر ہوئے ہیں۔ ایرانی افسران نے بتایا کہ ان حملوں سے اسکولوں کی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ ہولناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 28 فروری کے بعد سے اب تک اسرائیلی و امریکی حملوں میں 600 سے زائد ایرانی اسکول تباہ ہو چکے ہیں۔ یہ دعویٰ ایران کے ذریعہ کیا گیا ہے، جو ملک میں تعلیمی نظام کے متاثر ہونے کا گواہ ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کے حملوں میں اب تک 600 سے زائد اسکول اور تعلیمی ادارے متاثر ہوئے ہیں۔ ایرانی افسران کا کہنا ہے کہ ان حملوں سے اسکولوں کی عمارتیں تباہ یا نقصان کا شکار ہوئی ہیں۔ تعلیمی اداروں کو پہنچے نقصان کی وجہ سے بچوں کی تعلیم پر منفی اثرات پڑے ہیں۔ ساتھ ہی کئی مقامات پر طلبا و اساتذہ کی ہلاکتوں کی بھی خبریں سامنے آئی ہیں۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایران نے بین الاقوامی طبقہ سے اس معاملہ پر توجہ دینے اور کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مستقل جاری حملوں کی وجہ سے ملک میں تعلیمی نظام بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ اس درمیان ایران کا جوابی حملہ بھی جاری ہے۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق ایرانی ریوولوشنری گارڈس کارپس (آئی آر جی سی) نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے تل ابیب اور ایلات میں اسرائیلی فوج اور فوجی صنعتی کمپنیوں پر حملہ کر شدید نقصان پہنچایا ہے۔ آئی آر جی سی نے کہا کہ ان ہوائی حملوں میں اسرائیلی ٹھکانوں اور مشینری کو تباہ کیا گیا۔ اسرائیل کی طرف سے اب تک اس دعویٰ پر کوئی بیان سامنے نہیں آیا ہے، لیکن اس علاقہ میں سیکورٹی الرٹ اور اینٹی میزائل سسٹم فعال ہیں۔ یہ حملے ایران اور اسرائیل کے درمیان بڑھتی کشیدگی کو مزید بڑھانے والے ہیں۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایران کی طرف سے میزائلوں کی نئی لہر داغی گئی ہے۔ اس وجہ سے ملک کے کئی خطوں میں ہوائی سیکورٹی الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اسرائیلی فوجیوں نے بیان میں بتایا ہے کہ ان کی ایئر ڈیفنس سسٹم ان میزائلوں کو پہچان کر روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسرائیل کے ہوم فرنٹ کمانڈ نے یروسلم اور تل ابیب خطوں میں الرٹ کے لیے سائرن بھی بجائی ہے۔ دوسری طرف یو اے ای کی وزارت دفاع نے بھی میزائل اور ڈرون حملوں کی نئی لہر کی بات کہی ہے اور بتایا ہے کہ اس کا جواب دیا جا رہا ہے۔ وزارت نے اس بات کی تصدیق بھی کی ہے کہ یہ حملے ایران کی طرف سے کیے جا رہے ہیں۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ اسرائیل اس وقت تک کارروائی جاری رکھے گا جب تک اسے کسی جانب سے اشتعال نہ دلایا جائے، لیکن اگر حالات قابو میں رہے تو جنگ کو روکا جا سکتا ہے۔

ممبئی بی ایم سی موسم باراں سے قبل نالوں کی مرمت جنگی پیمانے پر جاری

برطانوی دور کے آرچ طوفانی نالوں کی زندگی میں کم ازکم ۵۰ سال کا اضافہ ہوگا تیز بارش کے دوران بارش کے پانی کی نکاسی کی رفتار بڑھانے میں مدد کرتا ہے

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن ممبئی سٹی ڈویژن میں 100 سال پرانے زیرزمین آرچ طوفانی نالوں کو جیو پولیمر لائننگ (اسٹورم واٹر آرچ ڈرینز بائی جیو پولیمر لائننگ ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی) کے ساتھ مضبوط کر رہی ہے۔ اس سے برطانوی دور کے ان سٹارم ڈرینز کی زندگی میں کم ازکم 50 سال کا اضافہ ہو جائے گا۔ نیز، پانی کے بہاؤ کی رفتار بڑھے گی اور تیز بارش کے دوران بارش کا پانی تیزی سے نکلے گا۔ اس لائننگ کام کا معائنہ ڈپٹی کمشنر (انفراسٹرکچر) نے کیا۔ گریش نکم، چیف انجینئر (رین واٹر چینلز) کلپنا راول، ڈپٹی چیف انجینئر سنیل دت رسل، ایگزیکٹیو انجینئر۔ ملند وٹکر، پرشانت رنسور، مدھوسودن سوناونے وغیرہ۔ شانتی نکیتن رین واٹر آؤٹ فال کے قریب شملد اس گاندھی مارگ (پرنسس اسٹریٹ) فلائی اوور۔ ممبئی کے مغرب میں بحیرہ عرب ہے اور ممبئی میں خلیج کا علاقہ بھی ہے۔ سمندری بارش کے پانی کو محرابی/محدود بارش کے پانی کے چینل سسٹم کے ذریعے سمندر میں چھوڑنے کے نقطہ نظر سے جوار ایک اہم حصہ ہے۔ سٹی ڈویژن میں بارش کے پانی کے 495 کلومیٹر طویل نالے ہیں۔ اس کے علاوہ، مشرقی مضافات اور مغربی مضافاتی علاقوں میں کل 621 کلومیٹر محراب/ بند طوفانی پانی کے چینلز ہیں، ہر ایک میں 63 کلومیٹر۔ ان میں سے، سٹی ڈویژن میں آرچڈ/ بند سٹارم واٹر چینلز کی مرمت کا کام جاری ہے۔ فی الحال 14 کلومیٹر کے فاصلے پر پانی کی نالیوں کی لائننگ کی جا رہی ہے۔ ممبئی شہر کے علاقے میں زیرزمین محراب والے طوفانی پانی کے چینلز موجود ہیں۔ اس کی صفائی/ ڈیسلٹنگ باقاعدگی سے کی جاتی ہے۔ محکمہ سرکولیشن اینڈ کنزرویشن کی جانب سے کرائے گئے سی سی ٹی وی سروے میں پرانے محراب والے طوفانی پانی کے چینلز کے کچھ حصوں میں کئی دراڑیں، اینٹوں کی نقل مکانی، دو اینٹوں کے درمیان جوڑ کو نقصان، چھت کے حصوں کا گرنا اور کچھ دیگر نقائص پائے گئے۔ اس میں 23ہزار 548 میٹر لمبائی والے 56 محراب والے سٹارم واٹر چینلز خراب حالت میں پائے گئے۔ ان میں سے 14 ہزار 285 میٹر کی لمبائی والے 27 محراب والے طوفانی پانی کے چینلز (فیز نمبر 1 میں) کو فوری بحالی کی ضرورت ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے آپریشن اینڈ کنزرویشن ڈپارٹمنٹ نے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی (ممبئی) (I.I.T.Mumbai) اور ویر ماتا جیجابائی انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (V. J.T. I.) دونوں کے ساتھ بات چیت کی تاکہ پرانے محراب والے طوفانی پانی کے راستوں کی بحالی کے لیے بہترین ٹیکنالوجی تجویز کی جا سکے۔ دونوں اداروں سے مشورہ حاصل کرنے کے بعد، نومبر 2022 میں ٹیکنیکل ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جیسا کہ کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا، اس وقت دستیاب تمام ٹیکنالوجیز میں سے، جیو پولیمر لائننگ کی آرچڈ سٹارم واٹر چینلز کی بحالی کے لیے ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی کے ذریعے مرمت کی جا رہی ہے۔ سٹارم واٹر چینل ڈپارٹمنٹ نے سٹی علاقہ میں محراب والے طوفان واٹر چینلز کی جیو پولیمر لائننگ فیز 1 میں ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے شروع کی ہے۔ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ذریعے استعمال کی جا رہی جیو پولیمر لائننگ ٹرینچ لیس ٹیکنالوجی ہندوستان میں پہلی بار استعمال کی جا رہی ہے۔ اس طرح کا کام دوسرے ممالک میں بنیادی طور پر امریکہ میں ہوتا ہے۔

طوفانی پانی کے چینلز کی صلاحیت میں اضافہ: گزشتہ چند سالوں میں، موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے، ممبئی میں مانسون کے موسم میں صرف چند دنوں میں تقریباً 1000 ملی میٹر بارش کے درج کی گئی ہیں۔ اس تیز بارش کی وجہ سے ممبئی کے نشیبی علاقوں میں بعض اوقات پانی بھر جاتا ہے۔ اس پس منظر میں سٹارم واٹر چینلز کی صلاحیت کو دوگنا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ٹیکنالوجی ماحول دوست ہے: 27 زیرزمین آرک سٹارم واٹر چینلز (285,14 میٹر لمبے) جو کہ تقریباً 100 سال پرانے ہیں، کی بحالی کی جا رہی ہے۔ اس سے ان چینلز کی زندگی میں کم ازکم 50 سال کا اضافہ ہوگا۔ اس سے پانی کے بہاؤ کی رفتار کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ چیف انجینئر (اسٹارم واٹر چینلز) مسز کلپنا راول، ڈپٹی چیف انجینئر مسٹر سنیل دت رسل نے بتایا کہ یہ ٹیکنالوجی ماحول دوست ہے۔

ممبئی شیواجی نگر دو جھولا چھاپ فرضی ڈاکٹر پر مقدمہ درج، کوئی بھی میڈیکل سرٹیفکیٹ نہیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ یونٹ نے ممبئی میں جھولا چھاپ ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے دو ڈاکٹروں پر کیس درج کرلیا ہے ایم وارڈ اور پولس کی مشترکہ کارروائی کے دوران شیواجی نگر علاقہ میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران راجیو کپل دیو ۳۴ سالہ، کبیر ناتھ گومتی یادو ۵۶ سالہ کو فرضی ڈاکٹر کے سبب گرفتار کیا گیا ان دونوں کے پاس کوئی بھی میڈیکل سرٹیفکیٹ نہیں تھی اور نہ ہی وہ کسی طبی ادارہ سے فارغ تھے ان کے پاس علاج و معالجہ سے متعلق کوئی اسناد نہیں تھا یہ غیر قانونی طریقے سے علاج کر رہے تھے جو عوامی زندگی کے لیے خطرہ تھا شیواجی نگر پولس میں ان کے خلاف غیر قانونی طریقے سے کلینک چلانے اور لوگوں کی جان خطرہ میں ڈالنے اور دھوکہ بازی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے یہ کارروائی ممبئی کرائم برانچ نے پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر کی ہے اور کارروائی ڈی سی پی وشال ٹھاکر کی رہنمائی میں انجام دی گئی ان ڈاکٹروں کے پاس کوئی بھی تعلیمی اسناد نہیں تھی اور غیر قانونی علاج کرتے ہو پائے گئے ان کی کلینک پر پولس نے چھاپہ مار کر ان پر مقدمہ قائم کیا ہے۔

اسٹاک مارکیٹس جمعہ کو گڈ فرائیڈے کیلیے بند

ایکوئٹی سے لے کر اشیاء تک تمام شعبوں میں تجارت معطل

ممبئی: ہندوستانی اسٹاک مارکیٹیں آج، جمعہ، 3 اپریل، 2026 کو گڈ فرائیڈے کی وجہ سے بند ہیں۔ بامبے اسٹاک ایکسچینج (بی ایس ای) اور نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) میں کوئی تجارتی سرگرمی نہیں ہوگی۔ یہ اپریل کے مہینے کی پہلی اور اس ہفتے کی دوسری چھٹی ہے۔ اس سے پہلے 31 مارچ کو مہاویر جینتی کی وجہ سے بازار بند تھا۔ اسٹاک ایکسچینج کے چھٹی والے کیلنڈر کے مطابق، جمعہ کو ایکویٹی سیگمنٹ، ایکویٹی ڈیریویٹیوز، کرنسی ڈیریویٹوز، این ڈی ایس-آر ایس ٹی، اور سہ فریقی ریپو سیگمنٹس کے ساتھ ساتھ کموڈٹی ڈیریویٹوز اور الیکٹرانک گولڈ رسیپٹس (ای جی آر) سیگمنٹس میں ٹریڈنگ مکمل طور پر معطل رہے گی۔ سرمایہ کاروں کے لیے خوش آئند ریلیف یہ ہے کہ مارکیٹ معمول کے مطابق دوبارہ کھل جائے گی اور تمام تجارتی سرگرمیاں پیر، 6 اپریل کو دوبارہ شروع ہو جائیں گی، کیونکہ 4 اور 5 اپریل بالترتیب ہفتہ اور اتوار کو پڑتے ہیں۔ عالمی سطح پر بڑی مارکیٹیں بھی گڈ فرائیڈے کی وجہ سے بند رہیں گی۔ امریکہ سمیت کئی ایشیائی اور یورپی اسٹاک مارکیٹس جمعہ کو بند رہیں گی جس سے عالمی تجارت متاثر ہوگی۔ کموڈٹی مارکیٹ کی بات کریں تو ملک کی معروف ایکسچینج ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) بھی آج مکمل طور پر بند رہے گی۔ صبح اور شام دونوں سیشنوں میں تجارت معطل رہے گی، جس کے نتیجے میں سونا، چاندی، خام تیل، تانبا اور دیگر دھاتوں میں کوئی تجارت نہیں ہوگی۔ اسٹاک مارکیٹ میں اپریل میں دو چھٹیاں ہوتی ہیں۔ آج گڈ فرائیڈے کے بعد اگلی چھٹی 14 اپریل کو ہوگی، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی یوم پیدائش کے موقع پر۔ 2026 میں اسٹاک مارکیٹ کی کل 20 تعطیلات طے کی گئی ہیں، جن میں سے چار ہفتے کے آخر میں ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باقاعدہ تجارتی اوقات کے دوران مارکیٹ کل 16 دنوں کے لیے بند رہے گی، جن میں سے پانچ پہلے ہی بند ہو چکے ہیں۔ مجموعی طور پر، آج سرمایہ کاروں کے لیے مکمل چھٹی ہے، اور مارکیٹ کی سرگرمیاں صرف اگلے تجارتی دن، پیر کو دوبارہ شروع ہوں گی۔

بھیونڈی میں چھوٹے گیس سلنڈروں کی شدید قلت

بھیونڈی میں ایندھن بحران شدت اختیار کر گیا، مزدور آدھی رات سے قطاروں میں کھڑے ہوجاتے ہیں

بھیونڈی: خلیجی ممالک میں جاری جنگ کے اثرات اب مقامی سطح پر بھی محسوس کیے جا رہے ہیں، جس کے باعث بھیونڈی شہر میں چھوٹے کمرشیل (5 کلو) گیس سلنڈروں کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے۔ اس صورتحال کا سب سے زیادہ اثر یہاں کے مہاجر مزدور طبقے پر پڑا ہے، جو بڑی تعداد میں انہی سلنڈروں پر انحصار کرتے ہیں۔ شہر کو مزدوروں کا گڑھ کہا جاتا ہے، جہاں ہزاروں مزدور روزمرہ زندگی کے لیے سستے گیس سلنڈروں پر منحصر ہیں۔ تاہم موجودہ قلت کے باعث انہیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ گیس ایجنسیوں پر روزانہ صرف 40 سے 50 سلنڈر ہی دستیاب ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے ”پہلے آؤ، پہلے پاؤ“ جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ حالات اس قدر سنگین ہو چکے ہیں کہ مزدور آدھی رات سے ہی قطاروں میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کئی افراد اپنی باری محفوظ رکھنے کے لیے وہیں زمین پر سو کر رات گزارتے ہیں۔ صبح ہوتے ہوتے ایجنسیوں کے باہر بھیڑ بڑھ جاتی ہے، لیکن محدود سپلائی کے باعث متعدد افراد کو خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑتا ہے۔ گزشتہ تین سے چار دنوں سے مسلسل قطار میں کھڑے رہنے کے باوجود سلنڈر نہ ملنے پر مزدوروں میں بے چینی اور ناراضگی بڑھتی جا رہی ہے۔ گیس کی قلت کے باعث کھانا پکانا مشکل ہو گیا ہے، جبکہ ہوٹل یا دیگر متبادل ذرائع مہنگے ثابت ہو رہے ہیں، جس سے ان کی روزمرہ زندگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اس حوالے سے سدھی وناٹک گیس ایجنسی کے ذمہ دار ساگر کاموری نے بتایا کہ 19 کلو کے کمرشل سلنڈروں کی سپلائی بھی محدود ہے، جبکہ 5 کلو کے سلنڈر بنیادی طور پر گھریلو استعمال کے لیے ہوتے ہیں، لیکن ان کی فراہمی بھی کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب صارفین سے آدھار کارڈ اور موبائل نمبر کے ساتھ فارم بھروایا جا رہا ہے تاکہ گیس کے درست استعمال کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہفتہ کے دن صرف 120 سلنڈروں کا اسٹاک آیا تھا، جبکہ 400 سے 500 افراد قطار میں موجود تھے، جس کے باعث کئی لوگوں کو سمجھا کر واپس بھیجنا پڑا۔ مزدوروں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ چھوٹے کمرشیل 5 کلو گیس سلنڈروں کی سپلائی میں فوری اضافہ کیا جائے تاکہ ان کی مشکلات کم ہو سکیں۔ چھوٹے کمرشیل (5 کلو) سلنڈر کیا ہوتا ہے؟: یہ سلنڈر عموماً چھوٹے سائز، خصوصاً 5 کلوگرام میں دستیاب ہوتا ہے اور اسے ایک بار استعمال کے لیے لیا جاتا ہے۔ استعمال کے بعد اسے واپس کرنا لازمی نہیں ہوتا، اسی بنیاد پر اسے ”ون وے سلنڈر“ کہا جاتا ہے۔ دراصل ایل پی جی گیس کا ایسا سلنڈر ہوتا ہے جو عارضی اور فوری استعمال کے لیے فراہم کیا جاتا ہے۔ اس کے حصول کے لیے مستقل گیس کنکشن یا سیکیورٹی ڈپازٹ کی ضرورت نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے یہ چھوٹے کاروباری حضرات اور عارضی استعمال کرنے والوں کے لیے آسان سہولت بن جاتا ہے۔ یہ مہاجر مزدور، اسٹال، عارضی دکانوں، میلوں اور سفر کے دوران زیادہ کیا جاتا ہے، جہاں مستقل گیس کنکشن لینا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ سلنڈر مزدور ملک کے کسی بھی شہر سے خرید کر ملک کے کسی بھی شہر میں جا کر بنا کسی کارڈ اور کنکشن کے پیسے دیکر ریفل کروالیتا ہے۔

موٹر سائیکل چوری کرنے والے گینگ کا پردہ فاش

58 موٹر سائیکلیں برآمد، 41 وارداتیں بے نقاب

بھیونڈی: شہر اور مضافاتی علاقوں میں بڑھتی ہوئی موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے کرائم برانچ یونٹ دو نے ایک منظم گینگ کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس نے تین عادی ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے 58 مسروقہ موٹر سائیکلیں برآمد کی ہیں جن کی مجموعی مالیت تقریباً 10.60 لاکھ روپے بتائی جا رہی ہے۔ اس کامیاب کارروائی کے ساتھ ہی 41 چوری کے معاملات بھی حل کر لیے گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (کرائم برانچ) امر سنگھ جادھو کے مطابق یہ کارروائی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر انجام دی گئی جو پولیس حوالدار شبیر شیخ کو موصول ہوئی تھی۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد پولیس نے منصوبہ بند جال بچھا کر ملزمان کو گرفتار کیا۔ گرفتار شدگان کی شناخت گنیش عرف گنوراجو مورے (21)، صاحب علی عرف چھوٹو سلطان علی شیخ (19) اور سنیل عرف بالا شنکر راٹھوڑ (20) کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس تفتیش میں انکشاف ہوا کہ گنیش مورے پیشے سے مکینک ہے اور اسے ایسی موٹر سائیکلیں اسٹارٹ کرنے میں مہارت حاصل تھی جن میں ہینڈل لاک نہیں ہوتا، جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ گینگ آسانی سے چوری کی واردات انجام دیتا تھا۔ پولیس کے مطابق ملزمان خاص طور پر سڑکوں یا گلیوں میں بغیر ہینڈل لاک کے کھڑی گاڑیوں کو نشانہ بناتے تھے۔ چوری کے بعد یہ موٹر سائیکلیں مہاراشٹر کے مختلف اضلاع میں فروخت کر دی جاتی تھیں تاکہ فوری مالی فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ گینگ کافی عرصے سے سرگرم تھا اور دورانِ تفتیش ملزمان نے کئی وارداتوں کا اعتراف بھی کیا ہے۔ 58 موٹر سائیکلوں کی برآمدگی کو حالیہ عرصے کی بڑی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ اس گینگ کے تار مزید وارداتوں سے جڑے ہو سکتے ہیں، جس کے پیش نظر مزید تفتیش جاری ہے تاکہ دیگر ساتھیوں کی نشاندہی اور مزید مسروقہ سامان کی بازیابی ممکن بنائی جا سکے۔ اس کارروائی کے بعد شہریوں میں اطمینان کی لہر دوڑ گئی ہے جبکہ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی گاڑیوں کی مناسب لاکنگ کو یقینی بنائیں تاکہ اس طرح کے جرائم سے بچا جا سکے۔

پڑگھا داعش رابطہ کار عاقب ناچن دوسرے کیس میں بھی گرفتار

لکڑی اور صندل اسمگلنگ سمیت غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی پاداش میں عاقب اور ساحل کا ۱۶ اپریل تک ریمانڈ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی داعش آئی ایس آئی ایس کے رابطہ کار کے الزام میں گرفتار عاقب ناچن کو مزید ایک دوسرے کیس غیر قانونی سرگرمیوں ملوث ہونے اور صندل اسمگلنگ کے کیس میں اے ٹی ایس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ثاقب ناچن کے فرزند عاقب ناچن اور ساحل نعیم چکھلیکر، دونوں بوریولی پڑگھا کے رہنے والے ہیں ان دونوں کو عدالت میں پیش کیا گیا جہاں مزید چار دنوں کے لیے پولیس کی تحویل میں بھیج دیا گیا ہے۔ عاقب ناچن اور ساحل نعیم چکھلیکر نامی ملزمان کو انسداد دہشت گردی اسکواڈ، تھانے نے ۲۹ مارچ ۲۰۲۶ کو اے ٹی ایس کرائم رجسٹر نمبر 25/10 (2025/7/25) میں گرفتار کیا تھا۔ دونوں ملزمان کو ۱۲ اپریل تک پولیس کی تحویل میں دے دیا گیا۔ آج جب انہیں دوبارہ اے ٹی ایس کورٹ میں پیش کیا گیا تو عدالت نے ان کی پولس حراست میں ۱۶ اپریل تک توسیع کر دی ہے۔ مذکورہ ملزم پر غیر قانونی سرگرمیاں روک تھام ایکٹ 1967 کے تحت دفعہ بڑھا دی گئی ہے۔ ثاقب ناچن داعش کا ہندوستان امیر بھی مقرر کیا گیا تھا ثاقب ناچن پر کئی معاملات درج تھے اس کے ساتھ ہی انتقال سے قبل اسے داعش کے کیس میں گرفتار کیا گیا تھا اس کے بعد عاقب ناچن کو گرفتار کیا گیا تھا عاقب ناچن پر غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام ہے اس معاملہ میں اے ٹی ایس نے پڑگھا میں چھاپہ مار کارروائی کی تھی اس دوران قابل اعتراض مواد اور الیکٹرک گزٹ بھی ملے تھے اس کے ساتھ پڑگھا میں غیر قانونی لکڑی کے کاروبار اور دہشت گردانہ سرگرمیوں میں فنڈنگ کی بھی اے ٹی ایس نے جانچ شروع کی تھی اس ریمانڈ کے دوران مزید خلاصہ ہونے کا امکان بھی اے ٹی ایس ذرائع نے ظاہر کیا ہے۔

ممبئی مضافات سے ۵۰ غنڈے شہر بدر

گھاٹکوپر سمیت زون ۷ کے کئی غنڈوں پر کارروائی

نظم ونسق کی برقراری کیلئے پولس کا ایکشن

ممبئی: ممبئی پولس نے غنڈوں بدمعاشوں کے خلاف سخت کارروائی شروع کر دی ہے اس لیے اب جرائم میں ملوث غنڈوں کی خیر نہیں ہے پولس نے علاقہ میں دہشت پیدا کر کے جرائم کی وارداتیں انجام دینے والے غنڈوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے اسی کے مناسبت سے خطرناک غنڈے کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ممبئی پولس کے زون ۷ میں تقریباً ۵۰ غنڈوں کو شہر بدر کر دیا گیا ہے۔ ان پچاس غنڈوں پر نئی ممبئی، ممبئی، تھانہ کی حدود میں تڑی پار شہر بدری کے دوران داخلہ ممنوعہ ہے ممبئی پولس نے اپیل کی ہے کہ ان غنڈوں کے خلاف اگر کوئی شکایت کرنا چاہتا ہے تو اس کی شکایت وہ پولس اسٹیشن میں کر سکتا ہے اس پر کارروائی ہوگی یہ کارروائی ممبئی زون ۷ کے ڈی سی پی ہیمراج راجپوت کی ۲۰۲۶ کی رپورٹ پر کی گئی ہے ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر یہ کارروائی کی گئی ہے جس میں گھاٹکوپر، پنتھ نگر، وکرولی، بھانڈوپ، کانجور مارگ، ملنڈ اور نوگھر کے پچاس غنڈوں کو شامل کیا گیا ہے ان تمام غنڈوں پر سنگین جرائم اور علاقہ میں دہشت پیدا کرنے سمیت دیگر الزامات ہے۔ ممبئی پولس نے ممبئی میں امن وامان کی بقا اور شہریوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے ایسے غنڈوں پر کارروائی کی ہے جس میں گھاٹکوپر پولس اسٹیشن میں سورج عرف کنچا دلوی، جتیش رام کھیر نار، جعفر برکت علی ونت راؤ اسی طرح گھاٹکوپر سے ۱۰، پنتھ نگر سے ۸، وکرولی سے ۴، پارک سائٹ سے ۲، بھانڈوپ سے ۸ کانجور مارگ سے ۳، ملنڈ سے ۱۰ نوگھر سے ۶ ملزمین اور غنڈوں کو شہر بدر کیا گیا ہے۔

۱۰۰ ارکروڑ سے زائد ٹیکس وصولی، شہریوں نے دیانتداری ثابت کی بی افسران رسائی بڑھائیں تو مزید اضافہ ممکن

بھیونڈی: میونسپل کارپوریشن نے مالی سال 2025-26 میں 31.103 کروڑ روپے کی ریکارڈ ٹیکس وصولی درج کر کے ایک اہم سنگِ میل حاصل کیا ہے۔ 100 کروڑ سے زائد کی اس وصولی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ شہری ایمانداری کے ساتھ ٹیکس ادا کرنے کے لیے تیار ہیں، بشرطیکہ انتظامیہ مؤثر انداز میں ان تک رسائی حاصل کرے اور ان کے مسائل حل کرے۔ اس شاندار کارکردگی میں پربھاگ سمیتی نمبر 3 نے سب سے نمایاں کارکردگی دکھاتے ہوئے 24 کروڑ 50 لاکھ 71 ہزار روپے کی وصولی کے ساتھ پہلا مقام حاصل کیا، جسے اس سال کی وصولی مہم کی سب سے بڑی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق مالی سال 2022-23 میں 37.91 کروڑ، 2023-24 میں 15.79 کروڑ اور 2024-25 میں 54.87 کروڑ روپے کی وصولی ہوئی تھی، جبکہ موجودہ سال میں یہ رقم بڑھ کر 31.103 کروڑ تک پہنچ گئی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 80.15 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ محکمہ محصولات کی سخت کارروائیوں کے تحت 1300 جائیدادوں کو ضبطی نوٹس جاری کیے گئے اور 5142 پانی کے کنکشن منقطع کیے گئے، جس سے بقایاجات کی وصولی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی GIS سروے مہم کے تحت 935,12 جائیدادوں کا اندراج مکمل کیا جا چکا ہے، جس سے آئندہ ٹیکس نیٹ مزید وسیع ہونے کی توقع ہے۔ دیگر پربھاگ سمیتیوں میں نمبر 1 دوسرے، نمبر 2 تیسرے اور نمبر 4 چوتھے مقام پر رہیں، جبکہ سب سے کم وصولی کے ساتھ نمبر 5 پانچویں مقام پر رہی۔ انتظامیہ کے مطابق ”ابھئے یوجنا“ کے مؤثر نفاذ، سخت انتظامی رویے اور عوامی شمولیت نے اس ریکارڈ کو ممکن بنایا۔ اگرچہ اس کامیابی کو سراہا جا رہا ہے، مگر شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ جائیدادوں کے غلط اندراج، ریکارڈ کی خامیوں اور ملکیتی تنازعات کے باعث مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ ہر شہری ٹیکس ادا کرنا چاہتا ہے، اور اگر افسران براہِ راست شہریوں تک پہنچ کر ان مسائل کو حل کریں تو ٹیکس وصولی میں مزید خاطر خواہ اضافہ ممکن ہے۔ میئر نارائن چودھری نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بروقت ٹیکس ادا کریں اور شہر کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں، جبکہ انتظامیہ نے بقایاجات کو کم سے کم سطح تک لانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

آلودہ پانی کی فراہمی کی شکایات کو فوری اور ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی ہدایت

پانی کے اخراج کا پتہ لگانے کے لیے ٹیمیں تعینات کرنے کے احکامات، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) کی ہدایات

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی میونسپل کارپوریشن، اہلیان ممبئی کو مختلف شہری خدمات اور سہولیات فراہم کرتی ہے۔ شہریوں کو روزانہ پینے کا صاف پانی فراہم کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ممبئی میونسپل کارپوریشن کی بھی وقتاً فوقتاً مختلف سطحوں پر ستائش کی جاتی رہی ہے۔ تاہم فی الحال کچھ جگہوں سے پانی کی فراہمی سے متعلق شکایات آرہی ہیں۔ متعلقہ حکام ان شکایات کو فوری طور پر حل کریں اور پانی سے متعلق تمام شکایات کو سنجیدگی سے لیں اور بروقت حل کریں۔ اس کے ساتھ ہی ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھیجیت بنگر نے واضح ہدایات دی ہیں کہ آلودہ پانی کی سپلائی کی شکایات کو فوری اور اولین ترجیح پر حل کیا جائے۔ اس کے علاوہ، پانی کے چینلز میں رساؤ کا فوری طور پر پتہ لگایا جانا چاہئے اور لیکس رساؤ کا پتہ لگانے کے لئے ٹیموں کو مطلوبہ جگہوں پر تعینات کیا جانا چاہئے، بنگر نے جمعرات کی شام کو منعقدہ واٹر انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کی ایک خصوصی جائزہ میٹنگ کے دوران بھی ہدایات دی ہیں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھیجیت بنگر نے اس میٹنگ کے دوران حاضرین کی رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ پانی کی ناکافی فراہمی اور کم پریشر والے پانی کی فراہمی کی شکایات گزشتہ چند دنوں سے کچھ جگہوں سے موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے عہدیداروں کو چاہئے کہ وہ بلاتاخیر اس جگہ کا معائنہ کریں۔ اگر اس معائنہ کے دوران موصول ہونے والی شکایت درست پائی جاتی ہے تو فوری طور پر بلاتاخیر مناسب اقدامات کئے جائیں۔ پانی کی فراہمی کے موجودہ نظامِ تقسیم میں، جہاں ضروری ہو، ان اقدامات میں کچھ تبدیلیاں کر کے کوئی راستہ تلاش کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، پانی کی فراہمی کے وِنگ نظام میں مناسب بہتری، اگر پانی کے پائپ میں رساؤ ہے، تو اسے بلاتاخیر ٹھیک کیا جانا چاہیے، جبکہ کچھ جگہوں پر، نظام میں ساختی تبدیلیاں؛ ضرورت کے مطابق بغیر کسی تاخیر کے اضافی بوسٹنگ ایسی چیزوں کو اقدامات میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا کے مطابق مقامی عوامی نمائندوں کو پانی کی ناکافی فراہمی کے حوالے سے کیے جانے والے اقدامات سے آگاہ کیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو عوامی نمائندوں کے ساتھ معائنہ کے دورے کرائے جائیں، تاکہ ان سے جو معلومات حاصل کرنے کی توقع ہے وہ براہ راست حاصل کی جا سکے، بنگر نے جائزہ میٹنگ کے دوران یہ بھی تجویز کیا۔ میٹنگ کے دوران آلودہ پانی کی شکایات کے حوالے سے بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس سلسلے میں بنگر نے حکم دیا کہ آلودہ پانی سے متعلق شکایات کو بہت سنجیدگی سے لیا جائے۔ ان شکایات پر کارروائی کرتے وقت انتہائی عجلت کا مظاہرہ کیا جانا چاہیے۔ آلودہ پانی کی شکایات کے حوالے سے بلاتاخیر کارروائی نہ کی گئی تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں، متعلقہ حکام کو ان معاملات کا نوٹس لینا ضروری ہے۔ سینئر افسران کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ تمام ادارے اس حوالے سے انتہائی حساس رہیں۔ اسی میٹنگ کے دوران سینئر افسران کو حکم دیا گیا کہ وہ آلودہ پانی کے منبع کا پتہ لگانے کے لیے بلاتاخیر اور بغیر کسی رکاوٹ کے 7×24 طریقے سے کارروائی کریں۔ اس کارروائی کو کرتے ہوئے ضروری افرادی قوت کا دستیاب ہونا بھی ضروری ہے۔ آلودہ پانی کی شکایات کو بروقت حل کرنے کے لیے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی جائیں۔

کیا چین خفیہ طور پر جوہری ہتھیاروں کے بنیادی ڈھانچے کو بڑھا رہا ہے؟

سیٹلائٹ تصویروں نے بڑے پیمانے پر افزودگی کو بے نقاب کیا

نئی دہلی۔:ایک ایسے وقت میں جب دنیا ایران کے جوہری پروگرام کو بے اثر کرنے کی طرف دیکھ رہی ہے، ایک رپورٹ کے مطابق، چین خفیہ طور پر اپنے جوہری عزائم کو بڑے پیمانے پر بڑھانے کے لیے ایک بڑے منصوبے پر کام کر رہا ہے۔ یہ پیشرفت 2022 کی ہے جب چینی حکومت صوبہ سچوان میں دیہاتیوں کی زمین ضبط کر رہی تھی اور انہیں ان کے گھروں سے بے دخل کر رہی تھی۔ اب، تین سال بعد جب صوبہ سچوان کے دیہاتیوں کو اپنے گھر اور زمین چھوڑنے پر مجبور کیا گیا، سیٹلائٹ کی تصاویر اس علاقے کی بالکل مختلف تصویر دکھاتی ہیں۔ سی این این کی تحقیقات کے مطابق، تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی زمین کو چپٹا کر دیا گیا ہے، اور چین کی جوہری ہتھیاروں کی تیاری کی نئی تنصیبات کے لیے نئے ڈھانچے بنائے گئے ہیں۔ سچوان صوبے کی سیٹلائٹ تصویروں میں نئی عمارتوں کی تعمیر کے ساتھ چینی حکومتی دستاویزات کا جائزہ لیا گیا، اس بات کا اشارہ ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ انتظامیہ بیجنگ کے بارے میں کیا کہہ رہی ہے: کہ وہ اپنی جوہری ہتھیاروں کی مہم کو جدید بنانے کے لیے ایک بڑے خفیہ منصوبے سے گزر رہا ہے۔ سیٹلائٹ کی تصویروں کا مزید مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ دریائے ٹونگجیانگ کے کنارے پر بڑے گنبد نما ڈھانچے آباد ہو رہے ہیں۔ مزید یہ کہ یہ گنبد نما ڈھانچے کنکریٹ اور سٹیل کے ڈھانچے سے بند ہیں۔ مبینہ طور پر ان کے پاس ریڈی ایشن مانیٹر، دھماکے کے دروازے، سہولت میں نصب پائپوں کا ایک بڑا نیٹ ورک، اور ایک بہت بڑا وینٹیلیشن اسٹیک بھی ہے۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق سچوان 'نیوکلیئر' سہولت میں ایئر ہینڈلنگ کا سامان موجود ہے جسے ماہرین کے مطابق یورینیم اور پلوٹونیم سمیت اعلیٰ تابکار مواد رکھنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ سی این این نے مڈل بیری کالج کے عالمی سلامتی کے اسکالر جیفری لیوس کے حوالے سے کہا کہ چین میں تعمیر کیے جانے والے نئے ڈھانچے لوگوں کے بدترین خوابوں کے لیے تقریباً ایک رورشاچ ٹیسٹ ہیں کہ بیجنگ کیا کرنے جا رہا ہے۔ ایک اور بیان میں، انہوں نے کہا، یہ سہولت ایک مرکز ہے، یہ ان تمام تبدیلیوں کی علامت ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کے اختتام پر پیداوار کی بہت بڑی صلاحیت پیدا ہونے والی ہے۔ سی این این کے مطابق اس خفیہ سائٹ کو جہاں چین اپنے جوہری ہتھیاروں کی توسیع کی سب سے بڑی سہولت بنا رہا ہے اسے 906 کہا جاتا ہے۔ یہ سائٹ-906- پہلی بار 1971 میں امریکی انٹیلی جنس کے ذریعہ دریافت کی گئی تھی جو مبینہ طور پر جوہری ہتھیاروں کی تیاری کے لیے استعمال میں تھی لیکن اب تک محدود سرگرمی دیکھی گئی جب سیٹلائٹ کی تصویروں نے اس مقام پر نئی عمارتوں اور ڈھانچے کے آنے کا مشورہ دیا ہے۔ مزید CNN کی رپورٹ کے مطابق، نئی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں جو انہیں سائٹ 906 سے جوڑتی ہیں جو کہ زیٹونگ کاؤنٹی میں تین دیگر جوہری ہتھیاروں کے اڈوں سے منسلک ہیں۔ 1971 میں، امریکی انٹیلی جنس نے ان سائٹس کو ایک گیم چینجر کے طور پر دیکھا اور بعد میں خفیہ دستاویزات نے تجویز کیا کہ بیجنگ دنیا کا تیسرا سب سے بڑا جوہری ہتھیار تیار کرنے والا ملک بننے جا رہا ہے۔ مجموعی طور پر، سی این این کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ چین اپنے جوہری ہتھیاروں کے بنیادی ڈھانچے کی بڑے پیمانے پر، خفیہ توسیع کر رہا ہے اور اس جدیدیت کو آسان بنانے کے لیے، حکومت نے زمین ضبط کر لی اور پورے دیہات کو چپٹا کر دیا، ان کی جگہ جدید پیداواری سہولیات اور تابکار مواد کے لیے خصوصی کنٹینمنٹ گنبد قائم کر دیا۔ جب کہ ماہرین اس تبدیلی کو چین کی فوجی ٹیکنالوجی اور صلاحیت میں ایک بنیادی تبدیلی کے طور پر دیکھتے ہیں، جو ممکنہ طور پر مغربی ممالک کے لیے انٹیلی جنس خلا پیدا کر رہا ہے۔

افغانستان میں شہری انفراسٹرکچر پر حملے

پاکستان پر جنگی جرائم اور خودمختاری کی خلاف ورزی کے الزامات

کابل:افغانستان میں حالیہ فضائی حملوں کے بعد پاکستان پر شہری انفراسٹرکچر کو نشانہ بنانے، جنگی جرائم کے ارتکاب اور افغان خودمختاری کی خلاف ورزی کے سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں، جس پر عالمی سطح پر تشویش بڑھ گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق مارچ 2026 میں کیے گئے فضائی حملوں میں کابل کے ایک بڑے بحالی مرکز سمیت متعدد مقامات متاثر ہوئے، جہاں بڑی تعداد میں شہری ہلاک اور زخمی ہوئے۔ بعض اندازوں کے مطابق اس حملے میں درجنوں نہیں بلکہ سیکڑوں افراد متاثر ہوئے، جن میں زیادہ تر عام شہری تھے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے اس حملے کو "غیر قانونی" قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ممکنہ طور پر جنگی جرم کے زمرے میں آ سکتا ہے، کیونکہ نشانہ بننے والی جگہ ایک طبی اور بحالی مرکز تھا جہاں عام شہری موجود تھے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل سمیت دیگر اداروں نے بھی اس حملے پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کسی مقام پر عسکری ہدف موجود بھی ہو، تو بھی شہری ہلاکتوں کے خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے حملے کا فیصلہ انتہائی احتیاط سے کیا جانا چاہیے تھا۔ افغان حکام نے ان حملوں کو اپنی علاقائی خودمختاری کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ فضائی کارروائیوں میں رہائشی مکانات، مذہبی مقامات اور دیگر شہری ڈھانچے بھی متاثر ہوئے۔ دوسری جانب پاکستان کا مؤقف ہے کہ یہ حملے "انٹیلی جنس پر مبنی" اور مخصوص دہشت گرد ٹھکانوں کے خلاف کیے گئے، جن کا تعلق کالعدم تنظیموں سے تھا، اور ان کا مقصد سرحد پار دہشت گردی کا جواب دینا تھا۔ تاہم اقوام متحدہ اور بین الاقوامی اداروں نے اس واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے، اور زور دیا ہے کہ شہریوں اور طبی مراکز کو بین الاقوامی انسانی قوانین کے تحت مکمل تحفظ حاصل ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر کسی حملے میں شہری اہداف یا بنیادی سہولیات کو نقصان پہنچے اور اس میں فوجی ضرورت کا جواز ثابت نہ ہو سکے، تو اسے بین الاقوامی قوانین کے تحت جنگی جرم تصور کیا جا سکتا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی اپنے عروج پر ہے اور حالیہ جھڑپوں میں شہری ہلاکتوں کی اطلاعات بھی موصول ہو رہی ہیں، جس سے خطے میں عدم استحکام مزید بڑھنے کا خدشہ ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر فوری طور پر سفارتی حل نہ نکالا گیا تو یہ تنازع ایک بڑے علاقائی بحران میں تبدیل ہو سکتا ہے، جس کے اثرات نہ صرف دونوں ممالک بلکہ پورے خطے پر مرتب ہوں گے۔

فن لینڈ نے اسلام آباد میں سفارت خانہ بند کرنے کا فیصلہ کیا

ہیلنسکی: اسلام آباد میں فن لینڈ کا سفارت خانہ، جو کہ بجٹ میں کٹوتیوں کی وجہ سے 2012 میں بند ہونے کے بعد 1 ستمبر 2022 کو دوبارہ کھلا تھا، 2026 کے موسم گرما میں بند ہونے والا ہے۔ یہ اعلان نومبر 2024 میں کیا گیا اور سفارت خانے کے حکام نے اس کی تصدیق کی، جنہوں نے اس فیصلے کی آپریشنل اور اسٹریٹجک وجوہات کا حوالہ دیا۔ یہ نسبتاً مختصر عرصے میں پاکستان میں فن لینڈ کی سفارتی موجودگی میں ایک اور تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ فن لینڈ کی وزارت خارجہ نے پاکستان، افغانستان اور میانمار میں بندشوں کو سیاسی حالات میں تبدیلی اور فن لینڈ کے ساتھ محدود اقتصادی تعلقات سے جوڑا ہے۔ وزارت کا مقصد اپنے اوورسیز مشن نیٹ ورک کی طویل مدتی تنظیم نو کے حصے کے طور پر اعلیٰ اسٹریٹجک اہمیت کے حامل ممالک پر وسائل کو مرکوز کرنا ہے۔ یہ ایک علاقائی رجحان کی عکاسی کرتا ہے، سویڈن نے 2023 میں سیکیورٹی خدشات کے باعث اپنا پاکستانی سفارت خانہ بند کر دیا تھا۔ اسلام آباد سفارت خانہ فی الحال محدود قونصلر خدمات پیش کرتا ہے، زیادہ تر ویزا اور پاسپورٹ درخواستوں پر پہلے ہی فن لینڈ کے دیگر مشنز، خاص طور پر ابوظہبی میں کارروائی کر چکے ہیں۔ بندش کے بعد، پاکستانی درخواست دہندگان اس طرح کی خدمات کے لیے ان بیرون ملک مشنز کا استعمال جاری رکھیں گے۔ توقع ہے کہ اس انتظام سے سفارت خانے کے بند ہونے کے باوجود قونصلر سپورٹ میں تسلسل برقرار رہے گا۔ اقتصادی اور سیاسی تعلقات محدود رہے تو فن لینڈ کی کم موجودگی پاکستان سے طویل سفارتی علیحدگی کا باعث بن سکتی ہے۔ متبادل کے طور پر، بہتر دو طرفہ تعلقات یا تزویراتی تبدیلیاں ہیلنسکی کو مستقبل میں ایک مشن کو دوبارہ قائم کرنے پر آمادہ کر سکتی ہیں۔ دوسرا آپشن ابوظہبی جیسے علاقائی مرکزوں کے ذریعے اسلام آباد میں مستقل دفتر کے بغیر مصروفیت کو برقرار رکھنے کے لیے غیر رہائشی سفارتی انتظامات کا استعمال ہے۔

ووہان میں بائیڈو کے روبوٹیکسی نظام میں خرابی

ووہان (چین): چین کے شہر ووہان میں بائیڈو کی خودکار ٹیکسی سروس "اپولو گو" کو بڑے پیمانے پر نظامی خرابی کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے میں درجنوں نہیں بلکہ سو سے زائد روبوٹیکسی اچانک سڑکوں کے درمیان رک گئیں اور ٹریفک کا نظام شدید متاثر ہوا۔ مقامی پولیس کے مطابق یہ واقعہ منگل کی شب پیش آیا جب متعدد ڈرائیورلیس گاڑیاں اچانک حرکت کرنے سے قاصر ہو گئیں اور مصروف شاہراہوں اور چوراہوں پر کھڑی رہ گئیں۔ اس صورتحال کے باعث کئی مقامات پر ٹریفک جام ہو گیا جبکہ کچھ گاڑیاں تیز رفتار سڑکوں پر بھی رک گئیں، جس سے مسافروں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس خرابی کی وجہ ایک "سسٹم فیلئر" تھی، تاہم اس کی مکمل وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ رپورٹس کے مطابق بیشتر مسافروں کو گاڑیوں سے بحفاظت باہر نکال لیا گیا، لیکن کچھ افراد ٹریفک کے بیچ پھنسے رہے اور پولیس کو مدد کے لیے طلب کرنا پڑا۔ بعض مسافروں کے مطابق وہ ایک سے دو گھنٹے تک گاڑیوں میں پھنسے رہے۔ واقعے کے دوران سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ متعدد خودکار گاڑیاں سڑکوں کے بیچ کھڑی ہیں اور ان کے ہیزرڈ لائٹس جل رہے ہیں، جس سے ٹریفک کی روانی متاثر ہو رہی ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق ایک معمولی حادثہ بھی پیش آیا، تاہم کسی جانی نقصان کی خبر نہیں ملی۔ یہ واقعہ چین میں روبوٹیکسی سروس کے حوالے سے اپنی نوعیت کا پہلا بڑا اجتماعی تعطل سمجھا جا رہا ہے، جس نے خودکار گاڑیوں کی حفاظت اور قابل اعتماد ہونے پر ایک بار پھر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ بائیڈو، جو چین میں خودکار گاڑیوں کے شعبے میں ایک اہم کمپنی ہے، تاحال اس واقعے پر تفصیلی ردعمل نہیں دے سکی ہے، جبکہ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے نظام مرکزی سافٹ ویئر اور کنیکٹیویٹی پر انحصار کرتے ہیں، جس کے باعث اس نوعیت کی خرابیوں کا خطرہ موجود رہتا ہے۔

جارجیا کے شہریوں نے چین سے منسلک فینٹینیل سازش میں جرم قبول کیا

بیجنگ: جارجیا کے دو مردوں کو منشیات کی اسمگلنگ کے ایک بڑے نیٹ ورک میں اپنے کردار کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ عمر قید کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جس نے چین سے ریاست میں فینٹینیل اور مصنوعی کینابینوائڈز بھیجے تھے۔ میکون اسٹیٹ جیل میں ایک قیدی 46 سالہ ڈیویٹو ڈوران ینگ اور میبلٹن کے 29 سالہ ٹریس ڈیورین ورکس، دونوں نے وفاقی منشیات کی سازش کے الزامات کا اعتراف کیا۔ استغاثہ نے کہا کہ ینگ نے چین میں سپلائی کرنے والوں سے فینٹینائل منگوانے کے لیے ممنوعہ سیل فون کا استعمال کیا جب کہ وہ سلاخوں کے پیچھے وقت گزار رہے تھے۔ اس کے بعد اس نے ورکس کو ہدایت کی کہ وہ گولیاں اور مصنوعی ادویات پورے جارجیا کے صارفین میں تقسیم کریں۔ قانون نافذ کرنے والے حکام نے بتایا کہ تحقیقات کے نتیجے میں 610,2 فینٹینیل گولیاں اور 500,5 گرام سے زیادہ ایک نیا مصنوعی کینابینوئڈ ضبط کیا گیا ہے۔ جب کہ دو مشتبہ افراد نے اعتراف جرم کر لیا ہے، دو دیگر فرد جرم میں نامزد ہیں، چین کے زن وانگ اور گاؤ یونگ، جنگ کے ساتھ گرفتاری کے لیے مفرور ہیں۔ ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ آیا ان افراد کو الزامات کا سامنا کرنے کے لیے امریکہ کے حوالے کیا جائے گا یا نہیں۔ گھر کے اندر، ایجنٹوں کو 175 سے زیادہ دھاتی پین ملے جن میں کاغذ کی شیٹس مصنوعی کینابینوائڈز میں بھیگی ہوئی تھیں۔

کینیڈا کو چین میں ایغور جبری مشقت پر بات کرنی چاہیے: کارکن

عالمی اداروں میں اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششیں بے نقاب

اوٹاوا: کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی کی جانب سے چین میں جبری مشقت کی مذمت نہ کرنے سے چینی حکومت پر نسلی ایغوروں کے جبر کے خاتمے کے لیے دباؤ کم ہونے کا خطرہ ہے۔ چین میں جبری مشقت کی رپورٹوں پر شکوک و شبہات کا اظہار کرنے والے رکن پارلیمنٹ مائیکل ما کے تبصروں کا جواب دیتے ہوئے، کارنی نے 30 مارچ کو میڈیا کو بتایا کہ کینیڈا "جبری مشقت اور چائلڈ لیبر کے مسائل کو ناقابل یقین حد تک سنجیدگی سے لیتا ہے۔" لیکن جب براہ راست پوچھا گیا کہ کیا چین میں جبری مشقت موجود ہے، کارنی نے کہا کہ "چین کے ایسے حصے ہیں جو زیادہ خطرہ ہیں۔" کارنی کے ریمارکس چین کی سپلائی چینز میں اویغور اور دیگر ترک مسلمانوں پر مشتمل ریاست کی طرف سے مسلط جبری مشقت کی وسیع اور مستقل دستاویزات کو نظرانداز کرتے ہیں، بشمول کپاس، آٹوموٹو، شمسی اور اہم معدنیات۔ اقوام متحدہ، ہیومن رائٹس واچ، اور دیگر کئی سالوں سے سنکیانگ کے علاقے میں چینی حکام کی طرف سے انسانیت کے خلاف جرائم کے بارے میں رپورٹ کر رہے ہیں۔ کارنی کے تبصرے سنکیانگ میں جبری مشقت پر تشویش کا اظہار کرنے والے کینیڈا کی حکومت کے ماضی کے بیانات سے بھی ہٹ جاتے ہیں۔ جنوری 2021 میں، کینیڈا کی عالمی امور کی وزارت نے وہاں جبری مشقت کے خطرات سے متعلق کاروباری اداروں کو ایک مشاورتی انتباہ جاری کیا۔ اپنے تبصروں میں، کارنی نے یہ بھی کہا کہ "کینیڈا میں بچوں اور جبری مشقت کے سلسلے میں سب سے زیادہ سخت مصروفیات ہیں۔" کارنی کی حکومت، تاہم، اب تک جبری مشقت کے ساتھ تیار کردہ مصنوعات کو مسدود کرنے والی قانون سازی کو مناسب طریقے سے نافذ کرنے میں ناکام رہی ہے اور اس نے یورپی یونین میں قانون سازی کے حصے کے طور پر بنائے گئے مجوزہ سپلائی چین ڈیو ڈیلیجنس قانون پر عمل نہیں کیا ہے۔ کینیڈا کی جبری مشقت کی درآمد پر پابندیوں میں یہ قیاس بھی شامل نہیں ہے کہ سنکیانگ میں پیدا ہونے والی مصنوعات جبری مشقت سے منسلک ہیں اور انہیں درآمد نہیں کیا جا سکتا، یہ ریاست ہائے متحدہ کے ایغور جبری مشقت کی روک تھام کے قانون کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ امریکی حکام نے گزشتہ ماہ کینیڈا سمیت 60 ممالک میں جبری مشقت کی درآمدی پابندیوں کے اثر کی تحقیقات کا اعلان کیا تھا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی کینیڈا کے خلاف کھلی دشمنی کے پیش نظر، کارنی نے کینیڈا کی تجارتی شراکت داری کو متنوع بنانے کے لیے کینیڈا-چین تعلقات کو مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن چین کی طرف کسی بھی محور کو انسانی حقوق کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔ بصورت دیگر، کینیڈا کو "کم حقوق" کی معیشت میں سہولت فراہم کرنے کا خطرہ ہے جو کینیڈین مینوفیکچررز اور صارفین کے لیے معاشی، سیکورٹی اور گورننس کے خطرات کو بڑھاتا ہے۔ جیسا کہ وزیر اعظم کارنی ایک کثیر قطبی دنیا میں کینیڈا کو آگے لے جا رہے ہیں، انہیں یہ واضح کرنا چاہیے کہ کینیڈا کی خارجہ اور تجارتی پالیسی انسانی حقوق پر مبنی ہوگی۔

بنگلہ دیش میں خسرہ کی وبا، بچوں کی ہلاکتوں میں اضافہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں خسرہ کی وبا شدت اختیار کر گئی ہے جس کے باعث بچوں کی اموات میں تشویشناک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جبکہ حکومت نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے ہنگامی سطح پر ویکسینیشن مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق رواں سال اب تک کم از کم 38 بچوں کی ہلاکت خسرہ اور اس سے جڑی پیچیدگیوں کے باعث ہو چکی ہے، جبکہ ملک بھر میں 600 سے زائد کیسز رپورٹ کیے گئے ہیں۔ یہ وبا دارالحکومت ڈھاکہ سمیت میمن سنگھ، راجشاہی، پبنا اور دیگر علاقوں میں تیزی سے پھیل رہی ہے، جس سے صحت کا نظام دباؤ کا شکار ہو رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق خسرہ ایک انتہائی متعدی بیماری ہے جو خاص طور پر ان بچوں کو متاثر کرتی ہے جنہیں مکمل ویکسین نہیں لگائی گئی۔ اس وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے کم از کم 95 فیصد آبادی کا ویکسینیٹ ہونا ضروری ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ حالیہ وبا کی ایک بڑی وجہ ویکسینیشن میں کمی اور تاخیر ہے، جس کے باعث کئی بچے اس مہلک بیماری کے سامنے غیر محفوظ ہو گئے۔ ادھر صحت کے حکام نے والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بروقت ویکسینیشن یقینی بنائیں اور خسرہ کی علامات ظاہر ہونے کی صورت میں فوری طبی امداد حاصل کریں۔

پاکستانی حملوں سے ۲۷ ہزار خاندان بے گھر ہوئے ہیں

کابل: فروری کے اواخر میں پاکستانی حملے شروع ہونے کے بعد سے 27,000 سے زائد خاندان افغانستان میں بے گھر ہو چکے ہیں، طالبان کے وزیر اقتصادیات دین محمد حنیف نے جمعرات کو کہا، کیونکہ سرحد پار لڑائی جاری ہے اور سفارتی کوششوں میں فوری طور پر بہت کم پیش رفت دکھائی دیتی ہے۔ حنیف نے کہا کہ 26 فروری سے شروع ہونے والی کشیدگی کے بعد سے نو صوبوں-نورستان، کنڑ، ننگرہار، لغمان، پکتیا، خوست، پکتیکا، زابل اور قندھار میں 344,27 خاندانوں کو ان کے گھروں سے مجبور کیا گیا ہے۔ کابل میں اقوام متحدہ کی ایجنسیوں اور امدادی تنظیموں کے ساتھ رابطہ کاری کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، حنیف نے بے گھر خاندانوں کے لیے فوری امداد کا مطالبہ کیا، جن میں سے بہت سے لوگ جاری گولہ باری اور فضائی حملوں سے فرار ہو گئے ہیں۔ نقل مکانی کی لہر اس وقت سامنے آئی ہے جب طالبان اور پاکستان کے درمیان جھڑپیں اپنے چھٹے ہفتے میں داخل ہو رہی ہیں، جن میں سرحد پار سے توپ خانے کی فائرنگ اور فضائی حملے جاری ہیں۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ مشرقی افغانستان میں لڑائی کے پہلے دو ہفتوں میں 76 سے زائد شہری مارے گئے۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ سرحدی جھڑپوں سے ملک میں 110,000 سے زیادہ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ کچھ واقعات نے تشویش میں اضافہ کیا ہے۔ طالبان نے کہا ہے کہ اس کشیدگی میں اس سے قبل ایک پاکستانی حملہ کابل میں ایک بحالی مرکز کو نشانہ بنایا گیا تھا، جس میں شہری ہلاکتیں ہوئیں۔ پاکستان نے اس اکاؤنٹ کی تصدیق نہیں کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی کارروائیوں کا مقصد عسکریت پسندوں کے بنیادی ڈھانچے پر ہے۔ پاکستان نے تحریک طالبان پاکستان سمیت مسلح گروپوں پر افغانستان کی سرزمین سے کارروائیاں کرنے کا الزام لگایا ہے۔ طالبان اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ افغانستان کی سرزمین دوسرے ممالک کے خلاف حملوں کے لیے استعمال نہیں ہوتی۔ عید کی تعطیلات کے دوران جنگ بندی کے دوران لڑائی میں ایک مختصر وقفہ قلیل مدتی ثابت ہوا، جنگ بندی ختم ہونے کے فوراً بعد دوبارہ جنگ شروع ہو گئی۔ چین میں کشیدگی کو کم کرنے کے لیے سفارتی کوششیں جاری ہیں، جہاں طالبان اور پاکستان کے وفود ارمچی میں ملاقات کر رہے ہیں۔ جمعرات کو مذاکرات کا دوسرا دن تھا۔

چین، پاکستان اور ایران امن منصوبہ: الفاظ زیادہ، عملی وابستگی کم: تجزیہ

ایران جنگ کے خاتمے کیلیے پیش کیے گئے امن منصوبے کو ماہرین نے "الفاظ پر مبنی مگر عملی وابستگی سے خالی" قرار دیا

اسلام آباد، بیجنگ: چین اور پاکستان کی جانب سے ایران جنگ کے خاتمے کے لیے پیش کیے گئے امن منصوبے کو ماہرین نے "الفاظ پر مبنی مگر عملی وابستگی سے خالی" قرار دیا ہے، جس سے اس کی مؤثریت پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اس منصوبے میں فوری جنگ بندی، مذاکرات کے آغاز، شہری انفراسٹرکچر کے تحفظ اور آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کی بحالی جیسے نکات شامل ہیں، تاہم اس میں کسی بھی فریق کی جانب سے واضح عملدرآمد یا ٹھوس وعدوں کا فقدان ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ منصوبہ زیادہ تر سفارتی زبان اور عمومی اصولوں پر مبنی ہے، جس کا مقصد چین کو ایک ذمہ دار اور "امن پسند" عالمی طاقت کے طور پر پیش کرنا ہے، نہ کہ فوری حل فراہم کرنا۔ مزید یہ کہ اس تجویز میں نہ تو امریکہ اور ایران جیسے مرکزی فریقین کی واضح رضامندی شامل ہے اور نہ ہی کسی قسم کا فریم ورک دیا گیا ہے جس کے تحت جنگ بندی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اسی وجہ سے اسے عملی پیش رفت کے بجائے ایک علامتی اقدام سمجھا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان نے خود کو ایک ممکنہ ثالث کے طور پر پیش کیا ہے، لیکن اس کے پاس اتنا اثر و رسوخ نہیں کہ وہ فریقین کو مذاکرات کی میز پر لا سکے یا کسی معاہدے کی ضمانت دے سکے۔ اسی طرح چین بھی اگرچہ سفارتی سطح پر متحرک نظر آ رہا ہے، لیکن اس نے اب تک کوئی ایسا عملی اقدام نہیں اٹھایا جو جنگ کو روکنے یا فریقین پر دباؤ ڈالنے میں مؤثر ثابت ہو۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ موجودہ منصوبہ زیادہ تر بیانیہ سازی کا حصہ ہے، جس کے ذریعے چین اور پاکستان عالمی سطح پر اپنی سفارتی حیثیت کو اجاگر کرنا چاہتے ہیں، جبکہ زمینی حقائق پر اس کا فوری اثر محدود ہے۔ دوسری جانب ایران جنگ مسلسل شدت اختیار کر رہی ہے اور مختلف عالمی طاقتوں کی الگ الگ تجاویز کے باوجود کوئی جامع اور قابل عمل حل سامنے نہیں آ سکا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ سفارتی کوششیں ابھی ابتدائی اور غیر مربوط ہیں۔ ماہرین کے مطابق جب تک اس قسم کے منصوبوں کے ساتھ واضح سیاسی عزم، عملی اقدامات اور تمام فریقین کی شمولیت نہ ہو، تب تک یہ تجاویز محض بیانات تک محدود رہیں گی اور خطے میں امن کا قیام ایک بڑا چیلنج ہی بنا رہے گا۔

چین کا متنازعہ نیا نسلی قانون۔ جبری انضمام کو قانونی حیثیت دینے کا الزام

چینی حکام کی جانب سے تبتی خانقاہ پر سخت پابندیاں۔ یادگاری تقریبات کے دوران سیکیورٹی سخت

بیجنگ: چین کی جانب سے منظور کیے گئے نئے "نسلی اتحاد اور ترقی" کے قانون پر عالمی سطح پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے، جبکہ ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ قانون درحقیقت اقلیتی ثقافتوں کے "جبری انضمام" کو قانونی جواز فراہم کرتا ہے۔ یہ قانون مارچ 2026 میں چین کی قومی عوامی کانگریس (NPC) سے منظور ہوا اور یکم جولائی 2026 سے نافذ العمل ہوگا، جس کا مقصد بظاہر قومی یکجہتی اور ترقی کو فروغ دینا بتایا گیا ہے۔ تاہم تجزیہ کاروں کے مطابق اس قانون کے تحت "قومی اتحاد" کے نام پر ایک مشترکہ چینی شناخت کو فروغ دیا جا رہا ہے، جس میں اقلیتی شناختوں کو پس منظر میں دھکیلنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ قانون صدر شی جن پنگ کی پالیسیوں کو قانونی شکل دیتا ہے، جن کا مقصد مختلف نسلی گروہوں کو ایک مرکزی قومی شناخت میں ضم کرنا ہے، جس میں ہان چینی ثقافت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس قانون کے تحت اقلیتوں سے نہ صرف ریاست بلکہ حکمران جماعت کے ساتھ وفاداری کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، اور اس عمل کو "اتحاد" کے نام پر پیش کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں، قانون میں مینڈارن زبان کے فروغ، حب الوطنی کی تعلیم اور مختلف نسلی گروہوں کے درمیان انضمام کو بڑھانے پر زور دیا گیا ہے، جسے ماہرین ثقافتی تنوع کے لیے خطرہ قرار دے رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ قانون تبت، سنکیانگ اور اندرونی منگولیا جیسے علاقوں میں پہلے سے جاری پالیسیوں کو مزید مضبوط کرے گا، جہاں مقامی زبان، مذہب اور ثقافت پر پابندیوں کے الزامات پہلے ہی سامنے آ چکے ہیں۔ دوسری جانب چینی حکام کا مؤقف ہے کہ یہ قانون تمام نسلی گروہوں کے درمیان ہم آہنگی، ترقی اور مساوات کو فروغ دینے کے لیے بنایا گیا ہے اور اس کا مقصد قومی استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ قانون چین کی نسلی پالیسی میں ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے، جہاں ماضی کے محدود خودمختاری کے ماڈل سے ہٹ کر ایک مرکزی، یکساں قومی شناخت کو ترجیح دی جا رہی ہے، جس کے دوررس اثرات نہ صرف ملک کے اندر بلکہ عالمی سطح پر بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ چین نے تبتی بدھ مت کے رہنما ٹلکو ہنگکار دورجے رنپوچے کی یاد میں ہونے والی تقریبات کے دوران لونگنگن خانقاہ کے گرد سیکیورٹی سخت کرتے ہوئے متعدد پابندیاں عائد کر دی ہیں، جس پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، 27 سے 30 مارچ کے درمیان ہونے والی مذہبی رسومات کے دوران چینی پولیس اور سیکیورٹی اہلکاروں کی بھاری نفری نے خانقاہ کو گھیرے میں لے لیا اور مقامی افراد اور راہبوں کی نقل و حرکت کو سختی سے محدود کر دیا۔ ذرائع کے مطابق، حکام نے خانقاہ میں ہونے والی سرگرمیوں پر کڑی نگرانی رکھی اور راہبوں و مقامی افراد کو ہدایت دی کہ وہ تقریبات سے متعلق تصاویر یا ویڈیوز سوشل میڈیا یا کسی بھی پلیٹ فارم پر شیئر نہ کریں۔ مزید برآں، تقریب کے آغاز پر یادگاری بینرز اور انگریزی زبان میں لکھی گئی مذہبی تحریروں کو بھی ہٹانے کے احکامات جاری کیے گئے، جسے مقامی سطح پر مداخلت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق، ایک راہب کو بغیر کسی وضاحت کے حراست میں لیا گیا اور بعد ازاں مبینہ طور پر بدسلوکی کے بعد رہا کیا گیا، تاہم اسے دوبارہ حکام کے سامنے پیش ہونے کا حکم دیا گیا۔ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ ان اقدامات کے باعث علاقے میں خوف و ہراس کی فضا پیدا ہو گئی ہے، جبکہ ماہرین اسے تبت میں مذہبی سرگرمیوں اور شناخت پر بڑھتے ہوئے کنٹرول کا حصہ قرار دے رہے ہیں۔

پاکستان میں ایلیٹ فورس کا برطرف

اہلکار انسانی اسمگلنگ کے الزام میں گرفتار

گجرات (پاکستان): وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) نے ایف آئی اے کی ریڈ بک پر ایک انتہائی مطلوب انسانی سمگلر کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو جون 2023 میں یونان میں کشتی الٹنے میں ملوث ایلیٹ فورس کا سابق پولیس اہلکار تھا۔ گرفتار اسمگلر نے اس سے قبل جنوری 2026 میں کریانوالہ پولیس کی حدود کے گاؤں ماجرا شالی میں ایک چھاپے کے دوران ایف آئی اے کی ٹیم پر مزاحمت اور حملہ کیا تھا اور پولیس کی جانب سے اس کے خلاف اقدام قتل اور دیگر الزامات کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ایف آئی اے کے ایک سینئر اہلکار نے پاکستانی اخبار ڈان کو بتایا کہ انتہائی مطلوب انسانی سمگلر وقاص علی عرف وقاص بٹ کو ایف آئی اے کمپوزٹ سرکل، گجرات نے گرفتار کیا۔ ملزم 2025 کی ریڈ بک پر ہے اور ایف آئی اے کے متعدد مقدمات میں ملوث اشتہاری بھی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ملزم کا براہ راست تعلق 2023 میں لیبیا کے جہاز کے حادثے سے تھا۔ اس نے ہر متاثرہ خاندان کو لیبیا سے غیر قانونی سمندری راستوں کے ذریعے یونان بھیجنے کا وعدہ کر کے تقریباً 30 لاکھ روپے بھتہ لیے۔ ملزم گجرات پولیس سے ایلیٹ فورس کا سابق کانسٹیبل (2023 میں ملازمت سے برطرف) بھی ہے اور مختلف مقدمات میں نامزد بھی ہے۔ اس سے قبل جنوری میں اسے گرفتار کرنے کی کوشش کے دوران، اس نے ایف آئی اے ٹیم کے خلاف مزاحمت کی اور اہلکاروں کو زخمی کیا، جس کے نتیجے میں پولیس سٹیشن کریانوالہ میں ایف آئی آر 26/01 کا اندراج ہوا۔ ادوسری جانب امیگریشن حکام نے بدھ کے روز ایک عمرہ زائرین کو سیالکوٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اس کے لیپ ٹاپ سے دو ہسپانوی شہریت کارڈ برآمد ہونے کے بعد آف لوڈ کر دیا۔ ایف آئی اے کے ایک اہلکار نے بتایا کہ محمد ابوبکر عمرہ کے لیے سعودی عرب جا رہے تھے۔ پوچھ گچھ پر وہ اپنے عمرہ کے حوالے سے تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ اس کے موبائل فون کی مکمل تلاشی لینے پر اس کے جدہ سے ترکی کے راستے یورپ تک جعلی دستاویز استعمال کرنے کے منصوبے کے بارے میں کچھ پیغامات ملے۔ ہاتھ سے لے جانے والے سامان کی تلاشی سے ایک لیپ ٹاپ ملا۔ مزید تلاشی کے نتیجے میں ایف آئی اے کو جعلی ہسپانوی ریزیڈنس کارڈ اور اسپین کے ہیلتھ کارڈ کی بازیابی پر مجبور کیا گیا۔ ایل ای ڈی کی پشت پر احتیاط سے چھپایا گیا تھا۔

ادارتی صفحہ

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔

سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔“

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

فلسطین کے بغیر کوئی معاہدہ نہیں، کوئی جنگ بندی نہیں، کوئی امن نہیں

وقت کا تقاضہ ہے کہ، اسلامی ممالک متحد ہوں، مستقل اور عملی اقدامات کریں، عالمی سطح پر مؤثر سفارتکاری کریں، اور سب سے بڑھ کر، یہ کہ فلسطین کا مسئلہ وقتی نہیں بلکہ مستقل ترجیح بنایا جائے۔ آج وقت ہے ایک واضح اعلان کا فلسطین کے بغیر کوئی معاہدہ نہیں، کوئی جنگ بندی نہیں، کوئی امن نہیں یہ جملہ اگر صرف ایران نہیں بلکہ تمام اسلامی ممالک کی مشترکہ آواز بن جائے، تو دنیا کی طاقت کا توازن بدل سکتا ہے۔ ہمیں خود سے ایک اہم سوال پوچھنا ہوگا: کیا ہم واقعی فلسطین کے ساتھ ہیں، یا صرف الفاظ میں؟ اکثر قراردادیں پاس ہو جاتی ہیں، مذمتی بیانات جاری ہو جاتے ہیں، مگر زمینی حقیقت نہیں بدلتی، یہ دوغلا پن اب مزید نہیں چل سکتا۔

محمد عبدالحلیم اطہر سہروردی

آج دنیا ایک بار پھر طاقت، سیاست اور مفادات کے تنازعات میں بری طرح الجھی ہوئی ہے۔ ایران اس وقت امریکہ اور اسرائیل کیخلاف نبرد آزما ہے اور دونوں ہی طرف تباہی کا بازار گرم ہے، جنگیں لڑی جا رہی ہیں، اتحاد بن رہے ہیں، شرائط طے ہو رہی ہیں، مگر ایک سوال ہے جو ہر ضمیر کو جھنجھوڑتا ہے، کیا فلسطین ان سب میں کہیں موجود بھی ہے؟ اگر نہیں، تو پھر یہ ساری سیاست، یہ ساری جنگیں، یہ ساری حکمتِ عملیاں کس کے لیے ہیں؟ شہر گلبرگہ کے سرفہرست اکابرین میں نمایاں میرے مربی و خیر خواہ حضرت مولانا شریف احمد مظہری صدر جمعیت العلماء ضلع گلبرگہ و نائب صدر جمعیت العلماء ریاست کرناٹک، بانی و مہتمم مدرسہ اسلامیہ مظاہر العلوم گلبرگہ سے گذشتہ دنوں اس موضوع پر طویل تبادلہ خیال ہوا حضرت اس معاملہ پر بہت زیادہ فکر مند ہیں اور بڑے درد اور بے چینی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک فلسطین میں ظلم کو بند نہیں کیا جائیگا دنیا میں کہیں امن و سکون برقرار رہنا مشکل ہے۔ فلسطین کا مسئلہ محض ایک سیاسی تنازع نہیں بلکہ انسانی تاریخ کے بڑے المیوں میں سے ایک بن چکا ہے۔ گزشتہ دو برسوں میں غزہ اور دیگر فلسطینی علاقوں میں جو کچھ ہوا، وہ صرف جنگ نہیں بلکہ ایک ایسی انسانی تباہی ہے جس نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑ دینا چاہیے تھا، مگر افسوس کہ دنیا کی بڑی طاقتیں اور بین الاقوامی ادارے اکثر بے بس یا خاموش دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سوال آج ہر باشعور انسان کے ذہن میں موجود ہے کہ آخر کیوں معصوم بچوں، خواتین اور نہتے شہریوں کے قتل عام پر مؤثر عالمی ردِعمل نظر نہیں آتا؟ اور کیا امتِ مسلمہ، خصوصاً ایران و عرب جیسے اثر و رسوخ رکھنے والے ممالک، اس مسئلے کو اپنی ترجیحات میں شامل کر کے کوئی تبدیلی لا سکتے ہیں؟ اقوامِ متحدہ اور عالمی اداروں کی رپورٹس کے مطابق، 2023 کے بعد سے اب تک لاکھوں فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں بڑی تعداد خواتین اور بچوں کی ہے، اقوام متحدہ کے مطابق تقریباً 70 فیصد ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچے شامل ہیں، یونیسف کے مطابق 50 ہزار سے زائد بچے یا تو شہید ہو چکے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں، صرف خواتین اور بچیوں کی ہلاکتوں کی تعداد 28 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، ایک رپورٹ کے مطابق ہر گھنٹے ایک بچہ قتل ہو رہا تھا، یہ اعداد و شمار کسی ایک واقعے کی نہیں بلکہ مسلسل جاری تباہی کی عکاسی کرتے ہیں۔ مزید برآں، لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں قحط جیسے حالات پیدا ہو چکے ہیں اسپتال، اسکول اور بنیادی ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے یہ صورتحال صرف جنگ نہیں بلکہ ایک مکمل انسانی بحران ہے۔ جنگوں میں عام طور پر فوجی ہدف ہوتے ہیں، مگر غزہ میں صورتحال اس کے برعکس ہے۔ متعدد فضائی حملوں میں صرف خواتین اور بچے ہی جاں بحق ہوئے، ہزاروں بچے یتیم ہو چکے ہیں اور ہزاروں خواتین بیوہ ہو چکی ہیں، یہ حقائق اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس تنازع میں سب سے زیادہ متاثر وہ طبقہ ہے جو سب سے زیادہ کمزور ہے۔

یہ حقیقی حقیقت ہیکہ آج فلسطین امت کا کھلا زخم بن گیا ہے فلسطین آج بھی جل رہا ہے۔ وہاں آج بھی بچے ملبے تلے دبے ہیں، مائیں آج بھی اپنے لختِ جگر کو دفن کر رہی ہیں، اور دنیا آج بھی خاموش ہی ہے۔ یہ محض ایک علاقائی تنازع نہیں، یہ امتِ مسلمہ کے ضمیر کا امتحان ہے۔ زمین کبھی کبھی اپنے اوپر بہنے والے خون کی بھی گواہی دیتی ہے۔ آسمان کبھی کبھی چیخوں کو اپنے دامن میں سمیٹ کر خاموش ہو جاتا ہے۔ اور تاریخ۔۔۔ وہ کبھی معاف نہیں کرتی۔ فلسطین آج صرف ایک خطہ نہیں، ایک دلخراش چیخ ہے، ایسی چیخ جو ماؤں کی گود سے اٹھتی ہے، یتیم بچوں کی آنکھوں سے ٹپکتی ہے، اور ملبے تلے دبے انسانوں

کی آخری سانسوں میں گونجتی ہے۔ گزشتہ دو برسوں میں غزہ کی گلیاں خون سے رنگین ہو چکی ہیں۔ وہ گلیاں جہاں کبھی بچے کھیلتے تھے، آج وہاں کفن بچھے ہیں۔ وہ گھر جہاں کبھی مائیں لوریاں دیتی تھیں، آج وہاں صرف ماتم ہے۔ یہ کیسی دنیا ہے۔۔۔۔؟ جہاں ایک معصوم بچہ اپنی ماں کی لاش کو ہلاتا ہے اور پوچھتا ہے: "امی، آپ اٹھ کیوں نہیں رہیں؟" فلسطین میں مرنے والے صرف انسان نہیں۔۔۔ وہ خواب تھے، مسکراہٹیں تھیں، امیدیں تھیں۔ وہ بچے جو ڈاکٹر بننا چاہتے تھے۔۔۔۔ وہ بچیاں جو استاد بننے کے خواب دیکھتی تھیں۔۔۔۔ وہ سب اب مٹی کے نیچے سو رہے ہیں۔ کیا کسی نے سوچا ہے؟ ایک بچہ جب بم کی آواز سنتا ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے؟ جب وہ اپنے باپ کو اپنے سامنے شہید ہوتا دیکھتا ہے تو اس کی روح کس طرح ٹوٹتی ہے؟ یہ صرف جسموں کا قتل نہیں۔۔۔۔ یہ پوری نسلوں کا قتل ہے۔ ایک ماں کے لیے اس سے بڑا دکھ کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ہی بچے کو دفن کرے؟ فلسطین میں مائیں اپنے بچوں کو سفید کفن میں لپیٹ کر نہیں بلکہ اپنے آنسوؤں میں لپیٹ کر دفن کر رہی ہیں۔ وہ مائیں جو کل تک اپنے بچوں کو سینے سے لگا کر سلاتی تھیں، آج وہی مائیں ملبے میں اپنے بچوں کے جسم تلاش کرتی پھرتی ہیں۔ اور دنیا۔۔۔۔؟ دنیا دیکھ رہی ہے۔ خاموش تماشائی: یہ وہ وقت ہے جب انسانیت کو بولنا چاہیے تھا۔۔۔ مگر دنیا خاموش ہے۔ عالمی ضمیر کہاں ہے؟ انسانی حقوق کے دعوے کرنے والے ادارے خاموش ہیں۔ امن کے نعرے لگانے والے ممالک خاموش ہیں۔ جمہوریت کے علمبردار خاموش ہیں۔ یہ خاموشی صرف خاموشی نہیں، یہ ایک جرم ہے۔ کیونکہ جب ظلم ہو اور آپ خاموش رہیں، تو آپ بھی اس ظلم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، اگر ایک حصہ زخمی ہو تو پورا جسم تڑپتا ہے۔ مگر آج فلسطین زخمی ہے، اور باقی جسم خاموش ہے۔ یہ کیسی بے حسی ہے؟ یہ کیسی تقسیم ہے؟ کیا ہماری غیرت سو چکی ہے؟ کیا ہمارے دل پتھر ہو چکے ہیں؟

آج وقت ہے ایک واضح اعلان کا فلسطین کے بغیر کوئی معاہدہ نہیں، کوئی جنگ بندی نہیں، کوئی امن نہیں یہ وقت تاریخ لکھنے کا ہے۔ یا تو ہم خاموش تماشائی بن کر رہ جائیں گے، یا ہم وہ نسل بنیں گے جس نے ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا۔ فلسطین آج ہمیں پکار رہا ہے۔ سوال یہ نہیں کہ وہ کتنے مظلوم ہیں، سوال یہ ہے کہ ہم کتنے زندہ ہیں۔ کیا ہم جواب دیں گے؟ آج وقت ہے کہ صرف بیانات نہیں، فیصلے کیے جائیں۔ اگر واقعی کوئی طاقت خود کو مظلوموں کا حامی سمجھتی ہے، تو اسے فلسطین کو اپنی ترجیحات میں سب سے اوپر رکھنا ہوگا۔ اگر ایران یا کوئی بھی مسلم ملک اپنے سیاسی یا جنگی فیصلوں میں فلسطین کے امن کو شرط بنا لے تو شاید دنیا کو جھکنا پڑے۔ شاید وہ آواز جو آج دبائی جا رہی ہے، کل گونج بن جائے۔ ایران خطے میں ایک اہم طاقت ہے اور فلسطین کے معاملے پر اس کا مؤقف دیگر اسلامی ممالک سے زیادہ واضح رہا ہے۔ اگر ایران، اپنی خارجہ پالیسی میں فلسطین کو مرکزی شرط بنائے جنگ یا مذاکرات میں فلسطین کے لیے امن کا مطالبہ کرے تو اس کے ممکنہ اثرات ہو سکتے ہیں، تاکہ عالمی توجہ دوبارہ فلسطین کی طرف مبذول ہو دیگر اسلامی ممالک بھی اس مطالبے کی حمایت کریں، ایک مشترکہ اسلامی بلاک تشکیل پائے، اگر ایران یا دیگر مسلم ممالک اپنی شرائط میں فلسطین کے امن کو شامل کریں تو اس سے مثبت اثر پڑ سکتا ہے، اور اللہ کی مدد بھی آسکتی ہے۔ بین الاقوامی سیاست میں جب کئی ممالک کسی ایک مسئلے پر متحد ہو کر دباؤ ڈالتے ہیں، تو اس سے عالمی توجہ بڑھتی ہے اور بعض اوقات عملی نتائج بھی نکلتے ہیں۔ اگر پوری اسلامی دنیا ایک واضح، مشترکہ اور مستقل مؤقف اختیار کرے، تو یقیناً فلسطین کے مسئلے کو نظر انداز کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، ظلم کے خلاف کھڑا ہونا، اتحاد اور اخوت قائم کرنا، عدل اور انصاف پر قائم رہنا، اپنی کمزوریوں اور اختلافات کو دور کرنا اور ظلم کے خلاف کھڑا ہونا ایک دینی فریضہ ہے، اتحاد، عدل اور اخلاص کامیابی کی بنیاد ہیں، اگر امتِ مسلمہ ظلم کے خلاف متحد ہو عملی اقدامات کرے اپنے اختلافات ختم کرے، تو یہ نہ صرف سیاسی بلکہ روحانی طور پر بھی مثبت نتائج لا سکتا ہے۔ ہم اکثر کہتے ہیں: "اللہ مدد کرے گا" مگر کیا ہم نے سوچا؟ اللہ کی مدد کن کے ساتھ ہوتی ہے؟ وہ جو مظلوم کے ساتھ کھڑے ہوں، وہ جو حق کے لیے آواز اٹھائیں، وہ جو متحد ہوں، اگر ہم خود خاموش رہیں، تو کیا ہم مدد کے مستحق ہیں؟ یہ وقت ہے جاگنے کا، یہ وقت ہے کہ، ہم بولیں ہم لکھیں ہم کھڑے ہوں، یہ وقت ہے کہ ہم اپنے ضمیر کو جگائیں۔ کیونکہ اگر آج ہم خاموش رہے، تو کل ہمارے اپنے بچے ہم سے پوچھیں گے: "جب فلسطین جل رہا تھا، آپ کیا کر رہے تھے؟" تاریخ ہمیں ایک اصول سکھاتی ہے: اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہوتی ہے جو خود کھڑے ہوتے ہیں۔ جو ظلم کے خلاف ڈٹ جائیں جو سچ کو ترجیح دیں، جو اپنے اختلافات کو پسِ پشت ڈال دیں اگر امتِ مسلمہ واقعی فلسطین کو اپنی ترجیح بنا لے، تو یہ صرف سیاسی نہیں بلکہ روحانی تبدیلی بھی ہوگی۔

وقت کا تقاضہ ہے کہ، اسلامی ممالک متحد ہوں، مستقل اور عملی اقدامات کریں، عالمی سطح پر مؤثر سفارتکاری کریں، اور سب سے بڑھ کر، یہ کہ فلسطین کا مسئلہ وقتی نہیں بلکہ مستقل ترجیح بنایا جائے۔ آج وقت ہے ایک واضح اعلان کا فلسطین کے بغیر کوئی معاہدہ نہیں، کوئی جنگ بندی نہیں، کوئی امن نہیں یہ جملہ اگر صرف ایران نہیں بلکہ تمام اسلامی ممالک کی مشترکہ آواز بن جائے، تو دنیا کی طاقت کا توازن بدل سکتا ہے۔ ہمیں خود سے ایک اہم سوال پوچھنا ہوگا: کیا ہم واقعی فلسطین کے ساتھ ہیں، یا صرف الفاظ میں؟ اکثر قراردادیں پاس ہو جاتی ہیں، مذمتی بیانات جاری ہو جاتے ہیں، مگر زمینی حقیقت نہیں بدلتی، یہ دوغلا پن اب مزید نہیں چل سکتا۔ آج اگر ایران یا کوئی بھی مسلم ملک واقعی اپنے آپ کو مظلوموں کا حامی سمجھتا ہے، تو اسے ایک جراتمند فیصلہ کرنا ہوگا، کوئی بھی جنگ، کوئی بھی مذاکرات، کوئی بھی معاہدہ، فلسطین کے بغیر نہیں ہوگا۔ اگر جنگ بندی ہو تو فلسطین کے تحفظ کے ساتھ، اگر مذاکرات ہوں تو فلسطین کے حق کے ساتھ، اگر اتحاد بنیں تو فلسطین کی آزادی کے ساتھ، یہی وہ اصول ہے جو پوری دنیا کو ایک واضح پیغام دے سکتا ہے کہ امتِ مسلمہ اب بکھری ہوئی نہیں بلکہ ایک مظبوط مؤقف رکھتی ہے۔ اگر تمام اسلامی ممالک ایک ہی مطالبہ کریں، تو عالمی طاقتوں کے لیے اسے نظر انداز کرنا مشکل ہو جائے گا۔ لیکن یہاں ایک اہم حقیقت بھی ہے کہ صرف مطالبہ کرنا کافی نہیں ہوتا، بلکہ اس کے ساتھ عملی حکمتِ عملی، سفارتی مہارت، اور بین الاقوامی حمایت بھی ضروری ہوتی ہے۔ اس وقت فلسطین وہ واحد مسئلہ ہے جو پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر لا سکتا ہے، اگر اسے سنجیدگی سے لیا جائے۔ عالمِ اسلام کی مجموعی آبادی اور وسائل کو دیکھتے ہوئے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ فلسطین کے مسئلے پر مضبوط اور متحد موقف اپنائے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ، اکثر اسلامی ممالک صرف بیانات تک محدود ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۴/اپریل۔۲۰۲۶

بی جے پی کے انتخابی جھانسے

ملک کی چار ریاستوں اور ایک مرکزی زیر انتظام علاقہ میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ انتخابی عمل کا آغاز ہو چکا ہے۔ ہر سیاسی جماعت کی جانب سے زبردست سرگرمیوں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ امیدواروں کا اعلان ہو چکا ہے۔ امیدواروں نے اپنے پرچہ جات نامزدگی داخل کر دئے ہیں۔ ہر جماعت کی جانب سے انتخابی مہم کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔ انتخابی منشور جاری کئے جا رہے ہیں۔ عوام سے مختلف وعدے کئے جا رہے ہیں۔ ان کی تائید اور ان کے ووٹ حاصل کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جا رہی ہے۔ بی جے پی کی جانب سے انتخابی وعدوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور کئی وعدے کرتے ہوئے عوام کے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بی جے پی کی جانب سے حسب روایت حالات کو دیکھتے ہوئے فرقہ وارانہ نوعیت کے مسائل کو ہوا دی جا رہی ہے اور ایسے مسائل کو اٹھانے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جن کا راست ترقیاتی امور سے اور عوام کے روزمرہ کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بی جے پی صرف مذہبی منافرت پھیلاتے ہوئے انتخابی کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ بی جے پی کی جانب سے انتخابی منشور بھی ہر ریاست کیلئے جاری کیا جا رہا ہے اور ہر ریاست میں الگ الگ وعدے کئے جا رہے ہیں۔ ایک طرح سے ہر ریاست میں عوام کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جا رہی ہے۔ مغربی بنگال میں بی جے پی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دراندازوں کی نشاندہی کرے گی اور ملک کی جو سرحدات ہیں ان کی 45 دن کے اندر فینسنگ کر دی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ سرحدات کی فینسنگ اور نگہبانی مرکزی حکومت کا ذمہ ہے تو 12 سال کے اقتدار میں بی جے پی حکومت نے یہ فینسنگ کیوں نہیں۔ اب بنگال اسمبلی انتخابات کو نظر میں رکھتے ہوئے عوام سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ جو کام محض ڈیڑھ مہینے میں ہو سکتا ہے بی جے پی نے 12 سال اقتدار میں رہتے ہوئے انجام نہیں دیا۔ اس سے بی جے پی کی سرحات کے تعلق سے لاپرواہی کا پتہ چلتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ بی جے پی انتخابی فائدہ اٹھانے یہ مسئلہ اچھال رہی ہے۔ بی جے پی نے جہاں بنگال میں سرحدات کی فینسنگ کا وعدہ کیا ہے وہیں آسام میں عوام سے یہ وعدہ کیا جا رہا ہے کہ ریاست میں یکساں سیول کوڈ نافذ کیا جائے گا۔ یکساں سیول کوڈ کا جہاں تک سوال ہے تو یہ مرکزی حکومت کا ذمہ ہے۔ ملک کی بیشتر ریاستوں میں بی جے پی اقتدار میں ہے۔ کئی ریاستوں کی اسمبلیوں میں یکساں سیول کوڈ کے نفاذ کے تعلق سے قرارداد منظور کی گئی ہے۔ مرکزی حکومت نے تا حال اس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ یہاں بھی یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ 12 سال سے مرکز میں برسر اقتدار رہنے کے باوجود بی جے پی نے ملک بھر میں یکساں سیول کوڈ کے نفاذ پر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس معاملے میں بھی بی جے پی سیول کوڈ پر نفاذ سے زیادہ سیاست کرنے اور انتخابی فائدہ حاصل کرنے میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک گیر سطح پر فیصلہ کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے اور ریاستی سطح پر انتخابی فائدہ حاصل کرنے کیلئے اس کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے میں بھی بی جے پی ایک طرح سے آسام کے عوام کو جھانسہ ہی دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ بی جے پی نے تا حال اس مسئہ پر یا پھر اپنی جانب سے ماضی میں مختلف ریاستوں میں کئے گئے انتخابی وعدوں پر سنجیدگی کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہی ہے اور اس نے صرف عوام کو جھانسہ ہی دیا ہے۔ اس بار کے اسمبلی انتخابات میں بھی یہی کچھ طریقہ کار اختیار کیا جا رہا ہے۔ آسام ہو یا پھر مغربی بنگال ہو یہاں کے عوام کو بی جے پی کے جھانسہ میں آنے سے گریز کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کیرالا میں بی جے پی نے وعدہ کیا ہے کہ ہر سال اونم اور کرسمس کے موقع پر عوام کو دو گیس سلینڈرس مفت سربراہ کئے جائیں گے۔ بی جے پی نے دہلی میں سالانہ پانچ سلینڈرس مفت فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہاں اقتدار حاصل کئے اسے ایک سال ہو چکا ہے تاہم ابھی تک کوئی سلینڈر مفت سربراہ نہیں کیا گیا ہے۔ جہاں اقتدار ہے وہاں تو یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا بلکہ کیرالا میں نیا وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اس وعدہ میں بھی جھانسہ ہے اور ساتھ ہی فرقہ وارانہ تعصب بھی ہے۔ محض اونم اور کرسمس کا وعدہ کیا گیا ہے اور مسلم تہواروں اور عیدوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بی جے پی کے اس جھانسہ سے تمام ووٹرس کو چوکس رہنا چاہئے۔

روزنامہ ”ممبئی رابطہ“ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

سبرام پور میں تحفظ ایمان و عمل کانفرنس کا کامیاب اختتام

جامعہ نوریہ گلشن زہرا سبرام پور، تھانہ چکلیہ، ضلع اتر دیناج پور مغربی بنگال میں 31 مارچ 2026ء بروز منگل منعقد پروگرام بنام، ،تحفظ ایمان و عمل کانفرنس، ، بہت کامیاب رہا۔ جس کی صدارت مفکر اسلام، خلیفہ تاج الشریعہ حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد مجاہد الاسلام صاحب نوری، بانی جامعہ نوریہ گلشن زہرا سبرام پور، اور قیادت خلیفہ تاج الشریعہ حضرت علامہ و مولانا حافظ و قاری محمد اختر رضا صاحب نوری فرما رہے تھے۔ مذکورہ پروگرام میں ملک کے اکابر علما و مشائخ تشریف لائے۔ بالخصوص شہزادہ و جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد عسجد رضا خان قادری رضوی کی آمد ہوئی۔ آپ کی تشریف آوری سے علاقے میں ایک خوبصورت ماحول بن گیا۔ حضور قائد ملت نے اس موقع پر کئی معزز علمائے کرام کو خلافت سے نوازا۔ جن کے اسماء یہ ہیں۔ فقیہ عصر، قاضیٔ اتر دیناج پور حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار علی صاحب رشیدی مصباحی، بانی جامعہ فاطمۃ الزہرا پران نگر راسا کھوا، حضرت علامہ و مولانا محمد عمران رضا صاحب مصباحی، مدرس جامعہ نوریہ گلشن زہرا سبرام پور، حضرت مولانا محمد صفدر رضا صاحب علیمی، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب نوری، حضرت مولانا محمد راہی رضا نعیمی، حضرت مولانا فہیم مصباحی، حضرت مولانا محمد افسر عالم مصباحی، اساتذۂ جامعہ نوریہ گلشن زہرا سبرام پور۔ حضور قائد ملت کے تمام خلفاء کو بہت بہت مبارکباد۔

شخصیت کی پوجا، کہیں کیرلم کا یہ قلعہ منہدم نہ کر دے

یہ انتخاب مستقل مزاجی کو لے کر کم اور اس بارے میں زیادہ ہے کہ کیا کیرلم اقتدار کا ایسا ماڈل قبول کرنے کو تیار ہے، جس کی ہمیشہ بایاں محاذ مخالفت کرتی رہی ہے۔ ایشیا کے بہترین رینگنے والے جانوروں کے محفوظ علاقوں میں سے ایک 'پراسینکڈ اوو اسنیک پارک' سے دھواں اسی وقت اٹھ چکا تھا، جب پینارائی وجین کیرلم کی سب سے طاقتور سیاسی شخصیت نہیں بنے تھے۔ 1980 کی دہائی کے آخر میں، اپنے سیاسی گرو (استاد) سے حریف بنے ایم وی راگھون سے ملی انتخابی شکست کے بعد، کنور میں سی پی ایم کارکنوں نے غصہ مخالفین پر نہیں بلکہ اس اسنیک پارک پر نکالا، جس کا منتظم راگھون سے جڑا ٹرسٹ تھا۔ راگھون کانگریس کی قیادت والے یو ڈی ایف میں شامل ہو کر پارٹی کے اپنے ہی قلعہ میں اسے چیلنج دے رہے تھے۔ اس کے بعد جو ہوا وہ خوفناک تھا۔ باڑوں میں آگ لگ گئی۔ کنگ کوبرا اور نایاب نسل کے سانپ زندہ جل گئے۔ درختوں سے پرندے گرنے لگے۔ جان بچا کر بھاگتے بندر اور چھوٹے جانور بھی شکار بن گئے۔ یہ ہولناک منظر گھنٹوں تک جاری رہا۔ اس وقت وجین کنور کے سب سے طاقتور ضلعی سکریٹری تھے۔ پارٹی کو اس واقعہ سے الگ رکھنے کے بجائے انہوں نے نیوٹن کے تیسرے قانون کا حوالہ دیا اور تشدد کو ایک 'برابر اور مخالف ردِعمل' قرار دے دیا۔

یہ اس سیاسی فہم کی ایک جھلک تھی جسے بہتر انداز میں معلوم تھا کہ کس طرح کے ردِعمل میں ہر حد پار کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ اب جب کیرلم 9 اپریل کو ہونے والے اسمبلی انتخابات کی طرف بڑھ رہا ہے، وجین محض کنور میں اپنے آبائی حلقہ دھرمدم سے مسلسل تیسری بار انتخاب نہیں لڑ رہے۔ حکمراں 'لیفٹ ڈیموکریٹک فرنٹ' (ایل ڈی ایف) کے مرکزی مہم کار کے طور پر وہ ووٹرس سے اپنے گزشتہ 10 سالہ دور حکومت کو جائز قرار دینے کی اپیل کر رہے ہیں، ایک ایسا دور حکومت جس نے بتدریج ان جمہوری اور نظریاتی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے، جن پر کبھی ہندوستانی 'بائیں بازو' کھڑا نظر آتا تھا۔ ایل ڈی ایف کے اندرونی و بیرونی ناقدین کا ماننا ہے کہ جو شروعات ایک مستحکم انتظامیہ کے وعدے سے ہوئی تھی، وہ ایک ایسے سخت کنٹرول والے سیاسی نظام میں تبدیل ہو چکی ہے، جو محض ایک لیڈر پر مرکوز ہے۔ اس لیے یہ انتخاب تسلسل کے بارے میں کم، اس بات کے بارے میں زیادہ ہے کہ کیا کیرلم اقتدار کے ایسے ماڈل کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے، جس کی مخالفت کا بائیں بازو کا اپنا ہی تاریخی پس منظر رہا ہے۔ ایک ایسا ماڈل جو نریندر مودی کے اقتدار والے مرکزی ڈھانچوں سے زیادہ مختلف نہیں رہ گیا ہے۔

اسلام کا معاشرتی نظام بھی انسانیت کے لیے ایک بڑی نعمت ہے۔ یہ انسانوں کے درمیان تعلقات کو محبت، احترام اور ذمہ داری کی بنیاد پر استوار کرتا ہے۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی، پڑوسیوں کا خیال اور کمزوروں کی مددبی یہ سب ایسے اصول ہیں جو ایک پرامن اور متوازن معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ انسان اکیلا نہیں بلکہ ایک وسیع برادری کا حصہ ہے، اور اس کی کامیابی دوسروں کی بھلائی سے جڑی ہوئی ہے۔ معاشی میدان میں بھی اسلام ایک منصفانہ اور متوازن نظام پیش کرتا ہے۔ یہ دولت کے ارتکاز کو محدود کرتا ہے اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔

اسلام: انسانیت کے لیے ایک عظیم الٰہی نعمت

ایف اے مجیب

کائنات مقصد کے تحت بنائی گئی اور انسان کو مادی و روحانی رہنمائی دی گئی۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو توازن، انصاف، اخلاق اور سکون فراہم کر کے انسان کو کامیابی کی راہ دکھاتا ہے۔ یہ کائنات محض ایک حادثہ نہیں بلکہ ایک عظیم حکمت، نظم اور مقصد کا مظہر ہے۔ خالقِ کائنات نے نہ صرف اس دنیا کو پیدا کیا بلکہ اسے اس انداز سے ترتیب دیا کہ انسان اس میں زندگی گزار سکے، ترقی کرے اور اپنے وجود کے مقصد کو پا سکے۔ ہوا، پانی، روشنی، زمین کی زرخیزی، موسموں کی گردش، اور انسان کو عطا کردہ عقل و شعور بی یہ سب ایسی بے شمار نعمتیں ہیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ انسان کو تنہا نہیں چھوڑا گیا بلکہ اس کی ہر مادی ضرورت کا بھرپور انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن انسانی زندگی صرف جسمانی ضروریات تک محدود نہیں۔ انسان ایک روحانی، اخلاقی اور فکری وجود بھی رکھتا ہے۔ اگر اس کے جسم کو آسائش میسر ہو مگر روح تشنہ رہے، تو اس کی زندگی ادھوری اور بے معنی ہو جاتی ہے۔ یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جسے سمجھنے میں جدید انسان اکثر ناکام دکھائی دیتا ہے۔ وہ مادی ترقی کی بلندیوں کو تو چھو رہا ہے، مگر روحانی سکون اور قلبی اطمینان سے محروم ہے۔ اسی خلا کو پُر کرنے کے لیے اسلام ایک عظیم نعمت کے طور پر سامنے آتا ہے۔

اسلام محض چند عبادات یا رسوم کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ انسان کو اس کے خالق سے جوڑتا ہے، اسے اس کے مقصدِ حیات سے آگاہ کرتا ہے اور ایک ایسا متوازن نظام پیش کرتا ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی مضمر ہے۔ اسلام کا بنیادی پیغام توحید ہے بی یعنی ایک خدا کو ماننا، جو اس کائنات کا خالق، مالک اور حاکم ہے۔ یہی عقیدہ انسان کو ہر قسم کی ظاہری اور باطنی غلامی سے آزاد کرتا ہے اور اسے حقیقی آزادی عطا کرتا ہے۔ جب انسان یہ شعور حاصل کر لیتا ہے کہ وہ صرف اپنے رب کے سامنے جوابدہ ہے، تو اس کی زندگی کا زاویہ بدل جاتا ہے۔ وہ اپنے اعمال میں دیانت داری اختیار کرتا ہے، انصاف کو مقدم رکھتا ہے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ یہی وہ اخلاقی بنیاد ہے جس پر ایک صحت مند معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ اسلام اس اخلاقی نظام کو نہایت مضبوطی کے ساتھ پیش کرتا ہے، جہاں سچائی، امانت، صبر، شکر اور رحم دلی کو بنیادی اقدار کی حیثیت حاصل ہے۔ اسلام کی ایک اہم خصوصیت اس کا توازن ہے۔ یہ نہ تو انسان کو دنیا سے کنارہ کشی کی تعلیم دیتا ہے اور نہ ہی اسے مادیت میں گم ہونے دیتا ہے۔ بلکہ یہ ایک معتدل راستہ دکھاتا ہے، جہاں عبادت کے ساتھ محنت، روحانیت کے ساتھ معاشرت، اور فرد کے ساتھ اجتماع کو یکجا کیا جاتا ہے۔ ایک مسلمان نماز بھی ادا کرتا ہے، رزقِ حلال بھی کماتا ہے، اپنے اہلِ خانہ کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور معاشرے کی بہتری کے لیے بھی کردار ادا کرتا ہے۔ یہی ہمہ جہت شخصیت اسلام کا مطلوب انسان ہے۔

اسلام کا معاشرتی نظام بھی انسانیت کے لیے ایک بڑی نعمت ہے۔ یہ انسانوں کے درمیان تعلقات کو محبت، احترام اور ذمہ داری کی بنیاد پر استوار کرتا ہے۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی، پڑوسیوں کا خیال اور کمزوروں کی مددبی یہ سب ایسے اصول ہیں جو ایک پرامن اور متوازن معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ انسان اکیلا نہیں بلکہ ایک وسیع برادری کا حصہ ہے، اور اس کی کامیابی

دوسروں کی بھلائی سے جڑی ہوئی ہے۔ معاشی میدان میں بھی اسلام ایک منصفانہ اور متوازن نظام پیش کرتا ہے۔ یہ دولت کے ارتکاز کو محدود کرتا ہے اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات جیسے تصورات کے ذریعے معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کی جاتی ہے، جبکہ سود کی ممانعت کے ذریعے استحصال کا راستہ بند کیا جاتا ہے۔ اس طرح اسلام ایک ایسا معاشی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے جس میں عدل، توازن اور فلاح کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔ سیاسی اور اجتماعی سطح پر اسلام انصاف اور جوابدہی کو بنیادی اصول قرار دیتا ہے۔ حکمران کو ایک ذمہ دار خادم کی حیثیت دی گئی ہے، جو عوام کے حقوق کا محافظ ہوتا ہے۔ قانون کی نظر میں سب کی برابری ایک ایسا اصول ہے جو اسلام کو ایک عادلانہ نظام کے طور پر نمایاں کرتا ہے۔ یہ تعلیمات آج کے جدید تصوراتِ حکمرانی سے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ اخلاقی بنیاد بھی فراہم کرتی ہیں۔

آج کا انسان سائنسی ترقی کے باوجود ذہنی دباؤ، بے چینی اور عدمِ اطمینان کا شکار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنی روحانی اور اخلاقی ضروریات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ اسلام اس مسئلے کا جامع حل پیش کرتا ہے۔ یہ انسان کو نہ صرف ایک واضح مقصد دیتا ہے بلکہ اسے ایک ایسا راستہ دکھاتا ہے جس پر چل کر وہ حقیقی سکون حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بھی ایک اہم حقیقت ہے کہ اسلام کو اکثر اس کے ماننے والوں کے طرزِ عمل کی بنیاد پر پرکھا جاتا ہے، جو کہ ایک غیر منصفانہ رویہ ہے۔ کسی بھی نظریے کی اصل پہچان اس کی تعلیمات ہوتی ہیں، نہ کہ اس کے پیروکاروں کی کمزوریاں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کو اس کی اصل روح کے ساتھ سمجھا جائے اور اس کی تعلیمات کو عملی زندگی میں نافذ کیا جائے۔ اسلام کی جامعیت ہی اس کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ یہ انسان کی انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی نظام تک، ہر سطح پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ ایک مکمل نظامِ زندگی ہے جو انسان کو ایک متوازن، بامقصد اور باوقار زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کو انسانیت کے لیے ایک عظیم نعمت قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر انسان اس نعمت کی قدر کرے اور اسے اپنی زندگی کا حصہ بنا لے، تو وہ نہ صرف اپنی ذاتی زندگی کو سنوار سکتا ہے بلکہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل میں بھی کردار ادا کر سکتا ہے جہاں انصاف، امن اور بھائی چارہ غالب ہو۔ اسلام انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور اسے ایک ایسا راستہ دکھاتا ہے جو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ جس طرح انسان کی مادی ضروریات کے لیے قدرت نے بے شمار وسائل مہیا کیے، اسی طرح اس کی روحانی اور اخلاقی رہنمائی کے لیے اسلام جیسی جامع ہدایت عطا کی گئی۔ یہ ہدایت ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو ہر دور اور ہر معاشرے کے لیے یکساں طور پر قابلِ عمل ہے۔ اگر انسان اس سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھائے، تو وہ نہ صرف اپنی زندگی کو بامعنی بنا سکتا ہے بلکہ پوری انسانیت کے لیے خیر و فلاح کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ یوں اسلام واقعی ایک عظیم الٰہی نعمت ہے بی ایسی نعمت جو انسان کو اس کے خالق سے جوڑتی ہے، اس کی زندگی کو مقصد عطا کرتی ہے اور اسے ایک بہتر، متوازن اور پرامن دنیا کی طرف رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

مسلمانو! نعمتوں کو انعام کرنے والے کی مرضی کی راہ پر لگانا، ان کے ذریعہ اس کی طاعت پر قوت حاصل کرنا، ان کو صحیح سمت میں لے جانا، اور انہیں ہر دنیاوی اور اخروی بھلائی میں استعمال کرنا، یہ سب انسان کی خوش بختی کی واضح نشانی ہے، کیوں کہ ایسا کر کے وہ عقلمندوں کی راہ پر چلتا ہے، ایسے متقیوں کے نقشِ قدم کی پیروی کرتا ہے جو وسیلہ تلاش کرتے ہیں اللہ سبحانہ کے اس ذکر و شکر کے ذریعہ جس کا اللہ نے اس آیت میں حکم دیا ہے: اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔ یہ ایسی شکر گزاری ہے جس کے ذریعہ شکر کرنے والا مزید نوازا جاتا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں اپنے شکر گزار بندوں سے فرمایا ہے:

اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ اگر نعمتیں پیہم، احسانات پے در پے اور نوازشیں بے شمار ہوں تو یہ ایسی موسلا دھار بارش ہے جس کا برسنا بند نہ ہو، ایسا چھا جانے والا فیض ہے جس کا بہنا نہ رکے، ہمارے رب کریم رحمن و رحیم کی طرف سے ایک عظیم تحفہ ہے۔ اور اس کا اپنے بندوں پر وہ فضل ہے جس کی وہ دعویداری نہیں کر سکتے، اور اس کی طرف سے وہ احسان ہے جس کے لئے اسے وہ مجبور نہیں کر سکتے، کیونکہ اس پاک ذات کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا ہے۔ سب سے بڑی نعمت جس کی کوئی نعمت برابری نہیں کر سکتی ہے اور سب سے عظیم نوازش جس پر کوئی نوازش فوقیت نہیں لے جا سکتی ہے وہ دین اسلام کی ہدایت کی نعمت ہے۔ اللہ عزوجل کا اپنے بندوں پر احسان یہ ہے کہ اس نے ان کی تخلیق کے مقصد کو اپنی کتابیں نازل کر کے اور اپنے رسولوں کو وحی کر کے واضح کر دیا ہے۔ تاکہ عقلیں اس کی معرفت سے گمراہ نہ ہوں۔ اللہ سبحانہ نے یہ بیان کر دیا ہے کہ اس نے تمام بندوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جو یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں"۔ اور یہ بھی واضح کر دیا کہ اس نے آدم کو زمین پر خلیفہ بنایا، پھر ان کے بعد ان کی اولاد کو بنایا۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: "اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ سب سے عظیم ترین نعمتوں میں سے، نبی کریم ﷺ کی ہدایت اور دین حق کے ساتھ بعثت ہے، تاکہ وہ اپنی رسالت کے ذریعہ لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف نکالیں، اور ان کو سلامتی کی راہ دکھائیں، اور بندھنوں اور بیڑیوں کو ان پر سے اتار دیں، اور انہیں خیر و فضائل کی بلندیوں تک پہنچائیں، اور شر کے گڑھوں اور رذائل کے دلدل سے ان کو دور کریں، اور ان کو ہر اس راستے پر لے چلیں جو انھیں دنیا و آخرت کی خوش بختی کے ذرائع کی طرف لے جاتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت تمام مخلوقات کے لیے رحمت اور تمام بنی نوع انسان کے لیے نعمت ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ نے اس تعلق سے فرمایا: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی رسالت تمام مخلوقات کے لیے رحمت ہے، خواہ وہ عربی ہو یا عجمی، کالا ہو یا گورا، مرد ہو یا عورت، انسان ہو یا جنات۔

اخلاق: انسانیت کا تاج وقار

محمد تقی صدیقی

انسان جب اس کائنات کے ہنگاموں میں اپنی شناخت تلاش کرتا ہے تو اسے سب سے پہلے جس آئینے کی ضرورت پیش آتی ہے وہ اس کے اخلاق کا آئینہ ہوتا ہے۔ یہی وہ شفاف سطح ہے جس میں اس کا باطن اپنی اصل صورت کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ دنیا کی ہر چمک دمک، ہر آسائش اور ہر ظاہری حسن اس وقت تک بے معنی رہتا ہے جب تک اس کے پسِ منظر میں اخلاق کی روشنی نہ ہو۔ اخلاق وہ خاموش نغمہ ہے جو انسان کے کردار سے پھوٹتا ہے اور دلوں کے تاروں کو چھو لیتا ہے۔ یہ وہ لطیف کیفیت ہے جو نہ صرف انسان کو انسان بناتی ہے بلکہ اسے انسانیت کے اعلیٰ مرتبے تک بھی پہنچاتی ہے۔

اخلاق دراصل وہ اندرونی نظام ہے جو انسان کے اعمال، اقوال اور افکار کو ایک ترتیب اور توازن عطا کرتا ہے۔ یہ وہ قوت ہے جو انسان کو خواہشات کے بے لگام طوفان میں بہنے سے بچاتی ہے اور اسے اعتدال کی راہ پر قائم رکھتی ہے۔ جب انسان کے اندر اخلاق کی شمع روشن ہوتی ہے تو اس کے ہر عمل میں ایک خاص نرمی، ہر بات میں ایک خاص مٹھاس اور ہر رویے میں ایک خاص وقار پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی باعثِ راحت بن جاتا ہے۔

تاریخ کے دریچوں سے جھانک کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہی قومیں زندہ و تابندہ رہیں جنہوں نے اخلاق کو اپنا شعار بنایا۔ اخلاق ہی وہ بنیاد ہے جس پر تہذیبوں کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ جب یہ بنیاد مضبوط ہوتی ہے تو عمارت صدیوں تک قائم رہتی ہے، اور جب یہ کمزور پڑ جائے تو عظیم ترین سلطنتیں بھی مٹی کا ڈھیر بن جاتی ہیں۔ اخلاق دراصل وہ غیر مرئی قوت ہے جو معاشروں کو جوڑ کر رکھتی ہے اور انسانوں کے درمیان محبت، اعتماد اور ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔ انسانی تعلقات کی ساری خوبصورتی اخلاق ہی کے دم سے ہے۔ اگر اخلاق نہ ہوں تو رشتے محض رسمی بندھن بن کر رہ جائیں۔ ایک بیٹے کی فرمانبرداری، ایک ماں کی شفقت، ایک دوست کی وفاداری اور ایک پڑوسی کی خیر خواہی بی یہ سب اخلاق ہی کے رنگ ہیں جو زندگی کو خوشگوار بناتے ہیں۔ جب انسان دوسروں کے ساتھ نرمی، خلوص اور احترام کا برتاؤ کرتا ہے تو وہ دلوں میں جگہ بنا لیتا ہے۔ اس کے برعکس، سختی، غرور اور بدتمیزی انسان کو تنہا کر دیتی ہے اور اسے معاشرے سے کاٹ دیتی ہے۔

اخلاق کی اصل پرورش انسان کے اندر سے ہوتی ہے، مگر اس کی آبیاری ماحول کرتا ہے۔ بچپن وہ نازک دور ہے جہاں اخلاق کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ ماں کی گود، باپ کی شفقت اور گھر کا ماحول ان بیجوں کو نشوونما دیتے ہیں۔ اگر اس مرحلے پر سچائی، دیانت، صبر اور احترام کی تعلیم دی جائے تو یہی خوبیاں آگے چل کر ایک مضبوط درخت کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ لیکن اگر اس زمین میں جھوٹ، خودغرضی اور بے ادبی کے بیج بوئے جائیں تو پھر اسی کے ثمرات سامنے آتے ہیں۔

اخلاق کا ایک پہلو انسان کے اپنے نفس سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ وہ داخلی جنگ ہے جو ہر انسان اپنے اندر لڑتا ہے۔ خواہشات کا

ہجوم، جذبات کی شدت اور حالات کی سختی انسان کو اکثر اپنی حدود سے تجاوز کرنے پر آمادہ کرتی ہے، مگر اخلاق ہی وہ قوت ہے جو اسے قابو میں رکھتی ہے۔ یہ انسان کو سکھاتی ہے کہ طاقت کے باوجود نرمی اختیار کرے، غصے کے باوجود صبر کرے اور اختلاف کے باوجود انصاف کا دامن نہ چھوڑے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں انسان کی اصل عظمت آشکار ہوتی ہے۔

معاشرتی سطح پر اخلاق کا کردار اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں سچائی کو اہمیت دی جاتی ہو، جہاں انصاف کو فوقیت حاصل ہو اور جہاں ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کیا جاتا ہو، وہی معاشرہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، جہاں جھوٹ، دھوکہ اور بددیانتی عام ہو جائے وہاں بداعتمادی جنم لیتی ہے، اور بداعتمادی کسی بھی معاشرے کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اخلاق دراصل وہ مضبوط رشتہ ہے جو افراد کو ایک لڑی میں پروتا ہے اور انہیں ایک متحد قوم بناتا ہے۔

اخلاق کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ انسان کو عاجزی سکھاتا ہے۔ جب انسان اپنے اندر اخلاقی بلندی پیدا کر لیتا ہے تو وہ غرور سے دور ہو جاتا ہے۔ اسے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ اصل عظمت دوسروں کو نیچا دکھانے میں نہیں بلکہ انہیں اٹھانے میں ہے۔ وہ اپنی کامیابیوں کو فخر کا ذریعہ بنانے کے بجائے شکر کا وسیلہ بناتا ہے اور اپنی طاقت کو ظلم کے لیے نہیں بلکہ انصاف کے لیے استعمال کرتا ہے۔

زمانہ چاہے کتنا ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو جائے، اخلاق کی ضرورت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ جدید دور میں جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی نے زندگی کو آسان بنا دیا ہے، وہیں انسان کے اندر ایک خلا بھی پیدا ہو گیا ہے۔ یہ خلا صرف اخلاق ہی سے پُر ہو سکتا ہے۔ اگر ترقی کے ساتھ اخلاق نہ ہوں تو وہ ترقی تباہی کا سبب بن جاتی ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی مادی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنی اخلاقی تربیت پر بھی توجہ دیں۔

اخلاق انسان کو برداشت اور رواداری کا درس دیتا ہے۔ اختلافِ رائے ہر معاشرے میں ہوتا ہے، مگر اخلاق ہی وہ قوت ہے جو اس اختلاف کو نفرت میں بدلنے سے روکتی ہے۔ ایک بااخلاق انسان دوسروں کی بات سنتا ہے، ان کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی رائے کو مہذب انداز میں پیش کرتا ہے۔ یہی رویہ معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔

اخلاق کی ایک اہم جہت خدمتِ خلق ہے۔ جب انسان اپنے مفاد سے بالاتر ہو کر دوسروں کے لیے سوچتا ہے، ان کی مدد کرتا ہے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے تو وہ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز ہو جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں انسان اپنی ذات سے نکل کر انسانیت کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس کے اعمال میں ایک ایسی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو دوسروں کے دلوں کو چھو لیتی ہے اور انہیں بھی نیکی کی طرف مائل کرتی ہے۔

اخلاق انسان کے اندر سکون اور اطمینان پیدا کرتا ہے۔ ایک ایسا دل جو نفرت، حسد اور بغض سے پاک ہو، وہی حقیقی سکون کا حامل ہوتا ہے۔ جب انسان دوسروں کے لیے خیر خواہی کا جذبہ رکھتا ہے تو اس کے اندر ایک عجیب سی طمانیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، بداخلاقی انسان کو اندر سے بے چین کر دیتی ہے۔ وہ ہر وقت اضطراب کا شکار رہتا ہے اور اسے کہیں سکون نہیں ملتا۔

زندگی کے ہر شعبے میں اخلاق کی اہمیت مسلم ہے۔ چاہے وہ تعلیم ہو، کاروبار ہو یا سیاست بی ہر جگہ اخلاق ہی کامیابی کی اصل بنیاد ہے۔ ایک استاد کا اخلاق ہی اسے اپنے شاگردوں کے دلوں میں زندہ رکھتا ہے، ایک تاجر کی دیانت ہی اس کے کاروبار کو فروغ دیتی ہے اور ایک رہنما کی سچائی ہی اسے عوام کے اعتماد کا مستحق بناتی ہے۔ اگر ان شعبوں سے اخلاق کو نکال دیا جائے تو سب کچھ کھوکھلا ہو جاتا ہے۔

اخلاق دراصل وہ روشنی ہے جو انسان کے راستے کو منور کرتی ہے۔ یہ اسے اندھیروں میں بھٹکنے سے بچاتی ہے اور اسے سیدھی راہ دکھاتی ہے۔ جب انسان اس روشنی کو اپنے اندر جگہ دے دیتا ہے تو اس کی زندگی میں ایک نئی معنویت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے اعمال میں خوبصورتی آ جاتی ہے اور اس کی شخصیت ایک مثال بن جاتی ہے۔

آخرکار یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اخلاق ہی وہ سرمایہ ہے جو انسان کو حقیقی معنوں میں امیر بناتا ہے۔ یہ وہ دولت ہے جو نہ چھینی جا سکتی ہے اور نہ ہی ختم ہوتی ہے۔ یہ انسان کے ساتھ رہتی ہے، اس کے نام کو زندہ رکھتی ہے اور اسے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ کے لیے جگہ دے دیتی ہے۔ اخلاق ہی وہ طاقت ہے جو انسان کو بلندیوں تک لے جاتی ہے اور اسے ایک ایسا مقام عطا کرتی ہے جو کسی بھی مادی چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

انسان اگر واقعی کامیابی چاہتا ہے تو اسے اپنے اخلاق کو سنوارنا ہوگا۔ اسے اپنے اندر سچائی، دیانت، صبر، عاجزی اور محبت کو جگہ دینی ہوگی۔ یہی وہ صفات ہیں جو انسان کو ایک مکمل انسان بناتی ہیں اور اسے اس قابل بناتی ہیں کہ وہ نہ صرف اپنی زندگی کو بہتر بنائے بلکہ دوسروں کی زندگیوں میں بھی روشنی بکھیر سکے۔

یہی اخلاق ہیں جو انسان کو اس کے اصل مقام تک پہنچاتے ہیں، یہی وہ جوہر ہیں جو اس کے وجود کو معنی دیتے ہیں، اور یہی وہ روشنی ہے جو اس کے سفر کو روشن کرتی ہے۔

□□□

غزل

خواب میں اب پری نہیں آتی
میرے گھر کیوں خوشی نہیں آتی

چاند اپنا ہے، آفتاب اپنا
پھر بھی کیوں روشنی نہیں آتی

میں گزرتا ہوں تیری گلیوں سے
پر نظر تو کبھی نہیں آتی

کیوں تڑپتا ہے دل محبت میں
دردِ دل میں کمی نہیں آتی

تیری تصویر تھی کبھی دل میں
اب تری یاد بھی نہیں آتی

چوم لیتا ہوں ہاتھ قاتل کے
کیا کروں دشمنی نہیں آتی

جو دیا رب نے ہے وہی کافی
مجھ کو یوں رہزنی نہیں آتی

کیسے کاٹوں پہاڑ سے دن ہیں
مجھ کو تیشہ زنی نہیں آتی

تیری خوشیاں تجھے مبارک ہوں!
میں ہوں بسملؔ ہنسی نہیں آتی

پریم ناتھ بسمل

نیا ٹرانسجنڈر قانون: یہ تو انتہائی مشکل سے حاصل حق کو چھیننے کے مترادف ہے

چتجیت مترا

یہ ایکٹ ان سبھی امدادی نظام پر حملہ کرتا ہے جن پر یہ طبقہ اب تک منحصر رہتا آیا ہے۔ مثلاً این جی او، سی بی او، یعنی طبقہ پر مبنی ادارہ، اور یہاں تک کہ روایتی گروپ بھی۔ 13 مارچ 2026 کو سماجی انصاف اور اختیارات کے وزیر ویریندر کمار نے لوک سبھا میں 'ٹرانسجنڈر پرسن (حقوق کے تحفظ) ترمیمی بل، 2026' پیش کیا۔ جب میں نے یہ سنا تو مجھے لگا کہ آخر کار وہ تبدیلیاں لانے جا رہے ہیں، جس کا ٹرانسجنڈر کمیونٹی دہائیوں سے مطالبہ کر رہی ہے۔ لیکن یہ میری ناسمجھی تھی۔ مثلاً افقی ریزرویشن کی دفعات، یا 2019 کے قانون میں ایک ساتھ شامل کی گئی مختلف قسم کے تشدد کے لیے یکساں سزا کو یقینی بنانا۔ لیکن حقیقت تلخ تھی۔ معلوم ہوا کہ یہ نیا بل کمیونٹی کے حقوق کو وسعت دینے کے بجائے تقریباً وہ تمام حقوق واپس لے لیتا ہے جو انہوں نے دہائیوں کی جدوجہد کے بعد حاصل کیے ہیں۔ اپوزیشن کے اس مطالبے کے باوجود کہ بل کو وسیع غور و فکر کے لیے 'سلیکٹ کمیٹی' کو بھیجا جانا چاہیے، اور وکلاء و کارکنوں کی اس اپیل کے باوجود کہ صدر اس پر اپنی منظوری نہ دیں، اس کی رجعت پسند دفعات اب ایک نیا قانون بن چکی ہیں۔ یہ تبدیلیاں رجعت پسند کیوں ہیں؟ یہ ترمیمات کس طرح بنیادی حقوق کو کمزور کرتی ہیں یا ان کی خلاف ورزی کرتی ہیں، اور آرٹیکل 14 (قانون کے سامنے مساوات)، آرٹیکل 15 (امتیاز سے پاک برتاؤ)، آرٹیکل 19 (اظہارِ رائے کی آزادی) اور آرٹیکل 21 (زندگی، ذاتی آزادی اور جسمانی سالمیت کے تحفظ) کے تحت حاصل تحفظات کو کس طرح کمزور کرتی ہیں؟ سب سے پہلے، نیا قانون 'ٹرانسجنڈر پرسن' کی تعریف کو محدود کرتا ہے۔ یہ خود شناخت کو غیر معتبر قرار دیتا ہے اور میڈیکل بورڈ اور ضلع مجسٹریٹ کو 'تصدیق' کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ اس طرح یہ سپریم کورٹ کے تاریخی 'نالسا' فیصلے (2014) کے خلاف جاتا ہے، جس نے ٹرانسجنڈر افراد کے آئینی حقوق کو تسلیم کیا تھا اور صنفی شناخت کے لیے خود شناخت کے اصول کو قائم کیا تھا۔ نئے قانون میں نافذ کی گئی درجہ بند سزا کا نظام، جس کا مقصد کسی شخص کو ٹرانسجنڈر کے طور پر پیش کرنے کے لیے دباؤ / دھوکہ دہی / لالچ کو جرم قرار دینا ہے، میں وسیع زبان استعمال کی گئی ہے، جہاں صنفی توثیق سے متعلق نگہداشت کو بھی دباؤ کے طور پر تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یہ کمیونٹی کی حقیقتوں کو نظرانداز کرتا ہے اور ممکنہ طور پر ان کے امدادی نظام کو مجرمانہ بنا دیتا ہے۔ میں اتر پردیش میں ٹرانسجنڈر کمیونٹی کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں سنتا ہوا بڑا ہوا۔ مثلاً ان کے جنسی اعضا کی ساخت عجیب ہوتی ہے (جنہیں ٹھیک سے پہچانا نہیں جا سکتا)، وہ چوری اور بچوں کے اغوا میں ملوث ہوتے ہیں، وہ لوگوں کو خود کو نامرد بنانے پر مجبور کرتے ہیں... اور بھی بہت کچھ۔ اس طرح کا مسخ شدہ تصور، جس نے اس کمیونٹی کو طویل عرصے سے حاشیہ پر دھکیل رکھا ہے، اب قانونی شکل میں دوبارہ سامنے آ گیا ہے۔ یہ بل ٹرانسجنڈر پرسن کی تعریف کو محض 3 تنگ زمروں تک محدود کر دیتا ہے: مرد، عورت، ٹرانسجنڈر۔ انٹرسیکس افراد کو ٹرانسجنڈر زمرے میں شامل کر کے (حالانکہ انٹرسیکس تغیرات حیاتیاتی ہوتے ہیں اور صنفی شناخت سے الگ ہوتے ہیں) اور صرف چند مخصوص سماجی و ثقافتی گروہوں (جیسے، کنر، ہجڑا، اروانی، جوگتا، نامرد) کو ہی فہرست میں شامل کر کے، یہ ان ٹرانسجنڈر افراد کو واضح طور پر ان کے حقوق سے محروم کرتا ہے جو شاید ان سماجی و ثقافتی گروہوں میں سے کسی کا بھی حصہ نہ ہوں۔ ایسے میں نان بائنری اور صنفی طور پر مختلف لوگوں کا کیا ہوگا؟ منی پور کے 'نوپی مانبی' جیسے دیگر ٹرانس گروپوں کا کیا ہوگا؟ یہ 'ٹرانسجنڈر ہونے' کو ایسے حیاتیاتی اشاریوں سے جوڑتا ہے جو صنفی شناخت کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ تعریفوں کے برعکس ہے۔ جیسا کہ یورپین انسٹی ٹیوٹ فار جینڈر ایکوالٹی کہتا ہے، صنفی شناخت "ہر فرد کا جنس کے حوالے سے ایک گہرا، داخلی اور ذاتی تجربہ ہے، جو پیدائش کے وقت متعین جنس سے میل بھی کھا سکتا ہے اور نہیں بھی۔ اس میں جسم کے ذاتی احساس (جس میں، اگر آزادانہ طور پر منتخب کیا جائے، تو طبی، جراحی یا دیگر ذرائع سے جسمانی ساخت یا افعال میں تبدیلی شامل ہو سکتی ہے) اور جنس کے دیگر اظہارات، جیسے لباس، بول چال اور حرکات شامل ہیں۔" یہ ٹرانسجنڈر افراد کی مؤثر تصدیق کے لیے ضلع سطح کے میڈیکل بورڈ کی تشکیل کو دوبارہ شروع کرتا ہے۔ اس متنازعہ دفعہ کی ایک تاریخ ہے۔ اسے ابتدا میں 2016 میں تجویز کیا گیا تھا، جسے کارکنوں نے 'طبی اور بیوروکریٹک رکاوٹ' اور 'نالسا' فیصلے (2014) کی خلاف ورزی قرار دیا تھا، جس کے بعد 2019 کے قانون میں اسے واپس لے لیا گیا تھا۔ 2019 کا قانون بھی مثالی سے کوسوں دور تھا۔ کمیونٹی کے وقار کے حق کو جس طرح اس میں نظرانداز کیا گیا تھا، وہ اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ عصمت دری اور جسمانی استحصال جیسے پرتشدد جرائم کو، کمیونٹی کے خلاف کیے گئے کم سنگین جرائم (جیسے عوامی مقامات کے استعمال میں رکاوٹ ڈالنا) کے ساتھ ایک ہی 'وسیع دفعہ' کے تحت شامل کر دیا گیا تھا، اور ان سب کے لیے ایک جیسی ہی ہلکی سزا مقرر کی گئی تھی۔ تو کیا واقعی یہ 'حقوق کے تحفظ' کے بارے میں ہے، جیسا کہ اس قانون کی اصطلاح آپ کو یقین دلانا چاہتی ہے۔ جب نیشنل کونسل فار ٹرانس پرسنز (این سی ٹی پی) کے ٹرانسجنڈر اراکین کو سماجی انصاف کے وزیر ویریندر کمار کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کے لیے ملک کے مختلف حصوں سے بلایا گیا، تو انہوں نے خود آنے کے بجائے بیوروکریٹس کو بھیج دیا۔ 25 مارچ کو این سی ٹی پی سے استعفیٰ دیتے ہوئے (جب راجیہ سبھا نے بل پاس کیا تھا)، کونسل کے اراکین کلکی سبرامنیم اور ریتو پرنایوگ نے بتایا کہ مباحثوں کے دوران کیا ہوا تھا۔ مثلاً جب ان سے عصمت دری سے متعلق غیر مساوی قوانین کے بارے میں پوچھا گیا، تو حکام نے ٹرانس خواتین اور سس جینڈر خواتین کے درمیان 'حیاتیاتی فرق' کا حوالہ دیا۔ یہ نئے بل کے پیچھے موجود امتیازی ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے، جو 'بایو-ایسینشیلزم' (حیاتیاتی جوہریت) پر مرکوز ہے، ایک ایسا نظریہ جس کے مطابق کسی فرد کے وجود کی بنیادی حقیقت حیاتیاتی عوامل میں مضمر ہوتی ہے، نہ کہ قانون کے سامنے مساوات کے بنیادی انسانی حق میں۔ ایک اور خطرناک ترمیم کسی بھی شخص یا بچے کو 'ظاہری طور پر ٹرانسجنڈر شناخت اپنانے پر مجبور کرنے' کی کوشش پر سخت سزا (10 سال سے لے کر عمر قید تک) کا التزام کرتی ہے۔ بظاہر یہ ایک بے ضرر بلکہ مفید ضابطہ لگ سکتا ہے، لیکن ان دفعات میں استعمال کی گئی پیچیدہ زبان کے باعث، زمینی سطح پر اس کا اثر نہایت خوفناک ہو سکتا ہے۔ کئی معاملات میں ٹرانس افراد کو اپنے پیدائشی خاندان سے تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور انہیں گھر میں اپنی اصل شناخت چھپانے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اگر وہ گھر سے بھاگنے اور اوپر بیان کیے گئے کسی ادارے میں پناہ لینے کا انتخاب کرتے ہیں، تو ان کے خاندان آسانی سے ان لوگوں کے خلاف 'اغوا یا بہکانے' کا مقدمہ درج کرا سکتے ہیں، جنہوں نے انہیں پناہ دی ہو۔ یہ پرانی سوچ کہ والدین یا پیدائشی خاندان بچے کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، بار بار غلط ثابت ہوئی ہے۔ پھر بھی ہم آنکھ بند کر کے ٹرانس افراد کے پیدائشی حقوق ان کے خاندان کے حوالے کر رہے ہیں۔ آخرکار، ہندوستانی 'کوئیر کمیونٹی' (صنفی طور پر حاشیہ پر موجود کمیونٹی) کو یہ سمجھنا ہوگا کہ سماج کے کسی بھی طبقہ کو حقوق سے محروم کرنے پر مبنی سیاست ایک دن ان کے پاس بھی لوٹ کر آئے گی۔ ہندوستان کے ایل جی بی ٹی کیو+ کمیونٹی کا ایک چھوٹا حصہ اکثریتی طاقتوں سے منظوری حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرتا رہا ہے۔ اس نئے قانون سے انہیں یہ سمجھ آ جانا چاہیے کہ وہ دراصل کہاں کھڑے ہیں۔ آئندہ مردم شماری میں ہمیں مزید حاشیہ پر دھکیلنے اور ہماری گنتی کم کرنے کی بدنیتی پر مبنی کوششوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم سب مل کر ایک آواز میں اپنی بات اٹھائیں۔

بہار: موتیہاری میں زہریلی شراب پینے سے 4 افراد کی موت

کئی لوگوں کی بینائی ختم، ایک ملزم گرفتار، نقلی شراب سے بڑی تعداد میں لوگوں کی موت ہونے کے بعد بھی غیر قانونی شراب کاروباریوں کا حوصلہ نہیں ٹوٹ رہا

بہار کے موتیہاری ضلع واقع رگھوناتھ پور تھانہ کے تحت بال گنگا گاؤں میں مبینہ طور پر زہریلی شراب پینے سے 4 افراد کی موت ہوگئی ہے۔ چندو نامی ایک نوجوان کی موت گزشتہ روز زہریلی شراب پینے سے ہوئی تھی، مزید 3 اموات کے بارے میں اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس کی وجہ زہریلی شراب ہی تھی۔ زہریلی شراب کے سبب 3 افراد شدید طور پر بیمار بھی ہوئے ہیں، جنھ کا علاج شہر کے پرائیویٹ اسپتالوں میں جاری ہے۔ ڈاکٹروں نے ان کی آنکھوں کی روشنی جانے کی بات کہی ہے۔ اس سے قبل بھی اس طرح کے سنگین معاملات سامنے آ چکے ہیں۔ رگھوناتھ پور تھانہ کے تحت ہی ایک گاؤں میں تقریباً ڈھائی سال قبل زہریلی شراب نے قہر برپا کیا تھا، جس میں کئی لوگ موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔ نقلی شراب سے بڑی تعداد میں لوگوں کی موت کے بعد بھی غیر قانونی شراب کاروباریوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ ایک بار پھر ضلع میں زہریلی شراب کا قہر جاری ہے۔ گزشتہ روز چندو ساہ کی موت ہوگئی، وہ ای رکشہ ڈرائیور تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق شدید بیمار لوہا ٹھاکر ایس بی آئی انشورنس میں پرائیویٹ گارڈ کے طور پر کام کرتا تھا۔ لڈو ساہ عرف جتیندر پک اپ گاڑی چلاتا ہے۔ مزید ایک زیر علاج راہل فوٹوگرافر ہے۔ ان تینوں کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان تینوں نے زہریلی شراب کا استعمال کیا ہوگا، کیونکہ ان لوگوں نے بتایا کہ پیٹ میں درد، بے چینی اور آنکھوں سے کم دکھائی دینے کی شکایت ہو رہی تھی۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ تینوں نے زہریلا اسپرٹ پیا ہوگا۔ لوہا ٹھاکر کی بیوی کے مطابق شام میں ان کے شوہر گھر آئے اور صبح دیر تک سوتے رہے۔ جب اٹھے تو کہا کہ انہیں کچھ نظر نہیں آ رہا، جس کے بعد فوراً انہیں شہر کے ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں علاج کے لیے داخل کرایا گیا۔ کل شام تک 2 افراد کی موت ہو چکی تھی، اس دوران آج صبح بھی 2 لوگوں کی جان چلی گئی۔ ایسا مانا جا رہا ہے کہ تمام اموات زہریلی شراب پینے کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ کل جس چندو نامی شخص کی موت ہوئی تھی، اس کے اہل خانہ نے لاش کا پوسٹ مارٹم نہیں کرایا، جس سے اس کی موت کی اصل وجہ واضح نہیں ہو سکی۔ لیکن اب جو اموات ہو رہی ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سبھی نے مبینہ طور پر زہریلی شراب کا استعمال کیا تھا۔ دوسری جانب ضلع پولیس کپتان سورن پربھات کا کہنا ہے کہ پولیس ہر زاویے سے تفتیش میں مصروف ہے۔ ایک ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی ہے تاکہ موت کی اصل وجہ کا پتہ چلایا جا سکے۔ ان اموات کے بعد پولیس نے تیزی سے چھاپے مار کر کئی شراب کاروباریوں کو گرفتار کر لیا ہے اور مزید کارروائی جاری ہے۔ ساتھ ہی ترکولیا تھانہ میں متوفی پرمود یادو کے اہل خانہ کی جانب سے قتل کا مقدمہ درج کرایا گیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے کے کلیدی ملزم ناگا رائے کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ نیز لاپروائی کے الزام میں پرسونا کے چوکیدار بھرت رائے کو معطل کر دیا گیا ہے۔

ہندوستان کی سمندری طاقت کو تقویت دے گی: راجناتھ سنگھ

اعلی درجے کی اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس تاراگیری کو جمعہ کو وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کمیشن کیا

وشاکھاپٹنم: اعلی درجے کی اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس تاراگیری کو جمعہ کو وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کمیشن کیا، جس سے ہندوستانی بحریہ کی صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ وشاکھاپٹنم میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاعنے کمیشننگ کو ہماری بحریہ کی طاقت، اقدار اور عزم کو مضبوط کرنے کے لیے ایک قدم قرار دیا۔ بحریہ کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے، وزیر دفاع نے کہا، ہماری بحریہ، چاہے وہ خلیج فارس ہو یا آبنائے ملاکا، بحر ہند میں مسلسل اپنی موجودگی برقرار رکھتی ہے۔ جب بھی کوئی بحران پیدا ہوتا ہے، چاہے وہ انخلاء کا کام ہو یا انسانی امداد فراہم کرنا، ہماری بحریہ ہمیشہ سب سے آگے رہتی ہے۔ ہماری بحریہ ہندوستان کی اقدار اور عزم کی علامت ہے۔ آئی این ایس تاراگیری کی کمیشننگ ہماری بحریہ کی طاقت، اقدار اور عزم کو مزید مضبوط کرے گی۔" راجناتھ سنگھ نے اس موقع کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا، "آج جدید ترین جنگی جہاز تاراگیری کو ہندوستانی بحریہ میں شامل کیا جا رہا ہے۔ تاراگیری کا آغاز ہندوستان کی بڑھتی ہوئی سمندری طاقت کی علامت ہے۔ اس موقع پر، میں مزگاؤں ڈاک شپ بلڈرز لمیٹڈ اور ہندوستانی بحریہ سمیت تمام ہم وطنوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ انہوں نے ہندوستان کی ترقی میں سمندری طاقت کی اسٹریٹجک اہمیت پر بھی زور دیا۔" جب ہمارے وزیر اعظم 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کی بات کرتے ہیں تو اس وژن میں سمندری طاقت کا کردار بھی انتہائی اہم ہو جاتا ہے۔ ایک ملک جس کی ساحلی پٹی 11,000 کلومیٹر سے زیادہ ہے، ہماری قوم تین طرف سے سمندر سے گھری ہوئی ہے، وہ اپنی ترقی کا سمندر سے الگ تصور نہیں کر سکتا۔ ہماری تجارت کا تقریباً 95 فیصد سمندری راستوں سے ہوتا ہے۔ ہماری توانائی کا تحفظ بھی سمندروں پر منحصر ہے۔ ایسے میں، یہ واضح ہے کہ ایک مضبوط اور قابل بحریہ ہمارے لیے محض ایک آپشن نہیں ہے، بلکہ ایک ضرورت ہے۔ ہندوستان کی آپریشنل تیاری پر وزیر دفاعنے مزید کہا، جب بھی کشیدگی کی صورتحال پیدا ہوئی ہے، ہندوستانی بحریہ نے ہمارے تجارتی جہازوں اور آئل ٹینکروں کی حفاظت کو یقینی بنایا ہے۔ ہماری بحریہ نے ثابت کیا ہے کہ وہ نہ صرف ہندوستان کے مفادات کا تحفظ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے بلکہ جب ضرورت پڑی تو وہ اپنے شہریوں اور تجارتی راستوں کو محفوظ رکھنے کے لیے دنیا بھر میں ہر قدم اٹھا سکتی ہے۔ یہی صلاحیت ہندوستان کو ایک ذمہ دار سمندری طاقت بناتی ہے۔

بھارت اور کوریا نے جہاز سازی اور

سمندری شعبے کو فروغ دینے کے لیے معاہدہ کیا

نئی دہلی: بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت نے کوریا انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (KOICA) کے ساتھ ہندوستان کے جہاز سازی اور سمندری شعبے میں مہارت کی ترقی کو مضبوط بنانے کے لیے عمل درآمد کے ایک منصوبے پر دستخط کیے ہیں، جو سمندری صلاحیتوں کو بڑھانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ جمعہ کو ایک سرکاری بیان میں، بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت نے کہا کہ جمعرات کو دستخط کیے گئے معاہدے کا مقصد میری ٹائم امرت کال ویژن 2047 کے تحت ہندوستان کی اقتصادی ترقی کے ایک کلیدی محرک کے طور پر ہنرمند افرادی قوت کی ترقی اور جہاز سازی کی پوزیشن کو سپورٹ کرنا ہے۔ ترقیاتی حکمت عملیوں کا قیام اور ہندوستانی جہاز سازی اور میرین سیکٹر کے لیے ہنرمند اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے لیے ایک فاؤنڈیشن کی تعمیر کا مقصد جہاز سازی کو ہندوستان کی اقتصادی ترقی اور عالمی سمندری حیثیت کے لیے حکمت عملی کے لحاظ سے ایک اہم شعبے کے طور پر پوزیشن دینا ہے۔ تعاون کے تحت، KOICA، کوریا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فار ووکیشنل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ، ہندوستان کے جہاز سازی اور میرین انجینئرنگ کے شعبوں پر تفصیلی تحقیق کرے گا۔ اس اقدام میں افرادی قوت کی نقشہ سازی، مہارت کے فرق کی تشخیص اور انسانی وسائل کی ترقی کے لیے ایک جامع روڈ میپ کی تیاری شامل ہوگی۔ بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال نے کہا کہ یہ شراکت داری ہندوستان میں عالمی سطح پر مسابقتی جہاز سازی کے ماحولیاتی نظام کی تعمیر کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔ سونووال نے کہا، یہ شراکت داری ہندوستان کے سمندری سفر میں ایک اہم لمحہ کی نشاندہی کرتی ہے، کیونکہ ہم مستقبل کے لیے تیار، عالمی سطح پر مسابقتی جہاز سازی کے ماحولیاتی نظام کی تعمیر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پہل ہندوستان کے بحری شعبے کو اقتصادی ترقی اور اسٹریٹجک طاقت میں کلیدی شراکت دار میں تبدیل کرنے کے وژن سے ہم آہنگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ" یہ تعاون انتہائی ہنرمند، تکنیکی طور پر بااختیار بحری پیشہ ور افراد کی نئی نسل کے لیے ایک مضبوط بنیاد بنانے کے بارے میں ہے جو ایک عالمی جہاز سازی کے مرکز کے طور پر ہندوستان کے عروج کو تقویت بخشے گا۔

غریب اور متوسط طبقے کو آرام دہ سواری اور

سفر کا بہتر تجربہ فراہم کرنا ریلوے کی اولین ترجیح ہے: اشونی ویشنو

نئی دہلی: ریلوے، اطلاعات ونشریات اور الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر جناب اشونی ویشنو نے آج ریل بھون، نئی دہلی میں ملک بھر کے ریلوے حکام کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کی۔ مرکزی وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ غریب اور متوسط طبقے کو سفر کا اچھا تجربہ فراہم کرنا ہندوستانی ریلوے کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے تمام عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ اس مقصد کے لیے مل کر کام کریں۔ شری ویشنو نے گزشتہ سال کی قابل ستائش کارکردگی کے لیے پورے ریلوے خاندان کو مبارکباد بھی دی۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ریل حادثات میں تاریخی کمی اور مال کی ریکارڈ لوڈنگ نے پورے ملک میں ہندوستانی ریلوے کی شبیہ کو نمایاں طور پر بہتر کیا ہے۔ انہوں نے تہواروں کے دوران بڑی تعداد میں خصوصی ٹرینوں کے موثر آپریشن کی بھی تعریف کی جس سے سفر کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے میں مدد ملی۔ مسافروں کے تجربے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ ریلوے اسٹیشن عوام کے سامنے ہندوستانی ریلوے کا چہرہ ہیں اور انہیں صاف ستھرا اور اچھی طرح سے برقرار رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ تمام اسٹیشنوں پر صفائی اور بہتر مسافروں کی سہولیات کو یقینی بنانے کے لئے پوری لگن کے ساتھ کام کریں۔ پچھلی دہائی میں ریلوے کی جدید کاری کے لیے ریکارڈ مختص کرنے کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکام کو ریلوے اسٹیشنوں کی تبدیلی اور مسافروں کی سہولیات کو بڑھانے کے لیے فنڈز کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنانا چاہیے۔ مرکزی وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ ہجوم کا انتظام عروج کے دنوں میں، خاص طور پر تہواروں کے دوران، اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ مسافر پلیٹ فارم اور بورڈ ٹرینوں تک آسانی سے اور بغیر کسی تکلیف کے پہنچ سکیں۔ انہوں نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ مسافروں کی سہولت اور رسائی کو بہتر بنانے کے لیے مختص فنڈز کے استعمال کو ترجیح دیں۔ ریلوے کے جاری منصوبوں کے لیے زیر التواء اراضی کے حصول کا معاملہ بھی زیر بحث آیا۔ جناب ویشنو نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس عمل کو تیز کریں اور اگر ضرورت ہو تو رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ریاستی محصولات اور محکمہ جنگلات کے تجربہ کار ریٹائرڈ افسران کی مہارت حاصل کریں۔ ریلوے پٹریوں کے قریب رہنے والے لوگوں سے متعلق حساس مسئلہ پر توجہ دیتے ہوئے مرکزی وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ معاش کو بری طرح متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے ریلوے حکام کو ہدایت دی کہ وہ ریاستی حکومتوں کے ساتھ تال میل کے ساتھ ایسے معاملات کو حل کرنے کیلئے انسانی اور حساس رویہ اختیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہت سے شہری علاقوں میں ایک اہم مسئلہ ہے اور اس کے بروقت اور ہمدردانہ حل کی ضرورت ہے۔ اجلاس میں ریل انڈر پاسز کی تعمیر سے متعلق سابقہ فیصلے کا بھی جائزہ لیا گیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ جہاں کہیں بھی ممکن ہو، آسان اور قابل رسائی انڈر پاسز کو فوٹ اوور برج پر ترجیح دی جائے تاکہ ریلوے پٹریوں کو عبور کیا جا سکے، اسٹیشن کے احاطے کے اندر اور باہر۔ وزیر نے نوٹ کیا کہ انڈر پاسز زیادہ صارف دوست ہیں اور عوام کی طرف سے زیادہ کثرت سے استعمال ہونے کا امکان ہے۔

تعلیم کے ذریعے ہی ہم ترقی کی راہ پر آگے بڑھ سکتے ہیں: چراغ

حاجی پور: زندگی میں تعلیم کی بے حد اہمیت ہے اور میں نے ہمیشہ تعلیم کو ترجیح دینے کا کام کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی وزیر اور لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے قومی صدر جناب چراغ پاسوان نے مہوا کے پھودینی چوک پر ایک نجی اسکول کے افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے ذریعے ہی ہم ترقی کی راہ پر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ہمارے رہنما مرحوم رام ولاس پاسوان نے بھی تعلیم کو خاص اہمیت دی تھی اور حاجی پور میں ہوٹل مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ جیسے تعلیمی ادارے قائم کیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس طرح رام ولاس پاسوان نے اس علاقے کی ترقی کی ہے وہ اس سے دو قدم آگے بڑھ کر اپنے پارلیمانی حلقہ حاجی پور کی ترقی کو یقینی بنائیں گے۔ اس سے قبل چراغ پاسوان نے نجی تعلیمی ادارے کا فیتہ کاٹ کر باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر ان کے ساتھ پی ایچ ای ڈی کے وزیر سنجے سنگھ، وزیر سنجے پاسوان سمیت دیگر معزز شخصیات بھی موجود تھیں۔ وہیں چراغ پاسوان کے مہوا پہنچنے پر پھولوں کے ہار پہنا کر ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس پروگرام کے دوران لوک جن شکتی پارٹی رام ولاس کے اقلیتی لیڈر محمد لاڈلے، شری کانت پاسوان، ششی پاسوان، سروج کمار عرف لال سنگھ، دنیش پاسوان سمیت بڑی تعداد میں کارکنان اور لیڈران موجود تھے۔

ہندوستان اور ویتنام کے ٹیکسٹائل اور سرمایہ کاری میں تعاون کے مضبوط مواقع ہیں: ویتنامی اہلکار

حیدرآباد۔ 3/اپریل۔ ایم این این۔ ہندوستان اور ویتنام کے پاس سرمایہ کاری اور ٹیکسٹائل کے شعبے میں تعاون کو گہرا کرنے کے اہم مواقع ہیں۔ ایک سینئر ویتنامی تجارتی عہدیدار نے دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اقتصادی تعلقات کو اجاگر کرتے ہوئے ویتنام کے سفارت خانے میں تجارتی کونسلر اور تجارتی دفتر کے سربراہ بوئی ٹرنگ تھونگ نے بتایا کہ دونوں ممالک، خاص طور پر تلنگانہ جیسے خطے، کاروباری تعاون کے لیے مضبوط امکانات پیش کرتے ہیں۔ "ہمیں معلوم ہوا کہ ہندوستان اور ویتنام کے درمیان خاص طور پر تلنگانہ میں، کاروبار اور سرمایہ کاری کے معاملے میں تعاون کے وسیع مواقع موجود ہیں، خاص طور پر ٹیکسٹائل کی صنعت میں۔ تھونگ نے مزید کہا کہ وہ تلنگانہ میں دکھائے جانے والے دستکاری اور مصنوعات کے معیار سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ "میں تلنگانہ کے کاریگروں سے بہت متاثر ہوا۔ یہ واقعی اعلیٰ معیار کا ہے، اور ہمیں ویتنام کے ساتھ مماثلت ملی۔ انہوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ جاری جغرافیائی سیاسی کشیدگی، خاص طور پر مغربی ایشیا میں، عالمی سپلائی چین کو متاثر کر رہی ہے، جس سے ہندوستان اور ویت نام جیسے ممالک کے درمیان قریبی تعاون کو مزید اہم بنایا جا رہا ہے۔ "مشرق وسطیٰ میں حالیہ ہنگامہ آرائی اور جنگ کے حوالے سے، یہ واقعی عالمی ویلیو چین کو متاثر کرتا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان اور ویتنام دونوں کو مل کر نہ صرف ٹیکسٹائل بلکہ توانائی میں بھی کام کرنا چاہیے۔ توانائی کی حفاظت بہت اہم ہے۔ ہندوستان اور ویتنام کے درمیان دیرینہ تجارتی اور اقتصادی تعلقات مشترک ہیں، جن میں گزشتہ برسوں میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔

بنگلورو سے امن کا پیغام، جنگ کے خلاف ستیہ گرہ کی گونج

عالمی خاموشی پر شدید سوالات۔ آر روشن بیگ کا دو ٹوک خطاب

بنگلورو: جنگ زدہ علاقوں میں امن، عدم تشدد اور انسانی ہمدردی کے فروغ کے مقصد سے گاندھی بھون میں ایک روزہ "امن اپواس ستیہ گرہ" کا انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف سماجی تنظیموں، دانشوروں اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ پروگرام گلوبل گاندھی، یوتھ فار ٹروتھ ٹیم، خدائی خدمتگار اور کرناٹک گاندھی اسمارک ندھی کے اشتراک سے منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر سینئر رہنما و سابق وزیر آر روشن بیگ کی شرکت خصوصی طور پر نمایاں رہی۔ انہوں نے نہ صرف اپواس ستیہ گرہ میں حصہ لیا بلکہ اپنے پُراثر خطاب کے ذریعے عالمی امن کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات میں جنگ و تشدد انسانیت کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکے ہیں، اور اس کے خاتمے کے لیے سنجیدہ عالمی کوششیں ناگزیر ہیں۔ آر روشن بیگ نے اقوام متحدہ کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ عالمی اداروں کی خاموشی اور بے حسی تشویشناک ہے، اور انہیں فوری طور پر مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔ منتظمین نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ پروگرام محض ایک علامتی احتجاج نہیں بلکہ ایک مضبوط پیغام ہے کہ ہم سب امن، بھائی چارہ اور انسانیت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جنگ اور تشدد کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کریں۔ پروگرام میں شریک افراد نے عہد کیا کہ وہ عدم تشدد کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں امن کے قیام کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔ مقررین نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات سے ہی عالمی سطح پر مثبت تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ یہ ایک روزہ امن اپواس ستیہ گرہ عالمی امن کے لیے ایک مؤثر آواز بن کر سامنے آیا، جس میں مختلف طبقات کے افراد نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ایس آئی آر ایس آئی آر بیداری مہم کو

مؤثر بنانے پر فیڈریشن آف مہاراشٹرا مسلم کی اہم نشست

فیڈریشن آف مہاراشٹرا مسلمس (FMM) کی جانب سے 3 اپریل کو امن کمیٹی کرافورڈ مارکیٹ میں سماجی و مذہبی رہنماؤں کی قیادت میں ایک اہم نشست منعقد ہوئی، جس میں (Special SIR (Intensive Revision کے تعلق سے عوامی بیداری کو مؤثر اور منظم بنانے پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ عوام تک درست اور بروقت معلومات کی ترسیل نہایت ضروری ہے تاکہ کسی بھی قسم کی غلط فہمی یا بے چینی سے بچا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے طے پایا کہ ممبئی کے مختلف علاقوں، بالخصوص کرلا، باندرہ، ملت نگر، ساؤتھ ممبئی، دھاراوی، واڈالا اور مالاڈ میں مساجد، محلوں اور دیگر عوامی مقامات کے ذریعے بیداری مہم کو مزید وسعت دی جائے گی۔ اس ضمن میں باقاعدہ میپنگ اور مقامی سطح پر ٹیمیں تشکیل دینے پر بھی اتفاق کیا گیا تاکہ ہر علاقے میں منظم اور مربوط انداز میں کام کیا جا سکے۔ میٹنگ میں متعلقہ حکام، خصوصاً RA سے رابطہ قائم کرنے، سیاسی جماعتوں سے ملاقات اور اپائنٹمنٹ حاصل کرنے کے ذریعے اس مسئلے کو مؤثر انداز میں پیش کرنے کی حکمت عملی پر بھی غور کیا گیا۔ مزید یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو (Booth BLOs (Level Officers عوامی مسائل پر مناسب توجہ نہیں دے رہے، ان کے خلاف (Electoral ERO (Registration Officer کے پاس باضابطہ شکایت درج کی جائے گی، اور اگر وہاں سے بھی اطمینان بخش پیش رفت نہ ہو تو اعلیٰ ذمہ داران سے رجوع کیا جائے گا۔ اس نشست میں سرفراز آرزو صاحب، مولانا محمود خان دریابادی صاحب، مولانا انیس اشرفی صاحب، عبدالحسیب بھاٹکر صاحب، فرید شیخ صاحب، ایوب نوری صاحب، راشد خان صاحب اور نعیم شیخ صاحب سمیت دیگر معزز سماجی و مذہبی شخصیات شریک رہیں، جنہوں نے اپنے خیالات اور تجاویز کے ذریعے اس مہم کو مزید مؤثر بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ اجلاس کے اختتام پر عوام کے لیے یہ واضح پیغام دیا گیا کہ وہ کسی بھی قسم کی گھبراہٹ یا افواہوں کا شکار نہ ہوں، بلکہ پُرسکون رہتے ہوئے اپنے تمام ضروری کاغذات پہلے سے تیار رکھیں اور باشعور انداز میں SIR کے عمل میں حصہ لیں۔ اس موقع پر اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ باہمی تعاون، مؤثر منصوبہ بندی اور مسلسل جدوجہد کے ذریعے اس بیداری مہم کو ہر سطح پر کامیاب بنایا جائے گا۔

بنگلہ دیش کے وزیراعظم طارق رحمان

جلد ہی ہندوستان کا دورہ کریں گے: رپورٹ

نئی دہلی/ڈھاکہ: ہندوستان بنگلہ دیش کے وزیراعظم طارق رحمان کا نئی دہلی کے دو روزہ دورے پر خیر مقدم کرنے کے لیے تیار ہے جسے حکام نے دونوں پڑوسیوں کے درمیان دوطرفہ مصروفیات میں ایک اہم لمحہ قرار دیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ پرتپاک استقبال کو بڑھانے کے لیے تیاریاں جاری ہیں، جس سے نئی دہلی ڈھاکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو اہمیت دیتا ہے۔ سینئر حکام کے مطابق، یہ دورہ" بہت جلد" متوقع ہے اور اسے ایک بڑے سفارتی قدم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات" بالکل ٹریک پر" ہیں۔ امکان ہے کہ اعلیٰ سطح کی مصروفیت تعلقات میں ایک نئے مرحلے کا آغاز کرے گی، دونوں فریق مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کے خواہاں ہیں۔ ذرائع نے اشارہ کیا کہ دورے کے دوران متعدد دوطرفہ بات چیت متوقع ہے، جس میں اقتصادی شراکت داری کو مضبوط بنانے اور رابطے کے اقدامات کو وسعت دینے پر توجہ دی جائے گی۔ دونوں ممالک کے درمیان عوام سے عوام کے تعلقات کو فروغ دینے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ تجارتی اور بنیادی ڈھانچے کے روابط کو بحث کے کلیدی شعبے قرار دیا گیا ہے۔ حکام نے مزید کہا کہ یہ دورہ طویل مدتی اعتماد اور تعاون کی بنیاد رکھتے ہوئے زیر التواء دوطرفہ مسائل کو حل کرنے میں بھی مدد دے سکتا ہے۔ مصروفیت کو سفارتی رفتار کو تقویت دینے اور آنے والے سالوں کے لیے ترجیحات کو ہم آہنگ کرنے کے ایک موقع کے طور پر رکھا جا رہا ہے۔ رحمان، جنہوں نے 17 فروری 2026 کو بنگلہ دیش کے وزیراعظم کے طور پر حلف اٹھایا، بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی بھاری اکثریت سے کامیابی کے بعد، برسوں کی جلاوطنی سے واپس آنے کے بعد عہدہ سنبھالا۔ انہوں نے محمد یونس کی قیادت میں عبوری انتظامیہ کی جانشینی کی، جس نے 2024 کے طلباء کی قیادت میں ہونے والی بغاوت کے نتیجے میں چارج سنبھالا تھا۔ دونوں فریقوں کی جانب سے امید کا اظہار کرتے ہوئے، توقع ہے کہ آنے والے دورے سے ڈھاکہ-دہلی تعلقات کو نئی تحریک ملے گی، جو اسٹریٹجک، اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کو آگے بڑھانے کے مشترکہ ارادے کی عکاسی کرتی ہے۔

خاموش کرایا گیا ہوں، ہارا نہیں، راگھو چڈھا کے اپنی ہی پارٹی پر سنگین الزامات

عام آدمی پارٹی کے رکن راجیہ سبھا راگھو چڈھا نے الزام لگایا ہے کہ انہیں عوامی مسائل اٹھانے سے روکا جا رہا ہے

عام آدمی پارٹی کے رکن راجیہ سبھا راگھو چڈھا نے الزام لگایا ہے کہ انہیں عوامی مسائل اٹھانے سے روکا جا رہا ہے۔ ان کے بیان سے پارٹی کے اندرونی اختلافات کی بحث تیز ہوگئی ہے عام آدمی پارٹی کے رکن راجیہ سبھا راگھو چڈھا نے اپنی ہی پارٹی کے خلاف کھل کر آواز اٹھاتے ہوئے سنگین الزامات عائد کیے ہیں، جس سے سیاسی حلقوں میں نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا کے ذریعے جاری اپنے بیان میں کہا کہ انہیں جان بوجھ کر خاموش کرایا جا رہا ہے اور عوامی مسائل کو اٹھانے سے روکا جا رہا ہے۔ راگھو چڈھا کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب حال ہی میں انہیں راجیہ سبھا میں پارٹی کے نائب قائد کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا، جسے سیاسی مبصرین ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا،" مجھے خاموش کرایا گیا ہے، لیکن میں ہارا نہیں ہوں"، اور اس بات پر زور دیا کہ وہ عوامی مسائل کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے اپنے ویڈیو پیغام میں دعویٰ کیا کہ انہوں نے ہمیشہ پارلیمنٹ میں عام آدمی کے مسائل کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ہوائی اڈوں پر مہنگے کھانے، آن لائن فوڈ ڈیلیوری پلیٹ فارمز جیسے سوِگی اور زوماٹو کے ڈیلیوری کارکنوں کے مسائل، بینکنگ نظام میں درپیش مشکلات اور ٹول پلازہ پر عوام کو ہونے والی پریشانیوں جیسے معاملات کو انہوں نے بار بار اٹھایا۔ چڈھا کے مطابق اب پارٹی کے اندر سے ہی انہیں ایسے مسائل اٹھانے سے روکا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ پارلیمنٹ میں انہیں بولنے کے مواقع محدود کیے جا رہے ہیں اور پارٹی کی جانب سے ہدایات دی گئی ہیں کہ انہیں سوال اٹھانے سے روکا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک ایسی جماعت، جو خود کو عام آدمی کی آواز کہتی ہے، وہی عوامی مسائل کو دبانے کی کوشش کرے۔ ان کے اس بیان کے بعد سیاسی گلیاروں میں ہلچل بڑھ گئی ہے اور عام آدمی پارٹی کے اندر ممکنہ اختلافات پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ معاملہ پارٹی کے داخلی نظم وضبط اور قیادت کے فیصلوں پر بھی اثر ڈال سکتا ہے۔ ابھی تک پارٹی قیادت کی جانب سے اس معاملے پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے، تاہم راگھو چڈھا کے الزامات نے ایک نئی سیاسی بحث کو جنم دے دیا ہے۔ آنے والے دنوں میں یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ پارٹی اس صورتحال کو کیسے سنبھالتی ہے اور آیا یہ تنازع مزید شدت اختیار کرتا ہے یا نہیں۔ واضح رہے کہ عام آدمی پارٹی میں اختلافات کھل کر سامنے آ گئے ہیں، جہاں راگھو چڈھا پر پارٹی قیادت نے خاموشی، غیر فعالیت اور اہم سیاسی معاملات پر مؤقف نہ اپنانے کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ عام آدمی پارٹی میں اندرونی اختلافات اب کھل کر سامنے آ گئے ہیں، جہاں پارٹی کے سینئر رہنماؤں نے رکن پارلیمان راگھو چڈھا پر سخت تنقید کرتے ہوئے ان کی وفاداری اور سیاسی سرگرمیوں پر سوال اٹھائے ہیں۔ پارٹی کے میڈیا انچارج انوراگ ڈھانڈا اور رہنما سوربھ بھاردواج نے چڈھا کے رویے کو نہ صرف غیر مؤثر بلکہ پارٹی کی لائن سے ہٹ کر قرار دیا ہے۔ انوراگ ڈھانڈا نے کھلے الفاظ میں کہا کہ راگھو چڈھا گزشتہ چند برسوں سے خوف کا شکار نظر آتے ہیں اور وزیراعظم نریندر مودی کے خلاف بولنے سے گھبراتے ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جو شخص ڈر جائے وہ ملک کے لیے کیسے لڑ سکتا ہے۔ ڈھانڈا نے یہ بھی کہا کہ پارلیمان میں پارٹی کو جو محدود وقت ملتا ہے۔

بنگال میں بی جے پی مچھلیوں کے حوالے سے اپنی سیاست کو چمکانے کی کر رہی ہے کوشش

بنگال کی کھانے پینے کی روایت کو اپناتے ہوئے ترنمول کانگریس کی سیاست کو نشانہ بنانے بی جے پی کی جانب سے مچھلیوں کا استعمال کیا جارہا ہے

کولکتہ: بی جے پی بنگال کی خوراک کی سیاست کو اپناتی ہے، مچھلیوں کے ساتھ مہم چلاتی ہے کیونکہ ٹی ایم سی کے بیانیے کو فائدہ ہوتا ہے۔ مغربی بنگال کے انتخابی پانیوں میں، مچھلیوں نے ڈنر پلیٹ سے سیاسی جال کے مرکز میں چھلانگ لگادی ہے، ترنمول کانگریس بنگالی غرور کو جکڑنے کی کوشش کر رہی ہے، اور بی جے پی 'مچھے بھتے بنگالی' کے جملے کے غلط رخ پر نہ پھنسنے کی کوشش کر رہی ہے۔ روڈ شوز میں دیوہیکل کٹلا سے لے کر سیاسی تقاریر میں جگہ پانے والی ایلش، پبڑا اور چنگری تک، مچھلی مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات میں ایک غیر امکانی لیکن طاقتور استعارہ کے طور پر ابھری ہے، جس نے کھانے کی عادات کو شناخت، ثقافت اور "حقیقی" بنگالی کی نمائندگی کرنے والے ایک سخت مقابلے میں تبدیل کر دیا ہے۔ 'مچھے بھتے بنگالی' بطور انتخابی نعرہ: پرانا بنگالی محاورہ 'مچھے بھتے بنگالی' جس کا مطلب ہے بنگالی کی تعریف مچھلی اور چاول کے استعمال سے ہوتی ہے، پارٹیوں کے لیے اس الیکشن کا اصل نعرہ بن گیا ہے۔ ٹی ایم سی ثقافتی بیانیہ تیار کرتی ہے۔ ٹی ایم سی نے یہ دلیل دے کر جذبات کو ہتھیار بنانے کی کوشش کی ہے کہ بی جے پی، جسے وہ ہندی بولنے والوں اور شمالی ہندوستان کی سبزی پرستی کو فروغ دینے والی سیاست کے ساتھ جوڑنا چاہتی ہے، ثقافتی طور پر مغربی بنگال کے لیے اجنبی ہے اور، اگر وہ اقتدار میں آتی ہے، تو بالآخر مچھلی، گوشت اور انڈوں پر پابندیاں عائد کر سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ایک ریلی میں یہ کہتے ہوئے حملے کو تیز کیا، "وہ آپ کو مچھلی نہیں کھانے دیں گے۔ آپ گوشت نہیں کھا سکتے، آپ کے پاس انڈے نہیں، آپ بنگالی میں بات نہیں کر سکتے۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو وہ آپ کو بنگلہ دیشی کہیں گے"، اس طرح خوراک، زبان اور بنگالی شناخت کو ایک سیاسی دلیل میں جوڑتے ہیں۔ اس الزام نے ٹی ایم سی کو مہم کو اقتدار مخالف، بدعنوانی اور بے روزگاری سے دور اور ایک ایسے علاقے کی طرف لے جانے کی اجازت دی ہے جہاں وہ زیادہ آرام دہ محسوس کرتا ہے: بنگالی ذیلی قوم پرستی۔ مچھلی، اس بتانے میں، اب محض دوپہر کا کھانا نہیں ہے۔ یہ بنگالی فخر کا نشان ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اعلان کے بعد کہ وہ انتخابی مہم کے لیے مغربی بنگال میں 15 دن گزاریں گے، پارٹی کے سوشل میڈیا ہینڈلز نے ایلیش بھاپا، پبڑا جھال، چنگری ملائی کری اور کوشا منگشو جیسے پکوان کی تصاویر پوسٹ کی ہیں۔ "مغربی بنگال سیاحوں کا خیر مقدم کرتا ہے۔ ہمارے پکوانوں کو مت چھوڑیں،" ٹی ایم سی کے ایک پوسٹ نے شاہ پر طنز کرتے ہوئے کہا، جس میں طنز کو پاک قوم پرستی کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ ماہرین شناخت کی سیاست پر تولتے ہیں۔: سیاسی تجزیہ کار معید الاسلام نے کہا کہ ٹی ایم سی مغربی بنگال کو "بنیادی طور پر ایک بنگالی پروجیکٹ" کے طور پر دیکھتی ہے۔ "اس بنگالی پروجیکٹ کے اندر، مچھلی کھانا ایک اہم عنصر ہے۔ جب مچھلی کے بازاروں پر کسی اور جگہ حملہ کیا جاتا ہے، یا ہندی بولنے والے لیڈر مچھلیوں پر اپنی ناک جھکاتے ہیں، تو یہ ایک مہم کا مقام بن جاتا ہے۔ ٹی ایم سی کہہ رہی ہے کہ یہ بنگالیوں کی نامیاتی پارٹی ہے اور اس لیے بنگالی کھانے کی عادات سے باضابطہ طور پر جڑی ہوئی ہے،" انہوں نے کہا۔ کھانے سے باہر مچھلی: اس دلیل نے کرشن حاصل کرلیا ہے کیونکہ مچھلی کے ساتھ مغربی بنگال کا تعلق کھانے سے بہت آگے ہے۔ مغربی بنگال میں، مچھلی زندگی کے ہر اہم لمحے کا حصہ ہے ایک بچے کی پہلی چاول کھانے کی تقریب سے لے کر شادی سے پہلے دولہے کے گھر بھیجے گئے تحفے سے لے کر کھانے تک جو 'شرادھا' کے بعد سوگ کے خاتمے کی علامت ہے۔ عالمی بینک کے اعداد و شمار کے مطابق، مغربی بنگال سالانہ 36.8 لاکھ ٹن مچھلی کھاتا ہے، جو قومی اوسط سے تقریباً دوگنا ہے، جب کہ مچھلی اور گوشت مل کر ریاست میں گھریلو خوراک کے اخراجات کا تقریباً پانچواں حصہ بنتے ہیں۔ بی جے پی پیچھے ہٹ رہی ہے۔: بی جے پی کا اصرار ہے کہ ٹی ایم سی جان بوجھ کر خوف پیدا کر رہی ہے۔ اس کے لیڈروں کا کہنا ہے کہ مغربی بنگال میں مچھلی یا گوشت پر پابندی لگانے کی کوئی تجویز نہیں ہے اور حکمراں پارٹی پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ انتخابات کو ایک مینو کارڈ میں کم کر کے اسے معمولی بنا رہے ہیں۔ پھر بھی، نمایاں طور پر، بی جے پی کو اب خود کو عوامی طور پر ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ مچھلی مخالف نہیں ہے۔ مچھلی کے ساتھ مہم چلانا: بیدھا نگر کے بی جے پی امیدوار شردوت مکھرجی نے حال ہی میں پانچ کلو کی کٹلا مچھلی لے کر محلوں میں مہم چلائی، ووٹروں کو بتایا کہ بی جے پی بنگالی کھانے کی عادات میں کبھی مداخلت نہیں کرے گی۔ پانڈویشور میں، بی جے پی امیدوار جتیندر ناتھ تیواری نے "مچھلی جلوس" کے ساتھ اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے، حامیوں کے ساتھ مچھلی کی ٹوکریاں اٹھائے ہوئے تھے جب کہ انھوں نے خود ایک بڑی ٹوکری اٹھا رکھی تھی۔ تیواری نے کہا، "اگر مغربی بنگال کی ثقافت کو فروغ دینا ڈرامہ ہے تو مجھے اس ڈرامے پر فخر ہے۔ بی جے پی پر بیانیہ کا اثر: تماشا سیاسی طور پر ظاہر کر رہا تھا۔ برسوں سے، بی جے پی نے کئی ہندی ہارٹ لینڈ ریاستوں میں سبزی خور علامت کو پیش کیا۔ تاہم مغربی بنگال میں وہی پارٹی اب ہاتھ میں مچھلی لے کر انتخابی مہم چلا رہی ہے۔ سیاسی تجزیہ کار سمن بھٹاچاریہ نے کہا کہ خود دکھایا ہے کہ ٹی ایم سی کا بیانیہ کتنی گہرائی میں داخل ہوا ہے۔" یہ تاثر کہ بی جے پی مچھلی اور نان ویجیٹیرین کھانے کے خلاف ہے اس قدر مضبوط ہوگئی ہے کہ پارٹی لیڈروں کو اب عوامی طور پر مچھلی کھانی پڑتی ہے اور اس کے ساتھ مہم چلانی پڑتی ہے۔ یہ خود ظاہر کرتا ہے کہ مغربی بنگال میں ان کی سبزی خور سیاست کس طرح کام نہیں کرتی تھی،" انہوں نے کہا۔ پارٹی کی وضاحتیں اور جوابی دعوے: ریاستی بی جے پی کے صدر سمک بھٹاچاریہ نے بھی اتنا ہی زور دیا ہے۔ "مچھلی پر پابندی لگانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بنگالی مچھلی کھائیں گے اور بہاری مٹن کھائیں گے۔ اگر کوئی مجھے روکنے کی کوشش کرے گا تو میں مزاحمت کروں گا،" انہوں نے ٹی ایم سی پر غلط معلومات پھیلانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا۔ بنگال کی شکل کے ادراک سے آگے کے واقعات: بی جے پی کی بے چینی جزوی طور پر مغربی بنگال سے باہر کے واقعات کی وجہ سے ہے۔

'لوگ سوچنے پر مجبور ہیں کہ وہ کیا پکائیں، کیا کھائیں اور کیا بچائیں'، بڑھتی مہنگائی پر کانگریس کا اظہارِ تشویش

جاری کردہ معلومات کے مطابق، کبھی 80 روپے فی کلو ملنے والی رسوئی گیس کی قیمت بڑھ کر 500 روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح لکڑی، جو پہلے 10 روپے فی کلو دستیاب تھی، اب 50 روپے فی کلو فروخت ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے، جس کی ایک بڑی وجہ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی ہے۔ کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ مہنگائی کی ایک وجہ حکومت کی عوام مخالف پالیسی بھی ہے۔ اس تعلق سے کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک نئی پوسٹ جاری کی ہے۔ اس پوسٹ میں ویڈیو اور اس کے ساتھ فراہم کردہ اعداد و شمار میں مہنگائی کے مسئلہ کو نمایاں طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ پارٹی نے دعویٰ کیا ہے کہ گھریلو استعمال کی بنیادی اشیاء کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے، جس سے عام لوگوں کی زندگی شدید متاثر ہو رہی ہے۔ جاری کردہ معلومات کے مطابق، کبھی 80 روپے فی کلو ملنے والی رسوئی گیس کی قیمت بڑھ کر 500 روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح لکڑی، جو پہلے 10 روپے فی کلو دستیاب تھی، اب 50 روپے فی کلو فروخت ہو رہی ہے۔ ہوٹلوں میں کھانے کی تھالی کی قیمت بھی بڑھ کر 50 روپے سے 80 روپے تک ہوگئی ہے۔ کانگریس نے ان اعداد و شمار کے ذریعہ سوال اٹھایا ہے کہ جب روزمرہ استعمال کی اشیاء اس قدر مہنگی ہوجائیں تو عام آدمی کے لیے جینا کس قدر مشکل ہوجاتا ہے۔ پارٹی نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہیں کہ وہ کیا پکائیں، کیا کھائیں اور کیا بچائیں۔ پوسٹ کے ساتھ منسلک ویڈیو میں بھی مہنگائی کے اثرات کو عام آدمی کی زندگی سے جوڑ کر دکھایا گیا ہے، جہاں باورچی خانے کے اخراجات میں اضافے کو خاص طور پر نمایاں کیا گیا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ بڑھتی ہوئی قیمتیں نہ صرف متوسط اور غریب طبقہ کے لیے پریشانی کا باعث ہیں بلکہ ان کی بنیادی ضروریات کو بھی متاثر کر رہی ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق، مہنگائی ایک اہم عوامی مسئلہ بن چکی ہے اور اپوزیشن پارٹیاں اس معاملہ پر حکومت کو مسلسل نشانہ بنا رہی ہیں۔ دوسری جانب حکومت کی طرف سے مہنگائی پر قابو پانے کے اقدامات کا ذکر کیا جاتا ہے، تاہم اپوزیشن کا دعویٰ ہے کہ زمینی سطح پر اس کا خاطر خواہ اثر نظر نہیں آرہا۔

بھارت اور روس نے 100 بلین ڈالر کا تجارتی ہدف مقرر کیا

نئی دہلی: نئی دہلی میں ہونے والی بات چیت کے بعد، ہندوستان اور روس نے 2030 تک سالانہ تجارت کو 100 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کے منصوبے کا اعلان کیا۔ معاہدے میں سرمایہ کاری، توانائی، کھاد اور صنعتی تعاون پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، جس میں رہنما پی ایم مودی اور صدر پوتن کے درمیان 23ویں دو طرفہ سربراہی اجلاس سے پیش رفت کا جائزہ لے رہے ہیں۔ دونوں فریقوں نے خصوصی اور مراعات یافتہ اسٹریٹجک پارٹنر شپ پر زور دیا اور عمل درآمد کے لیے مخصوص اقدامات پر اتفاق کیا۔ مانتو روف کا دورہ ہندوستان کے روس سے پانچ S-400 میزائل سسٹم کی اضافی کھیپ خریدنے کے فیصلے کے ساتھ موافق ہے۔ یہ اقدام آپریشن سندور کے دوران سسٹم کی کارکردگی کے بعد کیا گیا ہے، جہاں اس نے پاکستان پر بھارت کے برتری میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ خریداری 2018 میں پانچ یونٹس کے لیے 5 بلین امریکی ڈالر کے معاہدے پر مبنی ہے۔ ملاقاتوں میں مغربی ایشیا میں سلامتی کی ابھرتی ہوئی صورتحال اور اس کے معاشی مضمرات بالخصوص توانائی کی عالمی منڈیوں پر بات کی گئی۔ بات چیت میں پی ایم مودی، این ایس اے اجیت ڈوبھال، وزیر خارجہ ایس جے شنکر، اور وزیر خزانہ نرملا سیتارامن نے اس دورے کے کثیر جہتی دائرہ کار کو اجاگر کیا۔ دونوں فریقوں نے علاقائی استحکام کو اپنے وسیع تر اقتصادی اور سیکورٹی تعاون سے منسلک کیا۔ اگر تجارتی روڈ میپ کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے تو، ہندوستان اور روس کے تعلقات زیادہ تر اقتصادی باہمی انحصار کی طرف ایک تبدیلی دیکھ سکتے ہیں، ممکنہ طور پر ان کے دفاعی تعلقات میں توازن پیدا کرتے ہیں۔ متبادل کے طور پر، مغربی ایشیا میں جغرافیائی سیاسی کشیدگی یا نئی پابندیوں کے دباؤ سے عمل درآمد سست ہوسکتا ہے، جو دونوں فریقوں کو ترجیحات کو دوبارہ ترتیب دینے پر مجبور کرسکتا ہے۔

روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف مئی میں نئی دہلی کا دورہ کریں گے

نئی دہلی: روس کے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف مئی کے وسط میں بھارت کا دورہ کریں گے جہاں وہ برکس ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ رپورٹس کے مطابق، لاوروف 14 اور 15 مئی کو نئی دہلی میں ہونے والے برکس وزارتی اجلاس میں شریک ہوں گے، جو 2026 میں بھارت کی صدارت کے تحت ایک اہم سفارتی سرگرمی تصور کیا جا رہا ہے۔ اس اجلاس میں آئندہ برکس سربراہی اجلاس کیلئے اہم دستاویزات اور پالیسی خطوط کو حتمی شکل دینے پر غور کیا جائے گا۔ دورے کے موقع پر لاوروف کی بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور دیگر اعلیٰ حکام سے علیحدہ دو طرفہ ملاقاتیں بھی متوقع ہیں، جن میں دو طرفہ تعلقات، علاقائی صورتحال اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بھارت برکس کی صدارت سنبھالے ہوئے ہے اور عالمی سطح پر بدلتی جغرافیائی واقتصادی صورتحال کے تناظر میں اس پلیٹ فارم کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

امریکی جنگی طیارہ ایف-35 کو ایران ہوا میں کس طرح بنا رہا آگ کا گولہ؟

ایف-35 جنگی طیارہ کو معمولی طریقے سے مار گرانا ایران کیلئے بڑی بات ہے۔ اب سوال اٹھ رہا ہے کہ ایران یہ کارنامہ کیسے انجام دے رہا ہے؟

ایران نے امریکہ کے سب سے جدید ایف-35 جنگی طیارہ کو مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ دوسری بار ہے جب جنگ کے دوران ایران نے امریکہ کے ایف-35 کو فضا میں ہی آگ کا گولہ بنانے کی بات کہی ہے۔ ایف-35 کو امریکہ کا سب سے جدید جنگی طیارہ مانا جاتا ہے۔ یہ پانچویں نسل کا جنگی طیارہ ہے اور ایک ایسا فائٹر جیٹ ہے جسے رڈار بھی آسانی سے نہیں پکڑ سکتا۔ اس جنگی طیارہ کی قیمت اوسطاً 1200 کروڑ روپے ہے۔ اسے امریکہ کا غرور بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ پوری دنیا میں اس کے مقابلے کا جنگی طیارہ بہت کم ممالک کے پاس ہے۔ فارس نیوز ایجنسی کے مطابق وسطی تہران میں جب ایف-35 فضائی حملے کے لیے پرواز کر رہا تھا، اسی دوران اسے مار گرایا گیا۔ ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ (آئی آر جی سی) نے اس بارے میں زیادہ جانکاری نہیں دی ہے۔ اس سے پہلے 19 مارچ کو ایک آپریشن کے دوران ایران نے ایف-35 پر حملہ کیا تھا، جس کے بعد اس میں آگ لگ گئی۔ اگرچہ جیٹ کے پائلٹ نے اسے بہ حفاظت لینڈ کرا لیا، لیکن طیارہ بچ نہیں سکا۔ امریکی محکمۂ دفاع کے مطابق اب یہ طیارہ سروس کے قابل نہیں رہا ہے۔ اس جنگی طیارہ کو معمولی طریقے سے مار گرانا ایران کے لیے بڑی بات ہے۔ اب سوال اٹھ رہا ہے کہ ایران یہ کارنامہ کیسے انجام دے رہا ہے؟ 'ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ' کی ایک رپورٹ میں امکانات ظاہر کیے گئے ہیں کہ ایف-35 کو گرانے کے لیے چین کے ایک انجینئر کے مشورے پر عمل کیا جا رہا ہے۔ دراصل چین کے ایک انجینئر نے حال ہی میں ایک ویڈیو بنائی تھی، جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ایف-35 کو کس طرح آسانی سے مار گرایا جا سکتا ہے۔ اس ویڈیو کو فارسی سب ٹائٹلز کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح انفراریڈ میزائلوں، موبائل لانچروں اور عارضی سنسروں جیسے آسانی سے دستیاب کم لاگت والے ہتھیاروں کے ذریعے ایف-35 کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اس ویڈیو کو اب تک 4 کروڑ افراد دیکھ چکے ہیں اور ایران میں یہ خوب وائرل ہو رہی ہے۔ بہرحال، ایف-35 کو ایران کے ذریعہ نشانہ بنانا ٹرمپ کے تکبر توڑنے والا ہے۔ سی این این نے امریکی خفیہ ایجنسی کے عہدیداروں کے حوالے سے 19 مارچ کو ایک رپورٹ شائع کی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ ایران نے ایف-35 پر فائرنگ کی، جس سے فائٹر جیٹ کا توازن بگڑ گیا۔ اس کی وجہ سے طیارے کو ہنگامی لینڈنگ کرنی پڑی۔ تاہم، امریکی حکومت نے اسے سرکاری طور پر تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایرانی خام تیل لے جانے والا بحری ٹینکر، جو ہندوستان کی طرف آرہا تھا، نے اچانک اپنا رخ چین کی جانب موڑ دیا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، اس اچانک تبدیلی کی ممکنہ وجہ ادائیگی سے متعلق مسائل ہیں۔ افرامیکس (Aframax) کا 'پنگ شن' (Ping Shun) نامی ٹینکر، جس پر تقریباً ٦ لاکھ بیرل خام تیل لدا ہوا ہے، نے پہلے گجرات کی وادینار بندرگاہ کو اپنی منزل ظاہر کیا تھا۔ جہاز نے ایران کے جزیرے خرج سے کارگو لوڈ کیا تھا اور اپریل کے اوائل میں اس کی ہندوستان آمد متوقع تھی۔

ہندوستانی بحریہ کی توجہ جنگی طور پر تیار، قابل اعتماد

مربوط، مستقبل کے لیے تیار فورس رہنا ہے: ایڈمرل ترپاٹھی

وشاکھاپٹنم: ہندوستان کی بحریہ کی بڑھتی ہوئی طاقت اور خود انحصاری کو اجاگر کرتے ہوئے، بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی نے جمعہ کو اعلان کیا کہ جنگی جہاز تاراگیری کی کمیشننگ ہندوستانی بحریہ کی آپریشنل صلاحیتوں کو بڑھانے میں ایک اہم قدم ہے۔ جنگ کے لیے تیار اور مستقبل کے لیے تیار فورس کے وژن پر زور دیتے ہوئے، انھوں نے نوٹ کیا کہ بحریہ نے گزشتہ ایک سال کے دوران 12 بحری جہاز، ایک آبدوز، اور ایک ہوائی جہاز کا سکواڈرن کمیشن کیا ہے۔ ہندوستانی بحریہ کی توجہ واضح ہے: جنگ کے لیے تیار، قابل اعتماد، مربوط اور مستقبل کے لیے تیار فورس بننا جاری رکھنا۔ اس مقصد کے تحت، وزارت دفاع کی مدد سے، ہندوستانی بحریہ نے گزشتہ سال سے 12 بحری جہاز، ایک آبدوز اور ایک ائیر کرافٹ اسکواڈرن کو کمیشن دیا ہے۔ آج کی کمیشننگ ہندوستانی بحریہ کی آپریشنل رسائی، موجودگی اور جوابی صلاحیت کو مضبوط کرے گی۔ اپنی مضبوط جنگی صلاحیتوں اور جدید ترین نظاموں کے ساتھ، یہ تاراگیر-بھارت کی بڑھتی ہوئی بحری طاقت کی علامت ہے۔ اس پلیٹ فارم کی تعمیر اپنی نوعیت کے دیگر جہازوں کے مقابلے میں تقریباً 15 فیصد کم وقت میں 75 فیصد سے زیادہ ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان، اور دیگر سینئر بحریہ افسران نے شرکت کی ایک تقریب میں ایڈوانسڈ اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس تاراگیری کو باضابطہ طور پر وشاکھاپٹنم، آندھرا پردیش میں ہندوستانی بحریہ میں شامل کیا گیا۔ قبل ازیں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہندوستان کے سمندری مفادات کے تحفظ میں بحریہ کے اہم کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ اہم سمندری راستوں، چوک پوائنٹس اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی حفاظت کرتا ہے اور کشیدگی کے وقت تجارتی جہازوں اور آئل ٹینکروں کی حفاظت کو یقینی بناتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحریہ خلیج فارس سے لے کر آبنائے ملاکا تک مسلسل موجودگی کو برقرار رکھتی ہے اور بحرانوں بشمول انخلاء اور انسانی امداد سمیت ہر وقت سب سے آگے رہتی ہے۔ راجناتھ سنگھ نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان کی ترقی اور توانائی کی حفاظت سمندروں سے گہرے جڑے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے ایک مضبوط بحریہ ضروری ہے۔ انہوں نے ہندوستانی بحریہ اور مزگاؤں ڈاک شپ بلڈرز لمیٹڈ کو آئی این ایس تاراگیری کے شروع ہونے پر مبارکباد دی اور اسے ہندوستان کی بڑھتی ہوئی سمندری طاقت کی علامت قرار دیا۔

دہلی۔این سی آر میں پھر بدلا موسم کا مزاج، آندھی۔بارش اور بجلی کا الرٹ جاری، کچھ مقامات پر بوندا باندی شروع

آئی ایم ڈی کے مطابق شام کے وقت دہلی میں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے لگیں۔ کچھ مقامات پر بادلوں کی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہلکی بارش بھی ہوئی۔ دہلی-این سی آر خطہ میں موسم نے ایک بار پھر اچانک کروٹ لے لی ہے۔ آج صبح سے دوپہر تک گرمی کا احساس ہو رہا تھا، لیکن شام ہوتے ہوتے آسمان میں بادل نظر آنے لگے اور تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ کچھ مقامات پر ہلکی بوندا باندی بھی دیکھنے کو ملی۔ آئی ایم ڈی (ہندوستانی محکمہ موسمیاتی سائنس) کے مطابق شام کے وقت دہلی میں 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلیں۔ کچھ مقامات پر بادلوں کی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہلکی بارش بھی ہوئی۔ گزشتہ کچھ دنوں سے دہلی کا درجہ حرارت 37-36 ڈگری کے آس پاس تھا، جو معمول سے 3-2 ڈگری زیادہ تھا۔ لیکن آج مغرب سے آئی ایک موسمی ہلچل کی وجہ سے ٹھنڈک میں اضافہ ہوا ہے۔ آئی ایم ڈی کا کہنا ہے کہ آئندہ 3 دنوں میں درجہ حرارت 3 سے 5 ڈگری تک گر سکتا ہے۔ کل، یعنی 4 اپریل کو بھی بادل آسمان پر نظر آئیں گے اور ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ گریٹر نوئیڈا میں موسم کچھ زیادہ ہی خطرناک صورت اختیار کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ تیز ہوا اور بارش کے ساتھ ساتھ کئی مقامات پر ژالہ باری بھی ہوئی ہے۔ خصوصاً دنکور علاقہ میں برف گرتے ہوئے دیکھا گیا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ موجودہ وقت کسانوں کے لیے بے حد مشکل رہا۔ گیہوں کی کٹائی کا آخری دور چل رہا تھا۔ کھیتوں میں فصل تیار کھڑی تھی، لیکن بارش اور ژالہ باری نے سب کچھ سپاٹ کر دیا۔ کئی کھیتوں میں پانی بھر گیا اور گیہوں کے دانے خراب ہو گئے۔ بہرحال، آئی ایم ڈی نے 3 اور 4 اپریل کے لیے دہلی-این سی آر میں بارش اور تیز ہواؤں کا الرٹ جاری کیا ہے۔ 5 اپریل کے بعد تھوڑی راحت مل سکتی ہے، لیکن آئندہ ہفتہ پھر بارش کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ یعنی کچھ دنوں تک دہلی اور این سی آر میں موسم کا مزاج روز بہ روز بدلتا ہوا دکھائی دے سکتا ہے۔

بنگلورو سے امن کا پیغام، جنگ کے خلاف ستیہ گرہ کی گونج

عالمی خاموشی پر شدید سوالات۔آر روشن بیگ کا دو ٹوک خطاب

بنگلورو: جنگ زدہ علاقوں میں امن، عدم تشدد اور انسانی ہمدردی کے فروغ کے مقصد سے گاندھی بھون میں ایک روزہ "امن اپواس ستیہ گرہ" کا انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف سماجی تنظیموں، دانشوروں اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ پروگرام گلوبل گاندھی، یوتھ فار ٹروتھ ٹیم، خدائی خدمتگار اور کرناٹک گاندھی اسمارک ندھی کے اشتراک سے منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر سینئر رہنما و سابق وزیر آر روشن بیگ کی شرکت خصوصی طور پر نمایاں رہی۔ انہوں نے نہ صرف اپواس ستیہ گرہ میں حصہ لیا بلکہ اپنے پُراثر خطاب کے ذریعے عالمی امن کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات میں جنگ و تشدد انسانیت کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکے ہیں، اور اس کے خاتمے کے لیے سنجیدہ عالمی کوششیں ناگزیر ہیں۔ آر روشن بیگ نے اقوام متحدہ کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ عالمی اداروں کی خاموشی اور بے حسی تشویشناک ہے، اور انہیں فوری طور پر مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔ منتظمین نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ پروگرام محض ایک علامتی احتجاج نہیں بلکہ ایک مضبوط پیغام ہے کہ ہم سب امن، بھائی چارہ اور انسانیت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جنگ اور تشدد کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کریں۔ پروگرام میں شریک افراد نے عہد کیا کہ وہ عدم تشدد کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں امن کے قیام کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔ مقررین نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات سے ہی عالمی سطح پر مثبت تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ یہ ایک روزہ امن اپواس ستیہ گرہ عالمی امن کے لیے ایک مؤثر آواز بن کر سامنے آیا، جس میں مختلف طبقات کے افراد نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

کنڈلا میں اہم بندرگاہ کنیکٹوٹی پروجیکٹ کیلئے 51.132 کروڑ روپے کی منظوری

نئی دہلی: ملک میں بندرگاہ کی قیادت میں ترقی کو مضبوط بنانے کی سمت ایک اہم قدم میں، بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال نے دین دیال پورٹ اتھارٹی میں LC-235 پر روڈ اوور برج کی تعمیر کو منظوری دی ہے۔ اس پروجیکٹ پر 51.132 کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت کے مطابق، "یہ منصوبہ حکومت ہند کے فلیگ شپ ساگر مالا پروگرام کا ایک اٹوٹ حصہ بناتا ہے اور پی ایم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کے مقاصد سے ہم آہنگ ہے، جس کا مقصد پورے ملک میں ملٹی موڈل کنیکٹیویٹی اور لاجسٹکس کی کارکردگی کو بڑھانا ہے۔" یہ تعمیر فی الحال ویسٹرن ریلوے ڈپازٹ کی بنیاد پر کر رہی ہے۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے مرکزی وزیر سربانند سونووال نے کہا، "یہ پروجیکٹ وزیر اعظم نریندر مودی کی دوراندیش قیادت میں جدید، موثر اور بغیر کسی رکاوٹ کے بندرگاہ کے ساتھ رابطے کے لیے ہماری وابستگی کی عکاسی کرتا ہے۔ دین دیال بندرگاہ پر آر او بی اہم رکاوٹوں کو دور کرے گا، کارگو کی نقل و حرکت کو بہتر بنائے گا اور ہندوستان کی لاجسٹکس کی کارکردگی کو مضبوط کرے گا۔ ہم پی ایم پی کے ساتھ منسلک ہیں، ہم ایک پروگرام اور شگر کے ساتھ منسلک ہیں۔ مربوط بنیادی ڈھانچہ جو تجارت کو تیز کرتا ہے، حفاظت کو بڑھاتا ہے اور اقتصادی ترقی کو سہارا دیتا ہے، یہ عالمی سطح کے بندرگاہوں کے بنیادی ڈھانچے کو بنانے اور عالمی سمندری مرکز کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کرنے کی سمت ایک فیصلہ کن قدم ہے۔" اس تجویز کا حال ہی میں بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت کے سکریٹری کی زیر صدارت ایک میٹنگ میں ڈیلیگیٹڈ انویسٹمنٹ بورڈ (DIB) نے جائزہ لیا۔ جدید حفاظتی معیارات اور تکنیکی خصوصیات کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے منصوبے کی نظر ثانی شدہ لاگت کا جائزہ لیا گیا۔ مجوزہ آر او بی ایک اہم انفراسٹرکچر مداخلت ہے جو بندرگاہ پر موجودہ لاجسٹک رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ریل کراسنگ کے پار بغیر کسی رکاوٹ کی نقل و حرکت کو قابل بنا کر، یہ پروجیکٹ رکاوٹوں کو ختم کرے گا، بندرگاہ پر جانے والے کارگو کے بلا تعطل بہاؤ کو یقینی بنائے گا، اور دین دیال پورٹ پر آپریشنل کارکردگی کو نمایاں طور پر بہتر بنائے گا۔ مکمل ہونے پر، اس سے بھیڑ کو کم کرنے، کارگو کے تیزی سے انخلاء میں سہولت، اور ملک کی مجموعی میری ٹائم لاجسٹکس چین کو مضبوط بنانے کی امید ہے۔

ہندوستان کی سمندری خوراک کی برآمدات دوگنی ہوگئی ہے

بھارت کا ماہی پروری کا شعبہ خوراکی تحفظ، روزگار، برآمدی آمدنی اور پائیدار ذریعۂ معاش میں ایک اہم کردار ادا کرنے والا شعبہ بن کر ابھرا ہے

نئی دہلی: بھارت کا ماہی پروری کا شعبہ خوراکی تحفظ، روزگار، برآمدی آمدنی اور پائیدار ذریعۂ معاش میں ایک اہم کردار ادا کرنے والا شعبہ بن کر ابھرا ہے، جسے 2015 سے اب تک حکومتِ ہند کی جانب سے ریکارڈ 272,39 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے تقویت ملی ہے۔ یہ شعبہ بنیادی سطح پر تقریباً 3 کروڑ ماہی گیروں اور مچھلی پالنے والوں کو روزگار فراہم کرتا ہے، جبکہ قدر افزائی کی پوری زنجیر میں اس سے تقریباً دوگنی تعداد مستفید ہوتی ہے۔ عالمی سطح پر آبی زراعت کے دوسرے بڑے پیداکنندہ کے طور پر بھارت دنیا کی مجموعی مچھلی پیداوار کا تقریباً 8 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ جو شعبہ کبھی زیادہ تر روایتی نوعیت کا تھا، وہ گزشتہ دہائی میں ایک تجارتی لحاظ سے اہم میدان میں تبدیل ہو چکا ہے اور ساتھ ہی چھوٹے پیمانے کے ماہی گیروں کے لیے جامع ترقی کو بھی یقینی بنا رہا ہے۔ اس تبدیلی کا اظہار پیداوار میں اضافے سے ہوتا ہے، جہاں مچھلی کی پیداوار 2019-20 میں 141.64 لاکھ ٹن سے بڑھ کر 2024-25 میں 197.75 لاکھ ٹن ہوگئی، جو سالانہ اوسطاً تقریباً 7 فیصد اضافہ ظاہر کرتی ہے۔ بھارت کی سمندری غذائی برآمدات میں مضبوط اور مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے، جو گزشتہ 11 برسوں میں اوسطاً 7 فیصد سالانہ کی شرح سے بڑھی ہیں۔ اس عرصے کے دوران سمندری مصنوعات کی برآمدات دوگنی سے بھی زیادہ ہوگئیں، جو 2013-14 میں 30,213 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2024-25 میں 62,408 کروڑ روپے تک پہنچ گئیں، جس میں جھینگا (شرمپ) کی برآمدات کا بڑا حصہ ہے، جن کی مالیت 334,43 کروڑ روپے رہی۔ بھارت کی سمندری غذائی برآمدات ایک وسیع اور متنوع فہرست پر مشتمل ہیں، جن میں 350 سے زائد اقسام کی مصنوعات تقریباً 130 عالمی منڈیوں میں بھیجی جاتی ہیں۔ 2024-25 میں برآمدی قدر کے لحاظ سے امریکہ سب سے بڑی منڈی رہا، جس کا حصہ 36.42 فیصد ہے، اس کے بعد چین، یورپی یونین، جنوب مشرقی ایشیا، جاپان اور مشرقِ وسطیٰ کا نمبر آتا ہے، جبکہ دیگر منڈیاں مجموعی طور پر تقریباً 9 فیصد حصہ رکھتی ہیں۔ برآمدی اشیاء میں اب بھی منجمد جھینگا سرفہرست ہے، جسے بھارت کی نمایاں سمندری پیداوار سمجھا جاتا ہے، اس کے بعد منجمد مچھلی، اسکویڈ، خشک اشیاء، منجمد کٹل فش، سُرِمی پر مبنی مصنوعات، اور زندہ و ٹھنڈی حالت میں فراہم کی جانے والی سمندری غذائیں شامل ہیں۔ یہ رجحان نہ صرف عالمی طلب کی مضبوطی بلکہ مصنوعات میں بڑھتی ہوئی تنوع کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید یہ کہ ویلیو ایڈیڈ مصنوعات کا حصہ 2.5 فیصد سے بڑھ کر 11 فیصد ہو گیا ہے، جو برآمدی مالیت کے لحاظ سے 742 ملین امریکی ڈالر بنتا ہے۔ چند مخصوص اجناس پر ضرورت سے زیادہ انحصار کم کرنے اور عالمی سمندری غذائی منڈیوں میں بھارت کی موجودگی کو مضبوط بنانے کے لیے حکومت برآمدی اشیاء میں تنوع لانے کی پالیسی پر فعال طور پر عمل کر رہی ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

میرا اسٹرائیک ریٹ نہیں، تمہارا حسد بول رہا ہے: اجنکیا رہانے

آئی پی ایل میں مسلسل دوسری شکست کے بعد کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے کپتان رہانے کا صبر جواب دے گیا

آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں مسلسل دوسری شکست کے بعد کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے کپتان اجنکیا رہانے کا صبر جواب دے گیا۔ سن رائزرز حیدرآباد کے خلاف ۶۵ رنز کی عبرتناک ہار کے بعد، جہاں ٹیم کی کارکردگی پر سوالات اٹھے، وہیں رہانے نے اپنے ناقدین پر براہِ راست لفظی حملہ کر دیا۔ میچ کے بعد پریس کانفرنس میں عام طور پر خاموش رہنے والے رہانے ایک الگ ہی روپ میں نظر آئے۔ اپنے سست اسٹرائیک ریٹ (۱۰ گیندوں پر ۸ رنز) پر ہونے والی تنقید کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''جو لوگ میرے اسٹرائیک ریٹ پر بات کر رہے ہیں، شاید وہ میچ نہیں دیکھ رہے یا پھر میرے خلاف کوئی خاص ایجنڈا چلا رہے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ وہ میری کامیابی سے جلتے ہیں اور انہیں میرا کھیلنا پسند نہیں ہے۔'' کے کے آر کو ممبئی انڈینس کے بعد اب حیدرآباد سے بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ رہانے نے ہار کی بڑی وجوہات پر روشنی ڈالی۔ رہانے کے مطابق، وکٹ بیٹنگ کے لیے سازگار تھی لیکن مڈل اوورز میں پارٹنرشپ نہ بن سکی۔ ٹیم نے پہلے ۵ اوورز میں ۶۷ رنز بنا کر طوفانی آغاز کیا، لیکن بعد میں اس رفتار کو برقرار نہ رکھ سکے۔ کپتان نے ٹیم بیلنس کا ذکر کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ انجرڈ بالرز کی وجہ سے بھی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ رہانے نے اپنے دفاع میں ۲۰۲۳ء کے بعد کے اعداد وشمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاور پلے میں ان کا اسٹرائیک ریٹ ۱۶۷ء۸۷ اور اوسط ۶۹ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ناقدین کو کھیل کی سمجھ نہیں ہے۔'' انہیں امید نہیں تھی کہ رہانے اپنے کھیل میں اتنی بڑی تبدیلی لائے گا۔ وہ مثبت بات کریں یا منفی، مجھے خوشی ہے کہ وہ میرے بارے میں بات تو کر رہے ہیں۔'' ابھیشیک شرما آئی پی ایل میچ کے دوران ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کر کے بڑی مشکل میں پھنس گئے۔ سن رائزرز حیدرآباد اور کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے درمیان ایڈن گارڈنز میں کھیلے گئے میچ کے دوران ابھیشیک شرما کو ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر جرمانہ اور ڈی میرٹ پوائنٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ رپورٹس کے مطابق ابھیشیک شرما نے آؤٹ ہونے کے بعد اپنے ردعمل میں ناراضگی کا اظہار کیا، جس پر انہیں میچ فیس کا ۲۵ فیصد جرمانہ اور ایک ڈی میرٹ پوائنٹ دیا گیا۔ ان کا آؤٹ ہونا آن فیلڈ ریویو کے بعد کنفرم ہوا تھا، تاہم وہ اس فیصلے سے مطمئن نظر نہیں آئے۔ واقعہ اس وقت پیش آیا جب بلیسنگ مزاربانی کی گیند پر ورون چکرورتی نے ان کا کیچ پکڑا جس پر ابھیشیک نے کچھ دیر کریز پر رک کر اپنے جذبات کا اظہار کیا اور اشارے کرتے ہوئے واپس پویلین لوٹ گئے۔ آئی پی ایل کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ ابھیشیک نے آرٹیکل ۲.۳ کے تحت لیول ایک جرم کا اعتراف کیا اور میچ ریفری کے فیصلے کو قبول کرلیا۔ ضابطے کے مطابق لیول ایک خلاف ورزی پر میچ ریفری کا فیصلہ حتمی اور قابلِ عمل ہوتا ہے۔ یہ واقعہ میچ کے دوران جذباتی دباؤ اور کھلاڑیوں کی شدید مسابقتی کیفیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کے کے آر کی جانب سے انگکرش رگھوونشی نے 29 گیندوں پر 52 رن اور نائب کپتان رنکو سنگھ نے 25 گیندوں پر 35 رن نے مزاحمت کی لیکن ٹیم کو جیت دلانے میں ناکام رہے۔ سن رائزرس حیدرآباد (ایس آر ایچ) نے کولکاتہ نائٹ رائیڈرس کو 65 رنوں سے شکست دے دی ہے۔ آئی پی ایل 2026 میں حیدرآباد کی ٹیم کی یہ پہلی جیت ہے اور کولکاتہ کی مسلسل دوسری شکست۔ کولکاتہ کے ایڈن گارڈنس میں کھیلے گئے اس مقابلے میں کے کے آر نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ حیدرآباد کی ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 20 اوورس میں 8 وکٹ کے نقصان پر 226 رنوں کا مشکل ہدف کھڑا کر دیا تھا۔ اس پہاڑ جیسے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے کولکاتہ کی ٹیم 20 اوورس بھی نہیں کھیل پائی اور محض 16 اوورس میں 161 رنوں پر ڈھیر ہوگئی۔ حیدرآباد کے لیے سلامی بلے باز ابھیشیک شرما اور ٹریوس ہیڈ نے کہرام مچا دیا۔ دونوں نے مل کر صرف 34 گیندوں پر 82 رنوں کی اوپننگ شراکت قائم کی۔

صاحبزادہ فرحان ۲۰۲۵ء سے اب تک
دنیا کے کامیاب ترین ٹی ۲۰ بلے باز بن گئے

پاکستان کے اوپننگ بیٹر صاحبزادہ فرحان ۲۰۲۵ء سے اب تک کامیاب ترین ٹی ۲۰ بلے باز بن گئے ہیں۔ قذافی اسٹیڈیم، لاہور میں کھیلے گئے پی ایس ایل کے ۸ویں میچ میں ملتان سلطانز نے حیدرآباد کنگز مین کو شکست دے کر شاندار فتح اپنے نام کرلی۔ پاکستان کے اوپننگ بیٹر صاحبزادہ فرحان ۲۰۲۵ء سے اب تک کامیاب ترین ٹی ۲۰ بلے باز بن گئے ہیں۔ قذافی اسٹیڈیم، لاہور میں کھیلے گئے پی ایس ایل کے

۸ویں میچ میں ملتان سلطانز نے حیدرآباد کنگز مین کو شکست دے کر شاندار فتح اپنے نام کرلی، میچ کے ہیرو صاحبزادہ فرحان رہے جنہوں نے ناقابلِ شکست سنچری اسکور کی۔ صاحبزادہ فرحان نے جارحانہ بیٹنگ کرتے ہوئے ۵۷ گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۱۰۶ رن اسکور کیے جس میں ۷ چوکے اور ۸ چھکے شامل تھے۔ یہ صاحبزادہ فرحان کے ٹی ۲۰ کیریئر کی ۹ویں سنچری تھی۔ صاحبزادہ فرحان اب تک ٹی ۲۰ کرکٹ میں ۱۶۶ میچز میں ۳۴.۳۳ کی اوسط اور ۱۳۸.۳۶ کے اسٹرائیک ریٹ سے ۵۰۹۶ رنز اسکور کر چکے ہیں جس میں ۹ سنچریاں اور ۳۲ نصف سنچریاں شامل ہیں۔ ۲۰۲۵ء سے اب تک صاحبزادہ فرحان نے ٹی ۲۰ کرکٹ میں ۶۶ اننگز میں ۴۲.۶۰ کی اوسط اور ۱۵۱ کے سٹرائیک ریٹ سے ۲۵۶۶ رنز اسکور کیے ہیں جو اس مدت میں کسی بھی بیٹر کے اسکور کردہ سب سے زیادہ رنز ہیں۔ انہوں نے اس مدت کے دوران دنیا میں سب سے زیادہ سنچریاں (۷)، نصف سنچریاں (۱۶) اسکور کیں جب کہ سب سے زیادہ چوکے (۲۳۴) اور جنوبی افریقہ کے ڈیوالڈ بریوس (۱۴۴) کے بعد سب سے زیادہ چھکے (۱۴۱) بھی لگائے۔ نیوزی لینڈ کے ٹم سیفرٹ اس مدت میں ۳۲.۹۷ کی اوسط سے ۲۱۹۷ رنز بنا کر دوسرے، ویسٹ انڈیز کے شائی ہوپ ۳۶.۵۸ کی اوسط سے ۲۱۹۵ رنز اسکور کر کے تیسرے، ان کے ہم وطن نکولس پورن ۳۶.۹۰ کی اوسط سے ۲۰۳۰ رنز بنا کر چوتھے جب کہ ابھیشیک شرما ۳۷.۱۵ کی اوسط سے ۱۹۳۲ رنز بنا کر ۵ویں نمبر پر ہیں۔

کولکاتہ کو ۶۵ رنوں سے شکست دے کر حیدرآباد نے کھولا جیت کا کھاتہ

کے کے آر کی مسلسل دوسری ہار

کے کے آر کی جانب سے انگکرش رگھوونشی نے 29 گیندوں پر 52 رن اور نائب کپتان رنکو سنگھ نے 25 گیندوں پر 35 رن نے مزاحمت کی لیکن ٹیم کو جیت دلانے میں ناکام رہے۔ سن رائزرس حیدرآباد (ایس آر ایچ) نے کولکاتہ نائٹ رائیڈرس کو 65 رنوں سے شکست دے دی ہے۔ آئی پی ایل 2026 میں حیدرآباد کی ٹیم کی یہ پہلی جیت ہے اور کولکاتہ کی مسلسل دوسری شکست۔ کولکاتہ کے ایڈن گارڈنس میں کھیلے گئے اس مقابلے میں کے کے آر نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ حیدرآباد کی ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 20 اوورس میں 8 وکٹ کے نقصان پر 226 رنوں کا مشکل ہدف کھڑا کر دیا تھا۔ اس پہاڑ جیسے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے کولکاتہ کی ٹیم 20 اوورس بھی نہیں کھیل پائی اور محض 16 اوورس میں 161 رنوں پر ڈھیر ہوگئی۔ حیدرآباد کے لیے سلامی بلے باز ابھیشیک شرما اور ٹریوس ہیڈ نے کہرام مچا دیا۔ دونوں نے مل کر صرف 34 گیندوں پر 82 رنوں کی اوپننگ شراکت قائم کی۔ ابھیشیک نے 48 اور ٹریوس ہیڈ نے 46 رنوں کی طوفانی اننگ کھیلی۔ دوسری جانب ہینرک کلاسن نے 52 رن کی شاندار اننگ کھیل کر ایس آر ایچ کو 226 رنوں کے مجموعی اسکور تک پہنچا دیا۔ اپنی ٹیم کی جیت میں اہم کردار ادا کرنے والے آل راؤنڈر نتیش کمار کو پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا۔ انہوں نے بلے بازی میں 24 گیندوں میں 39 رن کی اننگ کھیلی اور گیند بازی میں 2 اوورس میں 17 رن دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں۔ اپنے ہوم گراؤنڈ پر کھیلنے اتری کولکاتہ نائٹ رائیڈرس کی ٹیم کا آغاز ہی انتہائی خراب رہا۔ ٹی-20 ورلڈ کپ میں محض 33 گیندوں پر سنچری بنانے والے فن ایلن نے جارحانہ بیٹنگ کی اور پہلے ہی اوور میں 3 چوکے اور 2 چھکے لگا دیے تھے۔ مگر وہ 7 گیندوں پر 28 رن بنا کر ہرش دوبے کو کیچ تھما بیٹھے۔ کپتان اجنکیا رہانے بھی صرف 8 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ انگکرش رگھوونشی نے 29 گیندوں پر 52 رن اور نائب کپتان رنکو سنگھ نے 25 گیندوں پر 35 رن نے مزاحمت کی لیکن ٹیم کو جیت دلانے میں ناکام رہے۔ دوسری جانب 2.25 کروڑ میں فروخت ہونے والے کیمرون گرین مسلسل دوسرے میچ میں ناکام رہے اور محض 2 رن بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ واضح رہے کہ ایک وقت تو ایسا لگ رہا تھا کہ کے آر اس میچ کو آسانی سے جیت جائے گی، کیونکہ ٹیم نے 5.10 اوورس میں 3 وکٹ کے نقصان پر 120 رن بنا لیے تھے۔ اسی وقت 11 ویں اوور کی آخری گیند پر انگکرش رگھوونشی رن آؤٹ ہو گئے۔ یہیں سے کے کے آر کی ٹیم سنبھل نہ سکی، اور اس کے بعد محض 41 رنوں کے اندر پوری ٹیم 16 اوورس میں 161 رنوں پر آل آؤٹ ہوگئی۔

آسٹریلیا کی خواتین ٹیم نے ونڈے سیریز میں ونڈیز کو کلین سویپ کیا

الانا کنگ کی شاندار گیند بازی اور فیبی لچ فیلڈ کی بہترین بیٹنگ کی بدولت آسٹریلیا نے نو وکٹ سے شکست دی

الانا کنگ (۱۹ رنز دے کر ۵ وکٹ) کی شاندار گیند بازی اور فیبی لچ فیلڈ (ناٹ آؤٹ ۶۹ رن) کی بہترین بیٹنگ کی بدولت آسٹریلیا نے تیسرے ون ڈے مقابلے میں ویسٹ انڈیز کو نو وکٹ سے شکست دی۔ الانا کنگ (۱۹ رنز دے کر ۵ وکٹ) کی شاندار گیند بازی اور فیبی لچ فیلڈ (ناٹ آؤٹ ۶۹ رن) کی بہترین بیٹنگ کی بدولت آسٹریلیا نے تیسرے ون ڈے مقابلے میں ویسٹ انڈیز کو نو وکٹ سے شکست دی۔ اس کے ساتھ ہی آسٹریلیا نے تین میچوں کی سیریز ۳-۰ سے اپنے نام کرلی۔ الانا کنگ کو پلیئر آف دی میچ اور فیبی لچ فیلڈ کو پلیئر آف دی سیریز کا ایوارڈ ملا۔ ٹاس جیت کر ویسٹ انڈیز نے جمعرات کی رات پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم لیگ اسپنر الانا کنگ کی تباہ کن گیند بازی کے سامنے ۳۵.۴ اوورز میں صرف ۱۳۶ رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ جواب میں آسٹریلیا نے ۱۹.۴ اوورز میں ایک وکٹ پر ۱۳۷ رنز بنا کر آسانی سے ہدف حاصل کر لیا۔ ویسٹ انڈیز نے پاور پلے میں ایک وکٹ پر ۴۹ رنز بنا کر اچھی شروعات کی، لیکن جلد ہی ان کی بیٹنگ لائن اپ لڑکھڑا گئی اور ۱۹ ویں اوور تک اسکور پانچ وکٹ پر ۸۷ رنز ہوگیا۔ صرف ریالینا گرمنڈ اور چنیل ہنری کے درمیان ۳۷ رنز کی شراکت قابل ذکر رہی۔ گرمنڈ ۲۷ ویں اوور میں کنگ کا شکار بنیں اور اس کے بعد اننگز تیزی سے بکھر گئی۔ ہنری ۴۲ رنز پر ناٹ آؤٹ رہیں، جبکہ پوری ٹیم ۱۳۶ رنز پر سمٹ گئی۔ آسٹریلیا کے لیے الانا کنگ نے ۱۹ رنز دے کر پانچ وکٹ حاصل کیے۔ ایشلے گارڈنر نے دو وکٹ لیے، جبکہ لوسی ہیملٹن، نکولا کیری اور تالیا میگرا نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ ہدف کے تعاقب میں جارجیا وول اور فیبی لچ فیلڈ نے پہلی وکٹ کے لیے ۵۰ رنز کی شراکت داری کی۔ جارجیا وول ۲۳ رنز بنا کر واحد کھلاڑی تھیں جو آؤٹ ہوئیں۔ اس کے بعد فیبی لچ فیلڈ اور ایلیس پیری نے ۸۷ رنز کی شراکت داری کی۔ لچ فیلڈ ۶۸ رنز پر ناٹ آؤٹ رہیں اور آسٹریلیا نے آسانی سے میچ جیت لیا۔

برسوں پہلے پرتھوی راج کپور نے رام کا کردار نبھایا تھا

یہ کردار نہ ان کے والد رشی کپور نے ادا کیا اور نہ ہی ان کے دادا راج کپور نے۔

رنبیر کپور اسٹارر ''رامائن'' کا ٹیزر ریلیز ہو گیا ہے۔ رام کے کردار کے لیے رنبیر کپور کو پسند کیا جا رہا ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ پردے پر رام کا کردار ادا کرنے والے کپور خاندان کے دوسرے ایکٹر ہیں؟ یہ کردار نہ ان کے والد رشی کپور نے ادا کیا اور نہ ہی ان کے دادا راج کپور نے۔ نتیش تیواری کی انتہائی متوقع فلم ''رامائن'' کا ٹیزر ریلیز ہو گیا۔ فلم میں رنبیر کپور رام کے کردار میں نظر آئے۔ رام کے کردار میں رنبیر بہت ہی نرم اور بہتر انداز میں نظر آئے۔ ٹیزر میں پورا فوکس ان کے کردار پر تھا۔ کئی لوگوں نے رامائن کے ٹیزر کی تعریف کی، جبکہ کچھ لوگ تنقید بھی کر رہے ہیں۔ ٹیزر کو ملا جلا ردعمل ملا ہے۔ شاید ہی کوئی جانتا ہو کہ رنبیر، کپور خاندان کے دوسرے ایسے فنکار ہیں، جنہوں نے پردے پر رام کا کردار ادا کیا ہے۔ کپور خاندان کے ایکٹر نے پہلی بار ۱۹۳۴ء میں آئی فلم ''سیتا'' میں رام کا کردار ادا کیا تھا۔ ۹۲ سال پہلے آئی یہ ایک بنگالی فلم تھی۔ فلم میں رنبیر کپور کے پردادا پرتھوی راج کپور رام بنے تھے۔ ''سیتا'' ۱۹۳۳ء میں بنی ہندوستانی ٹاکی بنگالی فلم تھی۔ اس فلم کو دیبکی بوس نے ڈائریکٹ کیا تھا اور اسے ایسٹ انڈیا فلم کمپنی نے پروڈیوس کیا تھا۔ ''سیتا'' میں درگا کھوٹے نے سیتا کا کردار ادا کیا تھا۔ درگا اور پرتھوی راج کپور کے علاوہ فلم میں گل حمید اور تریلوک کپور اہم کرداروں میں تھے۔ اس فلم نے ہندوستان سے باہر بھی اپنی چھاپ چھوڑی اور ایک نیا رجحان قائم کیا۔ ۱۹۳۴ء میں ہونے والے وینس انٹرنیشنل فلم فیسٹیول میں دکھایا گیا۔ یہ پہلی ہندوستانی ٹاکی تھی جسے کسی بین الاقوامی فلم فیسٹیول میں دکھایا گیا۔ اگر بات کریں نتیش تیواری کی ''رامائن'' کی تو اس کے ٹیزر کو آڈینس سے ملا جلا ردعمل ملا ہے۔ ٹیزر میں رنبیر کپور کے بھگوان رام کے کردار کی پہلی جھلک دیکھنے کو ملتی ہے۔ راج تِلک سے لے کر بن باس تک، رنبیر اس تاریخی کردار میں سکون، وقار، سادگی اور دیوتا جیسی شان کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ ٹیزر میں ان کا رعبدار روپ بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ ٹیزر کے آخر میں یش کو راون کے روپ میں بھی دیکھا جا سکتا ہے، حالانکہ ان کا چہرہ نظر نہیں آتا۔

''سیارہ'' کے بعد اہان پانڈے ایکشن کرتے ہوئے نظر آئیں گے

''سیارہ'' کے بعد اہان پانڈے ایکشن کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ ان کا ایکشن فلم سے فرسٹ لک فلم میکر علی عباس ظفر نے شیئر کیا ہے

''سیارہ'' کے بعد اہان پانڈے ایکشن کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ ان کا ایکشن فلم سے فرسٹ لک فلم میکر علی عباس ظفر نے شیئر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کلیپ بورڈ کی بھی ایک تصویر شیئر کی ہے۔ یہ فلم یش راج فلمز کے بینر کے تحت بن رہی ہے۔ ''سیارہ'' کے بعد اہان پانڈے ایکشن کرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ ان کا ایکشن فلم سے فرسٹ لک فلم میکر علی عباس ظفر نے شیئر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کلیپ بورڈ کی بھی ایک تصویر شیئر کی ہے۔ یہ فلم یش راج فلمز کے بینر کے تحت بن رہی ہے۔ فلم میں ان کے ساتھ شروری واگھ بھی ہوں گی۔ رومانوی فلم ''سیارہ'' کے بعد بالی ووڈ میں ڈیبیو کرنے والے اہان پانڈے جلد ہی دوسری فلم میں نظر آئیں گے۔ اس فلم میں اہان زوردار ایکشن کرتے دکھائی دیں گے۔ اس ایکشن فلم کا نام ابھی طے نہیں ہوا ہے، لیکن فلم میکر علی عباس ظفر نے اہان کا فرسٹ لک شیئر کر دیا ہے۔ علی عباس ظفر کی زیادہ تر فلمیں زوردار ایکشن اور سنسنی سے بھرپور ہوتی ہیں۔ انہوں نے اپنے آفیشل انسٹاگرام اکاؤنٹ پر اہان کی پہلی جھلک شیئر کی ہے۔ علی عباس ظفر نے اہان کا فرسٹ لک جاری کیا۔ فرسٹ لک میں اہان کی تیز نظر اور انٹینس لک واضح دکھائی دے رہی ہے۔ کلیپ بورڈ کے ساتھ یہ تصویر ناظرین کو فلم کے ہائی اسٹیکس ایکشن سین کی جھلک دے رہی ہے۔ ساتھ ہی اہان کے رومانوی ہیرو والے انداز کو بھی اجاگر کر رہی ہے۔ یہ ان ٹائٹلڈ فلم یش راج فلمز کے بینر کے تحت ریلیز کی جائے گی۔ اس ایکشن فلم میں اہان پانڈے کے ساتھ شروری واگھ، ایشوریا ٹھاکرے، بوبی دیول بھی اہم کردار میں نظر آئیں گے۔ علی عباس ظفر اپنی اسٹائلش اور بڑے بجٹ والی تفریحی فلموں کے لیے جانے جاتے ہیں۔ انہوں نے 'سلطان' اور 'ٹائیگر زندہ ہے' جیسی ہٹ فلمیں بنائی ہیں، جس وجہ سے توقع کی جا رہی ہے کہ اس فلم میں بھی وہ ایکشن اور رومانوی کا شاندار امتزاج پیش کریں گے۔ حالانکہ، میکرز نے فلم کی دیگر معلومات ابھی خفیہ رکھی ہیں، لیکن پہلی جھلک نے ناظرین میں کافی جوش وخروش بڑھا دیا ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ یہ فلم ایکشن رومانس صنف میں ایک بڑا انٹرٹینر ثابت ہو سکتی ہے۔ یش راج فلمز کے ڈیولپمنٹ پروگرام میں انہوں نے اداکاری، رقص اور اسکرین پر موجودگی کی تربیت حاصل کی۔

بلھا، آگ لگے بستی میں اور دہلی گیٹ: ریلیز ہونے والی تین فلمیں کیا سینما گھروں کی رونق واپس لا پائیں گی؟

گذشتہ چند ماہ سے خاموش پاکستانی فلم انڈسٹری اس عیدالفطر پر ایک نئے امتحان سے گزرنے جا رہی ہے، کیوں کہ اس بار عید پر ایک، دو نہیں بلکہ تین پاکستانی فلمیں (آگ لگے بستی میں، بلھا اور دہلی گیٹ) سینما گھروں کی زینت بنیں گی۔

گذشتہ چند ماہ سے خاموش پاکستانی فلم انڈسٹری اس عیدالفطر پر ایک نئے امتحان سے گزرنے جا رہی ہے، کیوں کہ اس بار عید پر ایک، دو نہیں بلکہ تین پاکستانی فلمیں (آگ لگے بستی میں، بلھا اور دہلی گیٹ) سینما گھروں کی زینت بنیں گی۔ سوال یہ ہے کہ معاشی مشکلات، گرتی ہوئی آڈینس کی تعداد اور محدود ریلیز جیسے مسائل کا سامنا کرنے والی انڈسٹری کو ان فلموں سے جو امیدیں ہیں، کیا وہ اُن پر پورا اتریں گی؟ یا پھر پاکستانی سینما کی کھوئی ہوئی رونقیں واپس لانے کے بجائے باکس آفس پر ایک دوسرے کا مقابلہ کر کے اگلی عید سے پہلے ہی ماضی کا حصہ بن جائیں گی؟ اس بار عیدالفطر پر ریلیز ہونے والی تین فلمیں 'آگ لگے بستی میں'، 'بلھا' اور 'دہلی گیٹ' ہیں۔ 'آگ لگے بستی میں' کی کاسٹ میں فہد مصطفیٰ اور ماہرہ خان کے ساتھ ساتھ تابش ہاشمی بھی اداکاری کر رہے ہیں۔ اس فلم کے ہدایتکار بلال عاطف خان ہیں جبکہ فہد مصطفیٰ اور ڈاکٹر علی کاظمی اس کے پروڈیوسرز میں شامل ہیں۔ اے آر وائی فلمز کے بینر تلے پیش کی جانے والی اس فلم کی کہانی ایک ایسے غریب جوڑے کے گرد گھومتی ہے جس میں شوہر ایماندار اور بیوی بے ایمان ہوتی ہے، جو لوگوں کے گھروں میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں سے پیسے بھی چوری کرتی ہے۔ بیوی کی جانب سے کی گئی اسی نوعیت کے ایک واردات ان دونوں کی زندگیاں کیسے متاثر کرتی ہے، یہ اس فلم کی کہانی ہے۔ دوسری فلم ہدایتکار شعیب خان کی پنجابی ایکشن فلم 'بلھا' ہے جس میں شان شاہد کافی عرصے کے بعد صرف بطور اداکار نظر آئیں گے۔ فلم کی کہانی ہالی وڈ فلم 'جان وک' سے ملتی جلتی ہے جبکہ اس میں سلیم شیخ، نعیمہ بٹ اور سارہ لورین بھی اداکاری کے جوہر دکھائیں گے۔ ہدایتکار ندیم چیمہ کی 'دہلی گیٹ' ویسے تو نوے کی دہائی کی رومانوی ایکشن فلموں سے الگ نہیں لگ رہی لیکن اس میں ایک نیا جوڑا، سوزین فاطمہ اور یاسر خان، متعارف کیا جا رہا ہے۔ جبکہ شمعون عباسی، جاوید شیخ، روما مائیکل اور شفقت چیمہ کے ساتھ ساتھ حال ہی میں وفات پا جانے والے اداکار خالد بٹ اور قوی خان بھی اس کا حصہ ہیں۔ 'آگ لگے بستی میں' کے بارے میں بات کرتے ہوئے ماہرہ خان کا کہنا تھا کہ یہ ایک دلچسپ کہانی ہے، جس میں ان کے لیے جو کردار لکھا گیا ہے، اسے ادا کرتے ہوئے انھیں بہت مزہ آیا۔ پروڈیوسر اور اداکار فہد مصطفیٰ نے ساتھی اداکار تابش ہاشمی کو اس فلم کا 'سرپرائز پیکج' قرار دیا اور کہا کہ ڈیبیو کرنے کے باوجود وہ غیر معمولی تیاری کے ساتھ سیٹ پر آتے تھے۔ اُدھر دہلی گیٹ کے ڈائریکٹر ندیم چیمہ نے بی بی سی اُردو سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس فلم میں کلاسک لالی وڈ کے انداز کو جدید طرز کے ساتھ پیش

کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ 'ہم چاہتے ہیں کہ یہ فلم دو طرح کی آڈینس کو اپیل کرے، ایک وہ لوگ جو پرانی پاکستانی فلموں کا انداز پسند کرتے ہیں اور دوسری نئی نسل جو اپنی ثقافت کو بڑے پردے پر دیکھنا چاہتی ہے۔' ان کا کہنا ہے کہ اندرون لاہور کا ماحول، موسیقی، خاندانی جذبات اور ایکشن ایسے عناصر ہیں جو مختلف عمر کے ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔ پاکستان کے فلمی حلقوں میں اکثر یہ بحث ہوتی ہے کہ ایک ہی موقع پر کئی فلموں کی ریلیز سے کاروبار تقسیم ہو جاتا ہے۔ ماضی میں بھی دیکھا گیا ہے کہ عید کے موقع پر جتنی زیادہ فلمیں ریلیز ہوئی ہیں، اتنا کم بزنس ہوا۔ اس کی بڑی وجہ تو سینما سکرینوں کی کمی اور دوسری فلم دیکھنے والوں کی عدم دلچسپی ہے۔ بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے معروف ڈسٹری بیوٹر اور مانڈوی والا انٹرٹینمنٹ کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر ندیم مانڈوی والا کا کہنا تھا کہ ایک عید پر دو فلموں سے زیادہ ریلیز نہیں ہونی چاہیے۔ اُن کا کہنا تھا کہ پاکستان کی سینما مارکیٹ اس وقت اتنی بڑی نہیں کہ ایک ہی وقت میں تین بڑی فلموں کو مکمل طور پر سپورٹ کر سکے۔ 'گذشتہ سال عیدالاضحٰی پر ریلیز ہونے والی فلمیں 'لوو گرو' اور 'ڈیمک' اس لیے کامیاب ہوئی تھیں کیونکہ اچھی فلمیں ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے سامنے کوئی تیسری فلم نہیں تھی۔ اگر تمام فلمیں اچھی ہوں تو عموماً دو فلمیں مناسب بزنس کر سکتی ہوں تو تیسری فلم کو نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔' تاہم فلمی حلقوں میں اس رائے سے مکمل اتفاق نہیں کیا جاتا۔ ہدایتکار ندیم چیمہ نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ عید کے موقع پر مختلف موضوعات کی فلمیں آڈینس کو زیادہ آپشن فراہم کرتی ہیں۔ 'حقیقت یہ ہے کہ جب ایک بڑے موقع پر ایک سے زیادہ فلمیں ریلیز ہوتی ہیں تو سینما ہالز میں سرگرمی بڑھتی ہے اور ناظرین کی دلچسپی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ عید کے موقع پر فیملیز تفریح کے لیے باہر نکلتی ہیں، اس لیے مختلف موضوعات کی فلمیں ہونا دراصل آڈینس کو زیادہ آپشن دیتا ہے۔ اگر ہر فلم کا اپنا منفرد انداز اور کہانی ہو تو مقابلے کے بجائے یہ پورے سینما ماحول کو فائدہ دیتا ہے اور مارکیٹ کو زندہ رکھتا ہے۔' اگر پاکستان کی باکس آفس تاریخ دیکھی جائے تو ٹاپ ٹین کامیاب فلموں میں سے زیادہ تر عیدالاضحٰی پر ریلیز ہوئی ہیں 'جوانی پھر نہیں آنی' ہو یا 'پنجاب نہیں جاؤں گی' اور اس کا سیکویل، تمام فلمیں عیدالاضحٰی پر ریلیز ہوئیں۔ اس فہرست میں 'طیفا ان ٹربل' اور 'ڈونکی کنگ' ایسی دو فلمیں ہیں جو کسی بھی عید پر ریلیز نہیں ہوئیں، جبکہ عیدالفطر پر ریلیز ہونے والی ایک بھی فلم اس فہرست کا حصہ نہیں۔ فلمی نقاد کامران جاوید سمجھتے ہیں کہ عیدالفطر پر فلموں کے کم بزنس کی ایک بڑی وجہ مناسب تشہیر کا فقدان ہے۔ بی بی سی اردو سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ان فلموں کی پروموشن رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں شروع ہوتی ہے، جس کی وجہ سے فلموں کو مکمل توجہ نہیں مل پاتی۔ ان کے مطابق مسئلہ صرف رمضان تک محدود نہیں بلکہ پاکستان میں مجموعی طور پر فلموں کی مارکیٹنگ پر کم سرمایہ خرچ کیا جاتا ہے۔ 'اگر فلم کی تشہیر مؤثر طریقے سے کی جائے اور فلم کا معیار بھی بہتر ہو تو عیدالفطر پر بھی فلمیں اچھا بزنس کر سکتی ہیں۔' انھوں نے یہ بھی کہا کہ آج کل کے زمانے میں ٹی وی پارٹنر کا نہ ہونا اور سوشل میڈیا کو پروموشن کے لیے استعمال نہ کرنے سے فلم کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔